New Era Magazine

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsane|Articles|Books|Poetry|Interviews

عشق بے اختیار

از قلم اریبہ فیصل

www.neweramagazine.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(مکمل ناول)

عشق بے اختیار

از اریبہ افضل

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔ ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

☆☆☆☆☆

وہ ایک سنسان علاقہ تھا چاروں طرف کوئی گھر نہ تھا ایک ٹوٹی پھوٹی عمارت تھی ایسا علاقہ تھا کہ وہاں کوئی بھول کہ بھی نہ جائے عجیب وحشت زدہ عمارت تھی

جس کے سامنے وہ اپنی ٹیم کو لیے کھڑی تھی

پنٹ شرٹ اوپر جیکٹ پہنے وہ ہاتھ میں گن لیے اپنی ٹیم کو ہدایت دیتے سب کچھ ٹھیک ہونے کا پوچھ رہی تھی

ایجنٹ رومی سب کلئر

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

یس ایوری تھنگ از انڈر کنٹرول

سب ریڈی

سب کی طرف ایک نظر ڈال کر وہ آگے کی طرف دیکھتی ہے جہاں شاید ان کی منزل تھی

یس سب بیک زبان کہتے ہے

گڈ۔۔۔۔۔ چلو

رومی اور ماہ نور تم دونوں اس طرف سے آؤ گے میں اور زیبی اس جانب جائے گے اس

نے اس عمارت کے سامنے کی طرف اشارہ کیا

لیکن وہاں خطرہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سٹاپ دس نون سنس ماہ نور

اگر ہمیں خطرے کا ڈر ہوتا تو ہم یہاں نہ موجود ہوتے

ناؤ موو

ہم نے بیک اپ فورس پلین کر لی ہے کچھ دیر میں وہ آ جائے گی لیکن تب تک ہم سب ان کو جانے نہیں دے سکتے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

Now take your position and let's go

انتہائی سنجیدہ ہو کر کہتی وہ آگے بڑھتی ہے اور سب اپنی منزل کی طرف نکل جاتے ہے

_____ 🙂🙂🙂🙂 _____

سر۔۔۔۔۔۔خوف سے کانپتے ہوئے وہاں کھڑا انسان فقط اتنا ہی بولتا ہے

فل بلیک کلر میں آنکھوں میں وحشت لیے وہ اپنے کام میں مصروف تھا اس کا فیورٹ

کام جہاں اسے کوئی ڈسٹرب کرنے کی غلطی موت تھی

لیکن یہاں آیا نیا شخص اس سب سے ناواقف ڈرتے سہمتے ہوئے اسے پکار بیٹھتا ہے

اچانک اس کی چھری والا ہاتھ روکتا ہے جو وہاں بیٹھے آدمی کے چہرے پر انتہائی سفاکی سے اپنا فیورٹ چاقو جگہ بہ جگہ مار رہا ہوتا ہے جس سے اس کی چیخیں بلند ہو رہی ہے

لیکن سامنے والے کو پرواہ کہاں تھی سکون سے اپنے کام میں مصروف لیکن سامنے کھڑے شخص نے اسے ڈسٹرب کیا تھا

ادھر ادھر دیکھے بغیر پاس پڑی گن اٹھاتا ہے

ٹھاہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کی آواز سے پاس کھڑا شخص زمین بوس ہو جاتا ہے اور وہ دوبارہ اپنے چاقو جہاں اسٹالیش انداز میں S.k ۔ لکھا ہوا تھا

پہلے اس کی آنکھیں نکالی ایک دل خراش چیخ

پلیز ایس۔ کے مجھے معاف کر دو میں دوبارہ ایسی غلطی پر گز نہیں کروگا

پلیز۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

لیکن اس کی کوئی سنے بغیر اس کا چہرہ تہس نہس کر چکا تھا

اور ایک آخری وار اس کے سینے پہ کرتے ہوئے اٹھا

رحم ہاہاہاہاہاہا۔۔۔۔۔۔۔۔ایس۔کے

بلکل نہیں کرتا آخر میں چہرے سے وحشت ٹپک رہی ہے

شانی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس کا اشارہ سمجھتے ہوئے شانی دونوں لاشوں کو ٹھکانے لگانے میں لگ جاتا ہے

تب ہی رفی اس کے پاس آتا ہے

سر آج آپ کو پاکستان کے لیے نکلنا ہے وہاں ڈیل ہو رہی ہے سر نیچے کیے ہوئے تھا کہ

اس کی سفاک آنکھوں میں نہیں دیکھ سکتا تھا۔۔۔۔۔۔۔

او کے

_____❤❤❤❤❤_____

ایک روم میں مکمل خاموشی ہے سامنے سر براہی کرسی پر جہانگیر ڈان بیٹھا ہوا ہے اور

دوسری طرف سامنے والی سربراہی کرسی پر ایس۔کے بیٹھا ہے اپنے مخصوص بلیک پینٹ کوٹ میں انتہائی دلکش لگ رہا ہے

جہانگیر بات مان جاؤ لاسٹ وارننگ ہے اور تمھیں پتہ ہے ایس۔کے لاسٹ وارننگ نہیں دیتا لیکن پہلے کے تعلقات کے مدنظر تمھاری خوش قسمتی ہے

نیلی آنکھوں میں کوئی تاثر نہیں ہے

تم مجھے دھمکی دے رہے ہو جہانگیر ڈان کو جس سے سب ڈرتے ہے کیا اوقات ہے تمھاری میرے سامنے اپنی وارننگ اپنے پاس رکھوں غصے سے کہتے وہ اٹھنے لگتا ہے

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جب ایس۔کے اپنی جیب سے چاقو نکال کر اپنے جگہ پر بیٹھے اس کے سینے پہ نشانہ لگاتا ہے چاقو انتہائی زور سے لگتا ہے جہاں وہ وہی دم توڑ دیتا ہے

اس کے ساتھی اپنی گن نکالتے ہے جب رفی ان کو شوٹ کر دیتا ہے

_____ 🙂🙂🙂🙂 _____

وہ باہر بڑی احتیاط سے آگے بڑھ رہے تھے جب گولی چلنے کی آواز آئی

وہ بلو تھوت پر سب کو ہوشیار کرتی آگے بڑی جب سامنے دروازہ ہلنے کی آواز آئی بڑی

ہوشیاری سے وہ دروازے کے پیچھے ہوتی ہے

باہر آتے ہی اس شخص کے تھوڑا آگے بڑھنے پر پیچھے سے اس پر اپنی گن مارتی اسے بے ہوش کر دیتی ہے

ابھی پیچھے پلٹنے ہی والی ہوتی ہے جب پیچھے سے کوئی اسے پکڑ کر بڑی پھرتی سے ایک کالا کپڑا اس کی آنکھوں پر باندھ دیتا ہے

یہ سب اچانک ہوا تھا اسے سنبھلنے کا موقع بھی نہیں ملا

کون ہو تم ہاں اپنی حفاظت کرتی ایک کک اپنی حفاظت کے لیے مارتی اگلے بندے کو چونکا دیتی ہے لیکن فقط ایک لمحہ

اپنی آنکھوں سے پٹی اتارنے والی ہوتی ہے

جب S.K اسے اپنی طرف کھینچتا ہے پٹی بندھی ہونے کی وجہ سے اسے کچھ نظر نہیں آتا اس لیے سیدھا اس کے سینے سے ٹکرا جاتی ہے

اووووووو مس دھیان سے خود کو پوچھے بغیر دیکھنے کی اجازت تو خود کو بھی نہیں دیتا

اس کی کمر پر گرفت مظبوط کرتا مزید اسے اپنے ساتھ لگاتا ہے

تمھیں پتہ ہے اس گستاخی کی کیا سزا ہو سکتی ہے اس کے کان کے قریب ہو کر سرگوشی نما آواز میں کہتا ہے

ہم تمھیں چھوڑے گے نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کہنے کے ساتھ ہی اپنا پاؤں زور سے اس کے پاؤں پر مارتی اور ساتھ ہی اپنی دوسری ٹانگ سے اسے کک کرتی ہے

اس اچانک حملے کے لیے تیار نہ تھا لیکن پھر بھی اس پر کوئی زیادہ اثر نہیں ہوتا لیکن وہ اس کی گرفت سے آزاد ہو چکی ہوتی ہے

فوراً سے پہلے اپنی آنکھوں سے پٹی اتارتی ہے

لیکن وہاں کسی کو موجود نہ پا کر ادھر ادھر دیکھتی حیران ہوتی ہے۔۔۔

زویا تیزی سے اپنی آنکھوں سے پٹی اتارتی ہے لیکن سامنے کسی کو نہ پا کر حیران رہ جاتی ہے بھلا ایسے کیسے ہو سکتا ہے اتنی جلدی وہ انسان کہاں چلا گیا تھا۔۔۔۔

ادھر ادھر چیک کرتی ہے لیکن کوئی نہیں تھی بھلا ہوا کہ طرح بھی کوئی انسان غائب ہو سکتا ہے۔۔۔۔۔۔

یہ سب سوچتے وہ ایک کمرے کی جانب قدم بڑھاتی ہے جہاں سے ابھی ایس۔کے باہر آیا تھا۔۔۔۔۔۔

کمرے کے اندر جاتے ہی اس کی نظر وہاب پڑے مردہ وجود پر پڑی تھی

ان کے پاس پہنچ کر ان کا جائزہ لیا تھا

تبھی اس کی ٹیم ڈھونڈتے ہوئے اس کے پاس آئے تھے

میم آپ ٹھیک ہے۔۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

زیب اسے پوچھتا ہے

جو بڑے غور سے جہانگیر ڈان کے زخم کو دیکھ رہی تھی

ہمم ایم فائن سنجیدہ لہجے میں بولتی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

زیب یہ تو جہانگیر ڈان ہے نہ۔۔۔۔۔اور اسے کس نے مارا اور اس طرح صرف ایک وار میں آخر کس چیز سے مارا ہے پتہ نہیں چل رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

خاص سنجیدگی سے پوچھا تھا جو پچھلے چھ ماہ سے اس کی ذات کا خاصہ بن گئی تھی

جی میم یہ وہی ہے اور یہاں ڈیل کے سلسلے میں آیا تھا شاید ڈیل کرنے والے نے مارا ہو گا آپس میں کسی بات میں جھگڑا ہو گیا ہو گا

زیب کی جگہ رومان نے تفصیل سے بتایا تھا۔۔۔۔۔۔جو عادت کے بر خلاف سنجیدہ تھا

۔۔۔

تبھی ماہ نور نے زویا خان کو مخاطب کیا تھا

میم آپ کے لیے سر کا میسج سے وہ آپ کو بلا رہے ہے ابھی۔۔۔۔۔میرے خیال میں آپ کو نکلنا چاہیے۔۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ماہ نور نے کہہ کر اس کی طرف دیکھا تھا

کچھ سوچتے ہوئے اس نے اثبات میں سر ہلایا تھا

اچھا ہم چلتے ہے آپ لوگ ادھر سنبھالے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کہتے کے ساتھ وہ باہر نکل گئی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

_____ 🌺🌺🌺🌺🌺 _____

زویا نے ایک مڈل کلاس فیملی سے تعلق رکھتی تھی اس کی ماما ایک اچھے گھرانے سے تھی

لیکن انہیں اپنے ایک یونیورسٹی فیلو سے محبت ہو گئی جس کی وجہ سے انہوں نے خاندان کے خلاف جا کر ان سے نکاح کر لیا حافظ خان ایک مڈل کلاس گھرانے سے تعلق رکھتے تھے یوں سارے خاندان نے حرا بیگم کے اس فیصلے کی وجہ سے ان سے کنارہ کشی کر لی

لیکن ان کے شوہر ان سے محبت کرتے تھے جس کی وجہ سے ان کی زندگی اچھی گزر رہی تھی۔پہلے تو حافظ صاحب کا ایک چھوٹا سا کاروبار تھا لیکن اللہ کو جو منظور وہ چل نہ سکا اور ان کے مالی حالات اور زیادہ بدل گے۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ان کے تین بچے تھے

بڑی بیٹی زویا خان۔۔۔۔۔۔۔

شوخ نرم دل راس کھانے والی ایک زندہ دل لڑکی ایک چیز میں آگے پڑھائی میں بھی خاصی ہوشیار تھی غرض دوسری چیزوں میں بھی پیش پیش رہتی جو چیز وہ ایک بار دیکھ لیتی دوسری بار وہ اسے ہو بہو کر کہ دکھا دیتی

سفید رنگت جس میں گلابیاں جھلکتی کٹاؤ دار ہونٹ اور سب سے بڑھ کر اس کی گرے

آنکھیں جو اگلے کو اپنے سحر میں قید کر لے اوپر سے آنکھ سے تھوڑا فاصلے پر پڑنے والا ڈمپل کمر سے تھوڑا اوپر آتے بال جو کندھوں سے نیچے آتے تھے بلکل سلکی جیسے ہیڈ بنا کر پونی کر لیتی

بغیر میک اپ کے ہی بے حد حسین لگتی تھی

اس کی آنکھیں اس نے خاص اپنے نانا سے چرائی تھی کیونکہ کے اس کے ماما پاپا کی آنکھیں بھورون تھی

پھر اس کا بھائی راب خان ہینڈسم تو بہت تھا لیکن لڑکیوں کی طرح شرمیلا۔ٹائپ تھا البتہ لڑکیاں کے علاوہ ہر قسم کی شرارت میں آگے اور بلکل غیر زمہ دار کسی کو کچھ نہ سمجھنے والا

ابھی فرسٹ ائر جماعت کا طلب علم تھا لیکن ذہن بھی تھا پر صدا کا لاپرواہ ارے وہی بس موبائل ہو اور وہ ہو۔۔۔۔۔۔۔۔

پھر گھر کی چھوٹی بیٹی میرب خان جتنا جھگڑا کرتی اتنا ہی پیار بھی کرتی تھی تیکھی مرچی ۔۔۔۔۔۔۔دسویں جماعت کی سٹوڈنٹ تھی

جیسے بھی ان کی فیملی اچھے سے رہ رہی تھی

لیکن حافظ صاحب اور حرا بیگم کے ایک فیصلے نے

زویا خان کو بدل دیا تھا وہ نرم دل شوخ چنچل لڑکی اب ایک سنجیدہ اور سفاکت پسند لڑکی بن گئی تھی

زویا ان سب سے دور لاہور میں یونیورسٹی میں پڑھتی تھی لیکن پڑھنے کے ساتھ ملک کی حفاظت کی راہ میں لگ گئی تھی لیکن اس کی یہ بات کسی کو نہیں پتہ تھی

چھ ماہ پہلے جو وہ ٹوٹی تھی اس کے بعد زویا بدل گئی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

✨✨✨✨

جی سر

ایک کیبن میں سر جبران کے سامنے کھڑی تھی بلکل سنجیدہ آنکھوں میں کوئی تاثر نہیں تھا

کیونکہ ابھی تک اس کی فیملی کے علاوہ اس کا چہرہ کسی نے نہیں دیکھا تھا صرف آنکھیں ہی دیکھتی تھی پنٹ شرٹ اوپر لونگ گھٹنوں تک آتی جیکٹ پہنے چہرے پر نقاب تھا

جیسے رومال سے باندھا گیا تھا صرف اس کی آنکھیں ہی نظر آرہی تھی جو اس وقت بے تاثر تھی

چہرہ وہ کیوں چھپاتی تھی اس کے علاوہ کوئی نہیں جانتا تھا

مس زویا خان آپ تیار رہے آپ کے حوالے ایک مشن کیا جارہا ہے اور یہ مشن دوسرے مشن سے زرا مختلف قسم کا ہے اس میں خطرہ ہے پر مجھے پورا یقین ہے باقی مشن کی طرح آپ یہ بھی اچھے سے نبھائے گی

لیکن اگر آپ چاہے تو آپ چھوڑ سکتی ہے اس مشن کو کیوں کہ یہ کوئی عام مشن نہیں ہے اس میں خطرہ ہے

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سر نے بات کرتے ہے اس کی جانب دیکھا تھا

گرے آنکھوں میں ابھی بھی سنجیدگی تھی

نہیں سر میں بلکل تیار ہوں۔۔۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے پھر مس زویا خان آل دی بیسٹ آپ کو کل ہے ترکی جانا ہے آپ کا کام اس پین ڈرائیو میں ہے اور ہاں آپ اکیلے ترکی جائے گی

سر نے تفصیلی بات کہہ تھی

اوکے سر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ان سے پین ڈرائیو لیتے اسے اپنی جیب میں رکھا تھا

یہ ٹور کے طور پر ہو گا جس میں آپ کو یونیورسٹی کی طرف سے بھیجا جائے گا ایک مقابلے کے لیے لیکن آپ نے وہاں اپنا کام کرنا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آپ تیار رہے اور کل شام ائرپورٹ پہنچ جائے باقی کے ڈاکومنٹس آپ کو وہی مل جائے گے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے سر

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اب آپ جائے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

زویا الٹے قدم وہاں سے واپس آتی ہے

ہوسٹل پہنچ کر فریش ہوتی ہے اور روم کی کھڑی میں آکر کھڑی ہو جاتی ہے

فون پر نمر ڈائل کرتی ہے اور فون کان سے لگاتی ہے دوسری ہی بیل پر فون اٹھا لیا جاتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ہیلو اسلام علیکم آپی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

میرب کی آواز فون سے آتی ہے جس میں چاہت تھی

واعلیکم السلام کیسی ہو۔۔۔۔۔۔۔نارمل انداز میں پوچھا جاتا ہے۔۔۔۔۔۔

ایک میرب ہی تھی جس سے وہ تقریباً نارمل انداز میں بات کر لیتی لیکن پہلے جیسے نہیں

۔۔۔۔۔۔۔۔

آپی میں ٹھیک ہوں آپ کیسی ہے اور کب آرہی ہے آجائے آپی پانچ منتھ ہو گے ہے لیکن آپ ملنے تک نہیں آئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔افسردہ لہجے میں میرب نے اس سے شکوہ کیا تھا جو چھ ماہ پہلے یہاں آئی تھی اور صرف ایک دفعہ اپنی کسی فائل جو یونیورسٹی سے ریلیٹڈ تھی اسے لینے آئی تھی صرف ایک دن رکی اوہ چلی گئی ایسے جیسے اجنبی ہو

۔۔۔۔۔۔۔۔

میرو فون سپیکر پر اب رکھ دو تاکہ جو تمھارے پاس سے انہیں بھی سن سکے

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

نارمل انداز تھا لیکن اگلے کو حیران کر گیا تھا کہ تبھی میرب نے فون سپیکر پہ کیا تھا

بیٹا کیسی ہو حرا بیگم نے محبت بھرے لہجے میں پوچھا تھا

ٹھیک ہوں آپ کیسی ہے لہجہ خود بخود سنجیدہ ہو گیا تھا۔۔۔۔۔

میں بھی ٹھیک ہوں

پاپاماما میں یونیورسٹی کی طرف سے ترکی جا رہی ہوں کل شام کی فلائٹ ہے بس یہی بتانے کے لیے فون کیا تھا۔۔۔۔۔

اپنی بات بتائی گئی تھی

لیکن بیٹا اتنی دور اکیلے کیسے جاؤ گی اب کے حافظ صاحب بولے تھے

بس چلی جاؤ گی آپ لوگ فکر نہیں کرے وہاں یونیورسٹی کا سٹاف ہو گا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

گویا انہیں تسلی دی تھی

ٹھیک ہے بیٹا اپنا خیال رکھنا حرا بیگم نے کچھ کہنا چاہا تھا تبھی حافظ صاحب نے انہیں روکا اور خود بول پڑے تھے

ٹھیک ہے پاپا اب مجھے نیند آ رہی ہے وہاں سے آ کر چکر لگاؤ گی گھر بلکہ شادی پہ ملے گے

رضا بھائی کی شادی پہ

ہاں بیٹا کیوں نہیں اللہ تمھیں اپنے حفظ و امان میں رکھے

اب تم آرام کرو

تبھی فون بند ہو گیا تھا

ان کے لیے یہی بہت تھا کہ اتنا سب ہونے کے بعد بھی وہ ان سے بات کر لیتی تھی کوئی بد سلوکی نہیں کرتی تھی

اور اب تو وہ ابھی رہی تھی پتہ تھا کہ وہ صرف رضا کہ اصرار پر آ رہی ہو گی

رضا اس کا ماموں زاد کزن تھا لیکن۔ دونوں بہت کلوز تھے رضا بھائی کی ہر بات زویا خان مان لیتی تھی

لیکن انہیں یہ بھی پتہ تھا ایک بار پھر اس کی بیٹی کو ازیت سے گزرنا پڑے گا

جو وہ چھ ماہ پہلے سنبھل چکی تھی اب پتہ نہیں کیا ہونا تھا

لیکن زویا بھی اب لگتا پتھر کی ہو گئی تھی

لیکن اس بات سے زویا خان بھی انجان تھی کہ اب اس کی زندگی میں بھی پتھر کو توڑنے والا کوئی آنے والا تھا بہت جلد

شام کی فلائٹ سے وہ ترکی پہنچ چکی تھی جانے سے پہلے زیبی ماہ نور اور رومان کو خاص ہدایات دے کہ آئی تھی

رات کو پہنچی تھی تھوڑا آرام کیا تھا

ایک خوبصورت گھر میں اس کی رہائش تھی جو سر نے ہی کروائی تھی ائرپورٹ سے ہی کوئی اسے اس گھر تک لایا تھا اور پھر اپنا نمبر دیتا واپس چلا گیا تھا

صبح جب وہ بیدار ہوئی تو بھوک شدید لگی ہوئی تھی

کچن کا رخ کیا تو وہاں کھانے کو کچھ موجود نہ تھا

افففففف۔۔۔۔۔۔۔۔۔اب کیا کھاؤں میں ایک تو اتنی بھوک لگی ہے لگتا باہر جانا ہی پڑے گا۔۔۔۔۔۔۔۔سر کیا تھا اگر کچھ کھانے کو بھی رکھ دیتے۔۔۔۔۔۔۔

بڑبڑاتی وہ شاور لینے چلی گئی

باہر آئی بال ڈرائی کیے آج وائٹ شرٹ پہنی ہوئی تھی جس کے نیچے بلیو پینٹ اور ساتھ نیوی بلیو رنگ کے رومال سے چہرہ کور کیا تھا گلے میں سکارف کو ڈالتے گردن میں سے ایک راؤنڈ لاتے دونوں سائڈ آگے کی ہوئی تھی بالوں کی مخصوص سٹائل میں پونی باندھی ہوئی تھی۔۔۔۔۔۔۔

مارکیٹ چونکہ تھوڑا نزدیک تھا تو چل کر جانے کا فیصلہ کیا تھا

ابھی تھوڑا دور چلی تھی جب ایک لڑکی نظر آئیں جو اپنی بیٹی کے ساتھ تھی شاید اسے ڈانٹ رہی تھی۔۔۔۔۔۔

غیر ارادی طور پر چل کر ان کے پاس گئی تھی وہ ایک کیفے تھا شاید اور باہر کرسیاں لگی ہوئی تھی

ماما نو مجھے ایک اور آئسکریم کھانی ہے کیوٹ سی بچی اپنی ماما کو بار بار کہہ رہی تھی

اور ساتھ سوسو۔۔۔ کر رہی تھی جس کا مطلب تھا اسے زکام ہے۔۔۔۔۔۔۔

بیٹا ابھی آپ کو ایک دی تو ہے اور اوپر سے آپ کی طبیعت بھی ٹھیک نہیں ہے ۔۔۔۔۔۔ضد نہیں کرو

لڑکی سخت جھنجھلائی ہوئی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

ہائے لٹل پرنسس تبھی زویا نے اس چھوٹی سی بچی کو بلایا تھا

آپ کو آئسکریم چاہیے اس نے اس کے ماما کے ہاتھ میں پکڑی آئسکریم کی طرف اشارہ کیا تھا

تو لڑکی نے زور زور سے اثبات میں سر ہلایا جس سے وہ اور کیوٹ لگ رہی تھی

۔۔۔۔۔۔۔

ہمم بٹ دیکھوں میں بھی بھوکی ہوا بھی تک میں نے کچھ نہیں کھایا کیا آپ وہ آئسکریم مجھے نہیں دے گی زویا نے آنکھوں میں معصومیت لاتے ہو پوچھا تھا

تب بچی نے اپنی ماما کی طرف دیکھا جو مسکرا رہی تھی

آنٹی کو کسی نے کچھ نہیں دیا ویری بیڈ لیکن علیزے آپ کو آئسکریم دے گی۔۔۔۔۔۔

بچی نے بھی معصومیت سے کہا تھا اور اپنی ماما سے آئسکریم لے کر زویا کو دے دی تھی

زویا پہلے ہی سمجھ گئی تھی کہ یا تو وہ پاکستانی ہے یا انڈین۔۔۔۔۔۔۔۔

لیکن یہ ساری کاروائی دور بیٹھا ایک انسان بڑے انہماک سے دیکھ رہا تھا چہرے پر

مسکراہٹ خود ہی آ گئی تھی

نیلی آنکھیں اس پر مرکوز تھی

اب زویا لڑکی سے اور لڑکی زویا سے کچھ پوچھ رہے تھے

تبھی اچانک وہاں کچھ آوارہ لڑکے آئے تھے جو کب سے زویا کو ہی گھور رہے تھے

ہائے بے بی ہمیں بھی اپنی خاطر مداری کا کچھ موقع دو بھوک تو اس نے مٹا دی ہے آؤ

پیاس ہم مٹا دیتے ہے

ان میں سے ایک لڑکے نے خباثت سے کہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تبھی زویا نے ان کی طرف دیکھا تھا۔۔۔۔۔۔

افففففففف آنکھیں ہی قاتل ہے تو چہرہ تو قیامت ہو گا۔۔۔۔۔۔۔۔

اس لڑکے نے اب کہ ایک آنکھ دبا کر کہا تھا

لیکن زویا کی آنکھوں میں سکون تھا جو وہ بچی سے بات کرتے ہوئے تھا۔۔۔۔۔۔

لیکن نیلی آنکھوں میں غصہ در آیا تھا جو یہ مناظر دیکھ اور سن رہا تھا ایک وحشت طاری

تھی آنکھوں سے جیسے آنکھوں سے ان لڑکوں کو مارنا چاہتا تھا

تبھی پاس بیٹھے عارف نے اس کی آنکھوں میں اس قدر غصہ دیکھا تو اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا تھا

شہیر تم ٹھیک ہو۔۔۔۔۔۔۔۔

لیکن کوئی جواب نہیں ملا تھا۔۔۔۔۔۔غصہ تھا کہ بڑھتا جا رہا تھا

زویا نے لڑکی کو اشارے سے ایک سائڈ پہ کیا اور دو قدم ان کے پاس گئی تھی

اچھا تو جانو کیا چاہے آپ کو۔۔۔۔۔۔۔۔۔

زویا بھی ان کے انداز میں بولی تھی

ہائے ئے ئے ئے۔۔۔۔۔۔۔یہ تو مان گئی بوس آج کی رات تو پکی رنگین سمجھو

دوسرے لڑکے نے بھی دل پر ہاتھ رکھ کر خباثت سے کہا تھا

بے بی کس چاہے وہ بھی ابھی۔۔۔۔۔۔۔۔

اس کے نزدیک جاتے اسے کہا تھا۔۔۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اچھا پر میں کس یہاں سے دوں گی۔۔۔۔

زویا نے اپنی انگلی ہونٹوں پر رکھی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس کی بات سن کر تھوڑا دور کھڑی روشانے (علیزے کی ماما) بھی بری طرح چونک گئی تھی

اور نیلی آنکھوں نے یہاں جواب دے دیا تھا غصہ کنٹرول کرنا اب مشکل تھا اور اس لڑکی جس کی طرف وہ کنچھا تھا اس کے منہ سے بھی ایسی باتیں سن کر اسے بھی قتل کرنے کو دل کر رہا تھا

تبھی اپنی جگہ سے کھڑا ہوا اور ان کی طرف قدم بڑھائے تھے لیکن اگلے ہی پل قدم رک گے تھے

لڑکا جو زویا کی طرف آیا تھا اور ہاتھ بڑھا کر اس کا نقاب کھولنا چاہا تھا ہاتھ وہی اٹک گیا تھا

زویا نے اس کا ہاتھ بری طرح پکڑا تھا اور اس کے ہاتھ کو کمر سے پیچھے لا کر چہرہ دوسری طرف کر کے اس کے ہاتھ کو زور سے جھٹکا دیا کہ لڑکے کی چیخیں نکلی تھی پاس لوگ جمع ہو گے تھے

تبھی اسے سامنے کر کہ اس کے جبڑے پر زوردار مکا رسید کیا کہ وہ دور جا گرا

اب سارے لڑکے زویا پر حملہ کر رہے تھے لیکن زویا خان نے بڑی پھرتی سے ان کو دھول چٹادی تھی ایک ایک کو پکڑ کر خوب مارا تھا

لڑکے بڑی مشکل سے بچ کر وہاں سے بھاگ گے تھے

نیلی آنکھوں میں اب حیرت تھی

بھلا وہ ایک لڑکی اتنی آسانی سے لڑکوں سے لڑ کر انہیں بھاگا چکی تھی

لیکن شہیر کو یہ نہیں پتہ تھا وہ عام تھوڑی تھی وہ پہلے خود سے لڑ کر اس قابل ہوئی تھی

واووووو آنٹی ڈیشوم ڈیشوم کی آپ نے علیزے اپنے ہاتھوں کی مٹھیاں بنا کر ہوا میں مار کر دیکھا رہی تھی

واقع تم نے بڑی بہادری کا کام کیا ہے۔۔۔۔۔۔۔ایک لڑکی ہو کر یہ سب ویری امپریسنگ۔۔۔۔۔۔۔

روشانے نے دل سے اس کی تعریف کی تھی

انہی لوگوں کے لیے تو یہ سب سکھا ہے۔۔۔۔۔۔زویا نے کہا تھا

اچھا اب میں چلتی ہوں کافی دیر ہو گئی ہے کہتے ہوئے روشانے کا نمبر لیتی وہاں سے چلی گئی تھی

جبکہ روشانے یہی سمجھی تھی کہ اس نے مارشل آرٹ سیکھی ہو گی پر حقیقت اس سے بھی زیادہ تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

خود تو وہ چلی گئی تھی لیکن اپنے پیچھے نیلی آنکھوں کو پاگل کر گئی تھی جو شہیر شاہ جو کسی آگے نہیں جھکا تھا

اس بات سے بے خبر تھا کہ وہ اس گرے آنکھوں کے سامنے ایک دن جھک جائے گا

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شہیر کو کسی پل چین نہیں تھا یہ اسے کیا ہو رہا تھا وہ جو خود اتنا ہینڈسم تھا لڑکیاں مرتی تھی اس کی قربت کے لیے صرف ایک آنکھوں نے اس کا جینا حرام کر دیا تھا

جدھر بھی دیکھتا جو بھی سوچتا ان آنکھوں کے متعلق سوچتا تھا اسے پتہ تھا کہ ایسا اس کی زندگی میں نہیں ہو سکتا وہ کیا ہے وہ خود جانتا تھا

اس نے کہا سوچا ہوا تھا وہ کبھی بھی جھمیلوں میں نہیں پڑے گا پر اب کیا ہو رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔

اس کے بے رحمی پتھر دل پر کسی نے کاری ضرب لگائی تھی

ابھی بھی آفس میں بیٹھا ایک نقطے کو گھور رہا تھا جب شان اور عارف آفس میں داخل ہوئے تھے

یار چل نہ کہی باہر چلتے ہے کام تو ہمارا ختم ہو گیا ہے کچھ دن ادھر انجوائے کرے گے پھر واپس پاکستان بھی تو جانا ہے۔۔۔۔۔۔

شان اپنی ہی دھن میں بولی جا رہا تھا۔۔۔۔۔

جب آگے سے کوئی جواب نہ آیا تو اس نے عارف کی طرف دیکھا۔۔۔۔۔۔۔

شہیر۔۔۔۔۔۔۔عارف نے پاس جا کر اسے ہلایا تھا جو نجانے کتنی گہری سوچ میں تھا ہممممم کیا ہوا۔۔۔۔۔۔خود کو نارمل کرتے ہوئے اس نے پوچھا تھا

لو جی لگتا ہے یہ بھابھی کے خیالوں میں گھوم ہے

شان نے اپنی عادت کے مطابق شوشا چھوڑا تھا۔۔۔۔۔

وہ چار دوست لوگوں کی ٹیم مطلب چار دوست تھے شہیر شاہ ٹیم کا لیڈر نیلی آنکھیں ستواں ناک ہلکی بئرڈ ہلکی موچھوں کے نیچے عنابی ہونٹ کالے بال اس وقت ماتھے پر

تھے غرض اگلے بندے کو ٹھٹھکانے والی پرسنلٹی کا مالک وہ شخص پتھر کا تھا لیکن اس لڑکی نے اسے بری طرح متاثر کیا تھا۔۔۔۔۔۔

عارف۔شان۔حسن

عارف اس کے سب سے زیادہ قریب تھا شان کافی شرارتی ٹائپ کا تھا اور اس کی شرارت میں کبھی کبھی حسن بھی اس کا ساتھ دے دیتا۔۔۔۔۔۔

ابھی وہ عارف اور شان کسی کام سے ترکی آئے تھے۔۔۔۔۔۔

لیکن سب سے اہم بات تھی ان کی زندگیوں کا وہ راز جو ان کے علاوہ کوئی نہیں جانتا تھا

۔۔۔۔۔۔

اس کی بات سن کر عارف نے اسے گھورا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

کیا یار ایسے تو نہ دیکھوں مجھے بھی شادی کرنے کو دل کرے گا۔۔۔۔۔

شان نے کی پھر زبان پھسلی تھی

شان۔۔۔۔۔۔۔۔

کل تم لوگوں نے ایک لڑکی دیکھی تھی وہاں مارکیٹ میں۔۔۔۔۔۔

اس کی بات پر دونوں نے چونک کر دیکھا تھا

شہیر شاہ اور لڑکی۔۔۔۔۔۔۔۔

کہی ان دونوں کو غلط تو نہیں سن گیا تھا

ہمممم میں نے دیکھی تھی یار کیا مارا اس نے مزہ آگیا۔۔۔۔۔۔۔

شان نے مزہ لیتے ہوئے کہا تھا

ہمممم مجھے اس کی ڈیٹیل چاہیے وہ بھی جلدی۔۔۔۔۔۔

دونوں اس کی بات سن کر پھر چونکے تھے۔۔۔۔۔۔

کہا تھا نہ عارف بھا بھی کو ہی سوچ رہے ہے۔۔۔۔۔۔۔۔اب بتا مجھے مانتا ہے نہ

۔۔۔۔۔

شان نے فرضی کالر جھاڑا تھا۔۔۔۔۔۔۔

شہیر یار واہ ہمارے لیے بھا بھی ڈھونڈلی اور ہمیں خبر نہیں۔۔۔۔۔

اب کے عارف بھی بولا تھا

ایسی کوئی بات نہیں ہے۔۔۔۔۔۔۔وہ بس یار مجھے وہی نظر آتی ہے جب کچھ سوچتا ہوں تو اس کا خیال آجاتا ہے۔۔۔۔۔۔۔

لگتا میں اس سے امپریس ہوا ہوں بس اور کچھ نہیں

شہیر نے اپنی پچھلی دو دن کی کیفیت بتائی تھی ویسے اپنے اموشن وہ کم کسی پر ظاہر کرتا تھا پتھر کا نب جاتا تھا۔۔۔۔۔۔

لیکن اس بار معاملہ الگ تھا اسے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا پچھلے دو دن سے اس نے کسی چیز پر فوکس نہیں کیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

یار اسے محبت کہتے ہے امپریس نہیں اب کی بار عارف نے ہی یہ بات کہی تھی۔۔۔۔

تو مان نہ مان پتھر دل پر کاری ضرب لگ گئی ہے

ہم لوگ جلد ڈیٹیل نکلواتے ہے تو ریلکس رہ۔۔۔۔۔۔۔۔

عارف کہتا ہوا شان کا بازو کینیچھتا ہوا لے گیا تھا معلوم تھا کہ شان پھر کوئی شوشا چھوڑے گا۔۔۔۔۔۔۔۔

آخر اسے کم ہی وہ لوگ ڈانٹتے تھے لاڈلا جو تھا سب کا۔۔۔۔۔۔

وہ ایک کلب میں بیٹھی ہوئی تھی اس نے وہاں سے ایک چیز حاصل کرنی تھی یہاں آنے کا اس کا یہ مین مقصد تھا

تبھی وہاں پر ایک لڑکا لڑکھڑاتا ہوا آیا تھا۔۔۔۔۔۔۔

ہائے بے بی آؤ ڈانس کرے۔۔۔۔۔۔۔۔

گرے آنکھوں نے اپنے شکار کی طرف دیکھا تھا۔۔۔۔۔۔۔

یہ کیا چہرہ تو دیکھوں آنکھوں سے تو مار ہی دیا ہے جانم۔۔۔۔۔۔۔

لڑکا کہتا ہوا اس پر جھکا اس کا نقاب اتارنے کو تھا تب اس نے اس کا ہاتھ تھام لیا تھا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

نہیں جان ڈانس کرنے چلتے ہے وہاں دیکھ لینا۔۔۔۔۔۔۔۔

زویا اسی کے انداز میں بولی تھی

اور ڈانس فلور کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

لڑکا بھی اس کے ساتھ چلا آیا تھا۔۔۔۔۔۔

ڈانس فلور پھر اور بھی لڑکیا لڑکوں کے گلے کا ہار بنی جھوم رہی تھی اپنی عزت کی پرواہ کیے بغیر۔۔۔۔۔

اب بس نے ایک دفعہ لڑکے کو چھونا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جو اس کے لیے خاصہ مشکل ہو رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

لڑکا کافی نشے میں تھا زویا نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا تو لڑکا لڑکھڑا کر اس اپنا سر اس کے کندھے پر رکھ چکا تھا۔۔۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تبی موقعہ پا کر بڑی تیزی سے زویا نے اس کی جیب سے مطلوبہ چیز نکالتی پیچھے ہوئی تھی

لڑکا نشے میں تھا زویا نے پاس ایک لڑکی کو مخاطب کیا تھا

ایکسوزمی۔۔۔۔۔۔۔

یس۔۔۔۔۔

یہ آپ کے ساتھ ڈانس کرنا چاہتے ہے۔۔۔۔۔۔۔

زویا نے لڑکے کی طرف اشارہ کیا

اور لڑکی نے تو فوراہاں کر دی شاید لڑکے کی برانڈیڈ چیزیں دیکھ کر۔۔۔۔۔۔

تب زویا نے اس کا سر لڑکی کے کندھے پر رکھا اور خود وہاں سے نکلتی چلی گئی بڑی ہوشیاری سے وہ اپنے گھر پہنچی تھی۔۔۔۔۔

_____ 😍😍 _____ 😍 _____

ایک دن ہو گیا تھا لیکن اس کی کوئی ڈیٹیل نہیں آئی تھی

اضطراری کفیت میں گھر کی چھت پر آیا تھا جہاں اس نے کچھ ایکسر سائز کا سماں رکھا تھا

ایکسر سائز کرتے ہوئے بھی اس کے بارے میں سوچ رہا تھا کہ آخر کون تھی وہ اور کہا چلی گئی تھی۔۔۔۔۔۔۔

تقریبا آدھا گھنٹہ ایکسر سائز کے بعد وہ مشین سے نیچے اترا پانی کی بوتل منہ کو لگاتا ریکنگ کے اور پاس گیا تھا ریکنگ سے ٹیک لگائے پانی پی رہا تھا جب فون کی گھنٹی نے اس کی توجہ اپنی جانب کھینچی تھی پانی رکھ کر فون اٹھایا تو شان کا تھا۔۔۔۔۔

فون کام سے لگا کر ابھی ریکنگ کے ساتھ ہی دوسری جانب مڑا پھر ٹھٹھکا تھا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔

فون سے کوئی بول رہا تھا۔۔۔۔۔۔

شہیر اس کا پتہ چلا ہے لیکن کچھ زیادہ نہیں کیوں کے وہ یہاں نہیں رہتی۔۔۔۔۔۔۔۔

ہیلو تم سن رہے ہو۔۔۔۔۔۔۔

شان بیچارہ ہیلو ہیلو کرتا رہ گیا لیکن شہیر نے نہ سنا اور آخر فون بند کر دیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

بڑی غور سے اسے دیکھ رہا تھا آج اس کی گرے آنکھیں دیکھی تھی جس میں خود کو ڈوبتا ہوا محسوس کر رہا تھا

تین دنوں کی بے چینی کو اب سکون نصیب ہوا تھا۔۔۔۔

وہ پاس دوسری چھت پر ہی ہاتھ میں سیل فون لیے گانا لگا کر واک کرنے میں مصروف تھی یہ اس کی عادت تھی کہ وہ اس ٹائم واک ضرور کرتی اگر کبھی کوئی ٹائم ہوتا تو رہ جاتی تھی

اس دن کی خلاف آج اس نے گلابی رنگ کی شلوار قمیض پہنی ہوئی تھی دوپٹہ آج بھی نہیں تھا ہاں بس چہرے کو کور کیا ہوا تھا بس آنکھیں ہی نظر آ رہی تھی۔۔۔۔۔۔

سو نگ لگا کر واک کرتی ہوا سے اس کے بال اس کے چہرے پر آ رہے تھے جیسے وہ بار بار پیچھے کر رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔

اور شہیر بڑی توجہ سے اس کا ہر انداز دیکھ رہا تھا بھلہ کیا تھا اس میں ایسا جو کسی لڑکی کو منہ نہ لگانے والا اس کی جانب اس قدر جھک رہا تھا کیا خاص بات تھی اس نے تو چہرہ بھی نہیں دیکھا تھا اس کا پھر کیا بات تھی شاید دل اس کی خوبصورتی اس کی ہر ادا کو سمجھ گیا تھا

۔۔۔۔۔۔۔

اچانک زویا کے قدم رکھ تھے سامنے نظر پڑی تو آنکھوں میں ناگواری آ گئی تھی شہیر نے بھی فورا اس کی نظروں کی سمت دیکھا تھا

نیلی آنکھوں میں غصہ در آیا تھا۔۔۔۔۔۔

وہاں ایک لڑکا بڑی فرصت سے زویا کا جائزہ لے رہا تھا اور اس کے تاثرات بڑے ہی گھٹیا قسم کے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔

فورا غصے سے اسے گھورا تھا لیکن لڑکا کافی ڈھیٹ ثابت ہوا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

شہیر تو غصے سے پاگل ہونے کو تھا بھلا کہا گوارا تھا کے اس کی محبت کو کوئی اور دیکھے غصے

اسے زویا پر بھی آرہا تھا کہ کیا ضرورت تھی اس طرح وال کرنے کی۔۔۔۔۔۔۔۔

دل کر رہا تھا اس لڑکے کو چھت سے گرادے۔۔۔۔۔۔۔

تبھی پاس پڑی اپنی جیکٹ اٹھا کر زویا کر طرف پھینکی جو سیدھا اس کے منہ کے اوپر ہی گری تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

جاؤ نیچے وہ دھاڑتے ہوا بولا اس قدر غصہ تھا اس کی آواز میں کے ایک پل کو زویا بھی اہم گئی تھی پھر فوراً سنبھلتے ہوئے اور موقع کا لحاظ کر کے نیچے چلی گئی تھی

تب شہیر نے ایک فون کال ملائی تھی اگلے دس منٹ وہ لڑکا غائب تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کسی طور بھی تو سکون نہیں آرہا تھا

بس اب بہت ہو گیا اب میری زندگی میں آنے کے لیے تیار ہو جاؤ۔۔۔۔۔۔۔

غصے سے کہتا وہ نیچے چلا گیا تھا

_____ ❤️❤️ _____ ❤️ _____

نیچے ایک کمرے میں اندھیرا تھا وہ چلتا ہوا اس کمرے میں آیا تھا

کون ہو تم لوگ اور مجھے کیوں لائے ہو یہاں

ایک لڑکا مسلسل بول رہا تھا شان اور عارف وہاں سے نکل چکے تھے

شہیر اس کے پاس پہنچا تھا

تمھاری اتنی ہمت تم نے شہیر کبیر شاہ کے عشق کو دیکھا

۔۔۔۔۔انتہائی غصے سے بولا گیا تھا غصے سے اس کی نیلی آنکھیں لال ہو چلی تھی

۔۔۔۔۔۔۔

مجھے جانے دو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جانے ہی تو دے رہا ہوں تمھیں خدا کے پاس ویسے بھی بہت سی لڑکیوں کی زندگیاں

برباد کر چکے ہو تم۔۔۔۔۔۔۔۔

سفاکیت سے کہتے ہوا چاقو اس کی انگلی میں مار دیا تھا

جس سے لڑکے کی دلخراش چیخ بلند ہوئی تھی۔۔۔۔۔۔

شہیر اس کی ساری انفارمیشن نکلوا چکا تھا جس سے پتہ چلا تھا وہ لڑکیوں کی زندگیاں برباد

کر چکا ہے یقیناً زویا کو بھی اس ارادے سے ہی دیکھ رہا ہو گا

اور اسی بات سے اسے زیادہ غصہ آیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اب لڑکے کا حشر بہت برا ہوا تھا اس کی چیخیں خالی کمرے میں گونج رہی تھی جس سے مقابل کو سکون کو ریا تھا پھر ایک دم آوازیں بند ہو گئی جس کا مطلب تھا اب سانسیں بند ہو گئی ہے

_____ 😍😍😍 _____

اگلے دن وہاب کوئی نہ آیا شہیر جب بے چین ہوا تو پتہ کروایا جس سے معلوم ہوا وہ واپس جا چکی ہے۔۔۔۔۔۔۔

فوراً ٹکٹ بک کرواؤ ہم واپس جا رہے رہے۔۔۔۔۔۔۔

عارف اس کی بات سن کر باہر چلا گیا وہ اس کی حالت سمجھ چکا تھا۔۔۔۔۔۔

اگلے ہی دن وہ پاکستان میں موجود تھے۔۔۔۔۔۔۔۔

گاڑی میں بیٹھتے ہی شہیر بولا تھا

مجھے کی ڈیٹیل چاہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس بات سے انجان کہ مقابل بھی کوئی کم تھوڑا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سر ہم نے یہاں جانا ہے سر کہنے کا مطلب تھا اب کام کی باری ہے۔۔۔۔۔۔۔

جس میں کسی قسم کی کوئی رعایت نہیں تھی۔۔۔

او کے چلو۔۔۔۔۔۔

گاڑی کا رخ ایک چھوٹے سے علاقے میں تھا پنجاب کو وہ علاقہ ایک شہر کے آگے کافی گاؤں تھے اور اب وہ ایک گاؤں میں سے گزر رہے تھے کہ اچانک گاڑی بند پڑ گئی تھی

کیا ہوا شہیر جو اپنے لیپ ٹاپ پر جھکا کوئی کام میں بھی تھا گاڑی رکنے سے بولا تھا

۔۔۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سر گاڑی تک گئی میں دیکھتا ہوں۔۔۔۔۔۔

زرا جلدی کرو گاڑی چیک کر کے لانی تھی نہ۔۔۔۔۔۔۔۔

عارف فوراً گاڑی سے اترا تھا

سر یہ مکینک سے ہی ٹھیک ہو گی۔۔۔۔۔۔

جھجھکتے ہوئے بولا تھا

واٹ اب اس گاؤں میں کہاں سے لائے میکنک تم لوگوں کو کچھ خیال نہیں ہے

غصے سے بولا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سر ادھر پوچھتے ہے کافی لوگ جمع ہے وہاں عارف نے ایک گھر کی طرف اشارہ کیا جہاں شاید کوئی شادی وغیرہ تھی

وہ دونوں وہاں گئے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ایک بزرگ آدمی سے ملے

انہں اپنی مسلئہ بھی بتادیا۔۔۔۔۔۔۔

کوئی بات نہیں بیٹا تم لوگ اندر آؤ میرے بیٹے کی شادی ہے تھوڑی دیر تک میکنک آجائے گا تب تک اندر اجاؤ۔۔۔۔۔۔

اس کی بات سن کر دونوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا اب انتہا کا غصہ بھی آیا عارف پر پر خاموش رہا اور کچھ سوچتے ہوئے اندر چلا گیا

اپنے دشمن تک بھی پہنچنا تھا جو ایک گاؤں میں چھپا ہوا تھا یہ سوچ کر کہ وہ بچ جائے گا جو ناممکن تھا۔۔۔۔۔۔۔

زویا سیدھا اپنے گھر گئی تھی وہاں سے وہ لوگ شادی اٹینڈ کرنے نکلے تھے

بڑی مشکل سے وہ وہاں پھر قدم رکھ رہی تھی صرف اور صرف رضا کے اسرار پر پتہ تھا

وہاں سب ہو گے۔۔۔۔۔۔

لیکن اب ان سے ڈر نک نہیں تھا کہ وہ بھی اب اپنے ماں باپ کو اس مقام تک لے آئی

تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

ہر طرف شادی کا شور غل تھا ہر کوئی اپنے کام میں مصروف تھا۔۔۔۔۔۔۔

سب انجوائے کر رہے تھے اسے کسی نے مخاطب نہیں کیا تھا لیکن وہاں پرواہ کسے تھی

۔۔۔۔۔۔۔۔۔

گڑیا تم یہاں اکیلی کیا کر رہی ہو چلو وہاں سب کے ساتھ

رضا بھائی نے اکر اسے بلایا تھا۔۔۔۔۔۔۔

نہیں بھائی میں یہاں ٹھیک ہوں اور آپ کو شادی مبارک۔۔۔۔۔

اس نے خوشدلی سے دعا دی تھی۔۔۔۔۔۔

گڑیا تم یہاں میرے لیے آئی ہو تو میری ہر بات ماننی ہو گی چلو اب وہاں

ان کی بات مانتے ہوئے وہ وہاں چلی گئی تھی سب بڑی عجیب نظروں سے اسے دیکھ رہے تھے

فل بلیک ڈریس پہنا ہوا تھا سر پر حجاب تھا آنکھوں پر ہنوز رومال سے نقاب تھا اوپر بلیک ہی جیکٹ پہنی تھی

کچھ پہچان گئے تھے تو کچھ نہیں۔۔۔۔۔۔

آپی سونگ ہی سنا دے۔۔۔۔۔۔

میرو نے اسے دیکھتے ہوا کہا تھا۔۔۔۔۔۔

سونگ اور یہ پاس بیٹی کچھ کزن نے حسد سے اس کا مذاق اٹھایا تھا۔۔۔۔۔۔

شروع سے اس واقع سے پہلے وہ سونگ سنا دیا کرتی تھی اس کی آواز بہت پیاری تھی لیکن بعد میں جیسے سب کچھ بھول گئی تھی

اب بھی میرو کی بات کو نظر انداز کر گئی تھی

گڑیا سنا دو مجھے خوشی ہو گی اپنی بہن کو واپس ایسے دیکھ کر۔۔۔۔۔۔

رضا بھائی نے بڑے پیار سے کہا تھا

جانتے تھے پہلے کالج وغیرہ کے فیسٹیول میں بھی وہ گایا کرتی تھی۔۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے بھائی آخر ان کی بات مان لی گئی تھی۔۔۔۔۔۔

میں ڈھونڈے کو زمانے میں جب وفا نکلا۔۔۔۔۔

پتا چلا کہ غلط لے کر میں پتہ نکلا۔۔۔۔۔۔

سونگ جو لڑکے کی آواز میں تھا اسے لڑکی کی آواز میں گا رہی تھی خوبصورت آواز میں

ایک سحر سا تھا۔۔۔۔۔

تب کوئی اور بھی اس آواز کی جانب کینچھتا ہوا آیا تھا شہیر او عارف وہاں ہی آگے تھے

سامنے گرے آنکھوں کو دیکھ کر نیلی آنکھوں میں ایک چمک آئی تھی۔۔۔۔۔ بڑی

انہماک سے اس کا یہ روپ دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔۔

جس کے آنے سے مکمل ہو گئی تھی زندگی۔۔۔۔۔

دستک خوشیوں نے دی تھی مٹ گئی زندگی۔۔۔۔

کیوں بے وجہ دی یہ سزا کیوں خواب دیکھے وہ

لے گیا۔۔۔۔۔۔

جیے جو ہم لگے ستم عذاب ایسے وہ دے گیا۔۔۔۔۔

میں ڈھونڈنے کو جو اس کے دل میں خدا نکلا۔۔۔۔۔

پتہ چلا کہ غلط لے کر میں پتہ نکلا۔۔۔۔۔۔۔۔

بس پھر وہ خاموش ہو گئی تھی سحر ٹوٹا تھا۔۔۔۔۔۔۔وہ بڑے پیار سے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

واہ واہ کیا بات ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

رضا بھائی اور باقی سب نے بھی اس کی تعریف کی تھی۔۔

اب تقریبا وہ خوش تھی جب تک کے اس کا سامنا اس سے نہ ہو جاتا جس کی وجہ سے وہ درد میں تھی۔۔۔۔۔۔

اچانک ڈانس کا شور گونجا تھا

آپی آپ بھی کرے نہ۔۔۔۔۔۔۔

نہیں میرو۔۔۔۔۔۔۔

آپی پلیز۔۔۔۔۔۔۔اتنے دن بعد تو آپ ہمارے پاس آئی ہے۔۔۔۔۔میرو نے اسرار کیا تھا تبی اس کے فون کی میسج ٹون بھی تھی

اگر تم نے ڈانس کیا تو اپنی ٹانگیں ٹوٹنے کی ذمہ دار تم خود ہو گی۔۔۔۔۔۔

مسیج پڑھ کر اس نے ادھر ادھر دیکھا تھا کین وہاں کسی کو بھی اپنی جانب متوجہ نہیں پایا تھا۔۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شہیر جو اس کی گفتگو سن چکا تھا کہاں گوارا تھا ادھر سب کے سامنے اس کا یوں ڈانس کرنا فورا مسیج کیا تھا۔۔۔۔۔۔

لیکن سامنے والے کو کہا اثر تھا جان بوجھ سٹیج پر چڑھ گئی جاننے کے لیے کہ آخر کس نے کیا مسیج۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تبھی شہیر کا میٹر گھوما تھا۔۔۔۔۔۔۔

فورا عارف کو اشارہ کیا تھا۔۔۔۔۔۔۔

اچانک لائٹ آف ہو گئی تھی۔۔۔۔۔۔

اور وہ اسے پکڑ کر ایک سائڈ پر لے آیا تھا۔۔۔۔

کہا تھا نہ کہ ڈانس نہیں کرنا تم نے سمجھ نہیں آتا تمھیں اتنی سی بات۔۔۔۔۔۔

غصے سے اس کی بازو کو گرفت میں لیا گیا تھا۔۔۔۔

کون تم چھوڑو مجھے ورنہ اچھا نہیں ہو گا۔۔۔۔۔۔۔۔

ہمت کر وہ بھی بولی تھی اندھیرا ہونے کی وجہ سے وہ کچھ نہ دیکھ سکی۔۔۔۔۔

اب کے شہیر نے غصے سے اسے خود سے قریب کیا تھا اس کے ہاتھ اس کی کمر پر تھے اور چہرہ اس کے کان کے قریب اس کی گرم سانسوں کو زویا باخوبی محسوس کر سکتی تھی

۔۔۔۔۔

تمھارا شوہر ہونے والا محرم اور میں نہیں چاہتا ہوں سب کے سامنے تم ڈانس کرو بے شک وہ کزن ہے تمھاری۔۔۔۔۔۔۔

اس کے کان میں سرگوشی کی تھی۔۔۔۔۔۔

اتنا مضبوط ہونے باوجود زویا اس کی قربت پر سمٹ گئی تھی۔۔۔۔۔۔۔

جنگلی جانور چھوڑو مجھے درد ہو رہا ہے۔۔۔۔۔

زویا نے خود کو آزاد کروانے کی کوشش کی

اس طرح کرنے سے اس کی گرفت میں اور مظبوطی آ گئی تھی اور ایک آہ زویا کے منہ سے نکلی تھی۔۔۔۔۔۔

اس کے قریب جا کر شہیر پاگل ہو رہا تھا اس نے سوچ لیا تھا اب بس دیر نہیں کرے گا اسے اپنا بنا لے گا اس دنیا سے اسے چھپا لے گا کر سی کو نہیں دیکھنے دے گا اسے

۔۔۔۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اوفو۔۔۔۔۔۔یہ لائٹ کو کیا ہو گیا ہے

میرب نے ماتھے پر ہاتھ مار کر کہا تھا

اب میں یہاں سے نیچے کیسے جاؤں ایک تو ممانی کو بھی میں ہی ملی تھی اوپر بھیجنے کے لیے حد ہے ویسے۔۔۔۔۔۔

گھر کے اس حصے کی لائٹ بند تھی۔۔۔۔

میرب بیٹا دھیان سے نہیں تو اللہ کو نہ پیاری ہو جاؤ میں

میرب احتیاط سے سیڑھیاں اترتی بولی

ایک تو موبائل بھی زیمل نے لے لیا ہے۔۔۔۔۔

اس نے اپنی ماموں زاد کا ذکر کیا بس ایک دو کزن ہی تھی جو اس سے سیدھے منہ بات کر لیتی تھی۔۔۔۔۔

بڑی احتیاط سے وہ نیچے اتر رہی تھی تبھی کسی سے ٹکرائی تھی

افففففففف اللہ گئی میں تو۔۔۔۔

گرتے ہوئے اس کے منہ سے بے اختیار ہی نکلا تھا۔۔۔۔۔۔۔

لیکن گرنے سے پہلے ہی کسی نے اسے تھام لیا تھا۔۔۔

اندھے ہو نظر نہیں آتا کہا جاہل پاگل انسان۔۔۔۔۔

میرب غصہ سے اسے بول رہی تھی

میڈم پہلی بات میں اندھا نہیں ہوں لائٹ ہی بند ہے جس کی وجہ سے آپ گر گئی تو اس کا مطلب پھر آپ بھی اندھی ہوئی

ذیشان نے بھی ترخ کر کہا تھا۔۔۔

میرب ہنوز اس کی باہوں میں تھی۔۔۔۔

اس کی بات سن کر تو میرب کو اور غصہ آیا تھا مسٹر آپ مجھ سے ٹکرائے ہے میں نہیں بد تمیز۔۔۔۔۔۔

میرے خیال میں میں نے ابھی ایسی کوئی خاصی بد تمیزی نہیں کی آپ کے ساتھ جو آپ نے اس طرح نوازا مجھے خیر مدد ہی کی ہے آپ کی۔۔۔۔۔۔

ابھی بھی دونوں اسی پوزیشن میں تھے

تبھی میرب کچھ بولتی کے لائٹ آگئی تھی

لائٹ آتے ہی میرب نے سکھ کا سانس لیا تھا۔۔۔۔۔۔

لیکن مقابل سانس لینا جیسا بھول گیا تھا۔۔ یک ٹک وہ میرب کو ہی دیکھ رہا تھا ہر چیز سے بیگانہ بس اس حسین لڑکی کو دیکھ رہا تھا جس نے ایک پل کو اسے ٹھٹھکا دیا تھا۔۔۔۔۔

میرب نے ہلکے سبز رنگ کی فراک پہنی تھی ہلکے میک اپ میں بالوں کو کھلا چھوڑے جواب اس کے پکڑنے کی وجہ سے نیچے کو تھے بھورون آنکھیں اس وقت اس کے

چہرے پر تھی تیکھی ناک نیچے خوبصورت ہونٹ اور ساتھ بایاں گال پر ایک تل اوپر سے سفید رنگت

ذیشان تو بس اسے دیکھتا اس میں کھو گیا تھا جہاں سے وہ آیا تھا اس نے وہاں پہت سا حسن دیکھا تھا لیکن۔اس لڑکی میں بات ہی کچھ الگ تھی

بہت دیر سے وہ خود کو اس سے چھڑوانے کی کوشش کر رہی تھی

آخر تنگ کر بولی تھی

مسٹر چھچھورے چھوڑو مجھے۔۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس کی بات سے وہ ہوش میں آیا تھا

کیا واقع۔۔۔۔۔۔

بڑی دلچسپی سے اس کی جانب دیکھتے ہوئے بولا تھا

چھوڑو۔۔۔۔۔۔

اوکے کہنے کے ساتھ اسے چھوڑا تھا۔۔۔۔

آہ۔۔۔۔۔۔۔

اس سے پہلے وہ گرتی اس نے پھر اسے تھام لیا تھا

اب کی بار میرب کی آنکھیں بند تھی

جب معلوم ہوا کہ نہیں گری تو فوراً آنکھیں کھولیں تھی وہ ابھی بھی بڑے غور سے اسے دیکھ رہا تھا

چھوڑو بد تمیز

ذیشان نے اب کی بار اسے چھوڑ دیا تھا

جب وہ پلٹ کر جانے لگی تو زیشان بولا تھا

کچھ وقت تم یہ چھوڑو چھوڑو نہیں کہو گی اور نہ میں مانو گا۔۔۔۔۔۔

میرب نے اس کی جانب دیکھا تو وہ سڑھیاں چڑنے لگا میرب بھی واپس چلی گئی ویسے بھی اس کی بات میرب کے سر کے اوپر سے گزری تھی تب فوراً سر جھٹک کر زیمل کے پاس چلی گئی

چھوڑو ہمیں سنائی نہیں دے رہا کیا یوں لپٹے کھڑے ہو جنگلی جانور۔۔۔۔۔

زویا نے جب اسے خود سے دور کرنے کی کوشش کی تو اس نے اس کی کمر کے گرد گرفت اور مظبوط کر لی تھی

لائٹ آنے کی وجہ سے زویا اس کا چہرہ دیکھ چکی تھی لیکن زویا کے چہرے پر ہنوز نقاب تھا

یہ تمھارا نقاب تمھارے چہرے کے بلکل پاس ہے۔۔۔۔۔۔

لیکن یہ غیر نظروں سے تمھاری حفاظت کرتا ہے اس لیے مجھے پسند ہے

تب ہی تمھیں دیکھوں گا جب تمھارا محرم بن جاؤ گا

شہیر نے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے ایک جذب سے کہا تھا

جس پر زویا نے اس کا دھیان ہٹتا دیکھ اس کے بازو پر زور سے مارا تھا اور خود کو اس سے آزاد کیا تھا۔۔۔۔۔

جب وہ جانے لگی تھی تب شہیر نے پھر اسے پکڑ لیا تھا۔۔۔۔۔۔

جنگلی جانور کی جنگلی شرمی تمھاری یہی ادا تو پسند ہے مجھے اب کوئی ٹکر کی ملی ہے

مجھ سے جتنا مرضی بھاگ جب میں نے چاہا تمھیں میرے پاس ہی آنا ہو گا

۔۔۔۔۔۔۔

اسے خود کہ قریب کرتے ہوئے بولا تھا

ابھی زویا کچھ سخت بولتی کہ میرب کی آوازیں آنے لگی۔۔۔۔۔۔۔

چھوڑو مجھے آنکھوں میں سفاکت اگئ تھی بہت کچھ یاد آگیا تھا اسے۔۔۔۔۔۔۔

جب میرب کی آواز اب پھر سے آرہی تھی۔۔۔۔۔۔۔

نام لو ایک بار میرا پھر چلی جانا کہو شہیر بولو

کسی جنونی کی طرح وہ بولا تھا

نہیں ہر گز نہیں جنگلی چھوڑوں مجھے اور دفع ہو جاؤ آخر تر کی سے تم یہاں میرا پیچھا کر

رہے ہو۔۔۔۔۔۔۔

میرو کی آواز اب نزدیک سے آرہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

تب وہ بول پڑی تھی کہ یہ انسان اسے مینٹل لگ رہا تھا لوگوں سے ہی مانے گا لیکن ابھی

وقت نہیں ہے بس ایک بار کبھی فرصت میں میرے ہاتھ آنا تمھارا تو شہیر وہیر تو ہم

پھر نکالے گے۔۔۔۔۔

دل میں سوچتے ہوئے اس نے اس کا نام بول دیا تھا

شہیر۔۔۔۔۔۔

اس کے منہ سے اپنا نام سن کر ایک انجانی سی خوشی ملی تھی جیسے بہت کچھ پالیا ہو

۔۔۔۔۔

اس کی گرفت ٹھوڑی ڈیلی ہوئی تو زویا نے فورا نکل کر ایک زور کی کک اس کی ٹانگ پر ماری تھی اور تھوڑا فاصلے پر کھڑی ہوئی تھی

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شہیر تو ابھی اس کے اپنا نام پکارے جانے میں ہی کھویا تھا ایسا پہلی دفع ہوا تھا کہ کوئی اس کے مقابل آکر اسی پر وار کر گیا تھا۔۔۔۔۔

اور وار کرنے والی اس کا عشق تھی جو کچھ دنوں میں ہی اس کی روح میں اتر چلی تھی

اس کی یہی ادا تو اسے پسند تھی کہ وہ کسی کو خود کے قریب نہ جانے دیتی اور بڑے انوکھے انداز میں اگلے پر وار کرتی تھی

اس بار تو چھوڑ رہی ہوں اگلی بار ایسی نیکی ہر گز نہیں کروں گی

گرے آنکھیں اس پر مرکوز کرتی وہ جا پلٹی اور وہاں سے چلی گئی۔۔۔۔۔

نیلی آنکھیں اب بھی اسے جاتے دیکھتی رہی تھی ایک چمک تھی نیلی آنکھوں میں

کس ظالم نے کہا تھا اس بار بھی چھوڑو آگے سے یہ نیکی میں تمھیں خود نہیں کرنے دوں گا

اسے دل میں مخاطب کرتا اس کی بات کا جواب دیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

_____ ❤ _____ ❤❤ _____

دوبارہ گھر کے اس حصہ میں پہنچ گئی تھی جہاں فنکشن ارینج تھا

میرو آوازیں دے رہی تھی تم مجھے

میرب کے پاس پہنچتی اسے کہا تھا۔۔۔۔۔

جو حرا بیگم کی طرف جا رہی تھی حرا بیگم اس سفر کسی عورت سے ہی گفتگو میں محو تھی

جی آپی کہا تھی آپ۔۔۔۔۔

اس نے روک کر اس کی طرف دیکھ کر کہا تھا

آہاں کہی نہیں تم بتاؤ انجوائے کر رہی ہو ناں۔۔۔۔۔۔۔

معمول سے ہٹ کر اس سے بات کر رہی تھی اپنی چھوٹی بہن سے وہ پھر بھی بات کر لیا کرتی تھی

جی آپی بہت ابھی ماما کی طرف جا رہی ہوں کھانا لگ گیا ہے تو آپ بھی اجائے

۔۔۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے چلو کہتے ہی اس کے ساتھ ہم قدم ہوئی تھی

جب کوئی اس کے راستے میں آیا تھا۔۔۔۔۔۔

ایم سوری۔۔۔۔۔

زویا نے سر اٹھا کر دیکھا تھا گرین آنکھیں دیکھ کر اسے کیا کچھ نہیں یاد آیا تھا۔۔۔۔۔۔

ہر چیز ہی تو یاد آئیں تھی کس قدر پتھر کی ہو گئی تھی وہ اس سامنے کھڑے انسان کی وجہ سے۔۔۔۔۔۔

اچانک اس کی آنکھوں میں غصہ آیا تھا

میرب نے بھی دیکھا تھا اسے تو اپنی آپی کی طرف سے فکر تھی لیکن

زویا ریلیکس ہو گئی۔۔۔۔۔۔

اب گرے آنکھوں میں کچھ نہیں تھا بے تاثر اور بے تاثر آنکھیں تو غصے والی آنکھوں سے بھی زیادہ درد دیتی تھی

ایم سوری پلیز فار گو می زویا۔۔۔۔۔۔۔۔

ایک بار پھر اسے مخاطب کیا تھا جو وہ خود کو اگر مظبوط نہ کرتی تو ابھی کہی بیٹھی رو رہی ہوتی۔۔۔۔۔۔

کس قدر مشکل سے اس نے خود کو اس مقام تک لایا تھا سب کچھ بدل گیا تھا اس کی زندگی میں سب کچھ ہی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تھینک یو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

یک لفظی جواب دیتی وہ میرب اور احمد علی آفندی کو چونکنے پر مجبور کر گئی تھی۔۔۔۔۔

تبھی پاس آتی اپنی ماما اور میرب پر ایک سرد نظر ڈالتی وہ وہاں سے چلی گئی تھی

احمر بھی سر جھکائے جا چکا تھا۔۔۔۔۔۔۔

میرب اپنی ماں کے پاس آئی تھی۔۔۔۔۔

جو اس کے لیے پریشان ہو رہی تھی۔۔۔انہیں ایک کرسی پر بیٹھایا تھا

بیٹا وہ کیسے گئی ہے یہاں سے اسے روکو جا کہ

حرا بیگم دکھی کہنے میں بولی تھی

ماما کچھ نہیں ہوتا ادھر ہی ہو گی آپی آپ کو پتہ ہے اب وہ ویسی نہیں ہے وہ سنبھال لے گی

آپ ٹنشن نہ لے

میں راحب (میرب اور زویا کا بھائی) کو کہتی ہوں وہ دیکھ لے گا۔۔۔۔۔

اپنی ماما کو تسلی دے رہی تھی ساتھ اس کی آنکھ نم ہو گئیں تھی

کیا کچھ نہیں دیکھا تھا اس نے اپنی بہن کے ساتھ ہوتا ہوے

اس کو تکلیف میں دیکھ کر پاس کھڑے ایک شخص کو بھی تکلیف ہوئی تھی

دل کر رہا تھا اسے خود میں سمیٹ کر اس کی تکلیف کو اس کے درد کو دور کر دے جو چیز

اسے درد دے رہی ہے اسے مٹا دے

چپ چاپ گھر کہ اس حصے میں آتی ہے جہاں خاموشی تھی اس وقت وہاں کوئی نہیں تھا

فنکشن دوسری طرف رکھا گیا تھا

ایک گہری سانس فضا کے سپرد کرتی ہے۔۔۔۔۔۔

آتے مہنوں بعد تم میرے پھر سامنے ہو کیوں آخر۔۔۔۔۔۔۔

خود کو اس کے سامنے سنبھلنے کے بعد اب وہ یہاں اکیلے میں بکھر رہی تھی

کیا کچھ نہیں کیا تھا میں نے تمھارے لیے اور تم نے بھی کیا خوب جواب دیا میرے

کرنے کا خوب بہت خوب

اپنی بات کہہ کر وہ خود استہزاء ہنسی تھی۔۔۔۔۔۔

کاش کہ رضا بھائی آپ نے نہ بلایا ہوتا مجھے یہاں۔۔۔۔ لیکن خیر کمزور تو بلکل نہیں

ہوں میں کوئی نہیں توڑ پائے گا مجھے اس بار۔۔۔۔۔۔۔

Am sorry zoya forgive me .....

اس کے جملے ذہن میں آتے ہی وہ کرب سے آنکھیں بند کر لیتی ہے سوری۔۔۔۔۔۔

معاف تو میں تمھیں کر چکی ہوں

لیکن شاید تمھیں سکون نہیں ہے شاید اب تمھیں خدا سے معافی مانگنی چاہیے۔۔۔۔

اپنی زندگی کا فیصلہ میں نے اللہ پر چھوڑا تھا اور میرے اللہ نے مجھے بہتر راہ دکھائی ہے

اب سکون سے وہ ویسے ہی آنکھ موندے کھڑی ہوتی ہے

_____ 😍 _____ 😍 _____ 😍 _____

تم سب فضول ہو گے ہو وہ کسے پھر بھاگ۔۔۔۔۔۔

شہیر اس وقت بہت غصے میں تھے وہ اس وقت ایک میز پر بیٹھے تھے

جب عارف نے اسے بتایا تھا کے جسے انہوں نے پکڑنا ہے اسے پتہ چل گیا اور وہ پھر بھاگ گیا ہے۔۔۔۔

ڈرتے ڈرتے اسے بتایا تھا کہ کہی وہ یہی نہ کسی دوسرے کہ گھر اسے سنانے لگ جائے

اور وہ بلکل غصے سے بولا تھا ایسا پہلی بار ہوا تھا کہ کوئی ایسے بھاگ گیا تھا اس سے بچ کر

کیوں آخر کیوں۔۔۔۔۔۔

سر انگلی بار ہم پوری کوشش کرے گے شاید ہی اسے کسی نے بتایا ہے

واٹ دو یو مین بائے کوشش کرے گے اگر دوبارہ ایسا کچھ بھی ہوا تو یاد رکھنا تم لوگوں کو

زندہ گاڑھ دوں گا اس کی جگہ۔۔۔۔۔۔

وہ ایک بار پھر غصے سے بولا تھا۔۔۔۔۔

نہ یہاں روکتے نہ ایسا ہوتا چلو اب یہاں سے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

شہیر کہتا ہوا ٹیبل سے اٹھ گیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

دوری دیر وہاں روکنے کے بعد ہی وہ وہاں سے ایک روم میں گئی تھی اپنے کپڑے تبدیل کرنے والی تھی کہ اس کا فون رنگ ہوا تھا اس نے فون اٹھا کر کان کو لگایا تھا

میم یہ کچھ نہیں بول رہا ہر طرح سے اس کے منہ سے اگلوانا چاہا لیکن یہ بول ہی نہیں رہا اب کیا کرے ہم۔۔۔۔۔۔

زیب بول کر خاموش ہو گیا

پاگل ہو گے ہو تم سب کسی کام کے نہیں ہو وہ کوئی نیک صفت انسان نہیں ہے جتنا ہو سکے اسے ثابت کرو نجانے اس کی وجہ سے کتنی جانیں گئیں ہے۔۔۔۔۔۔

زویا ان پر غصہ نکالتی ہوئی بولی

جب تک میں نہ اجاؤں تب تک اسے مارو۔۔۔۔۔۔۔میں آتی ہوں ابھی

ابھی اپنے کیس کے مطابق ہی انہوں نے ایک آدمی کو گرفت میں لیا تھا لیکن وہ ڈھیٹ بنا کچھ بول ہی نہیں رہا تھا خاصا وفادار لگتا تھا

لیکن سامنے بھی زویا خان موجود تھی اس نے اس سے پہلے بھی کافی کیس سولو کیے تھے اس کے اندر بس اب ایک یہی تو جنون تھا اپنے ملک کو ہمشہ اس کے دشمنوں سے پاک رکھنے کا پھر چاہے اس کے لیے اسے جان ہی نا دینی پڑے۔۔۔۔

اس نے کہتے ہی کال بند کی اپنے مخصوص لباس میں واپس آئیں تھی

ابھی روم سے باہر قدم رکھا تھا جب اسے ایک مسیج موصول ہوا تھا

گیم فنش۔۔۔۔۔۔لکھا ہوا دیکھ کر وہ سمجھ گئی تھی کس کا مسیج ہے لیکن اسے بعد میں نپٹنے کے لیے رکھ دیا یہ سوچے بغیر کہ اس نے کتنی بڑی غلطی کی ہے۔۔۔۔۔۔۔

جس آدمی کو پکڑا تھا اس کے بوس کا ہی مسیج تھا شاید وہ اس کا کوئی خاص بندہ تھا میسج پہلے بھی اچھے تھے لیکن اس نے کوئی دھیان نہیں تھا

ایک بار تو اس پر ہلکا سا حملہ بھی ہوا تھا جس سے وہ بڑی چالاکی سے بچ گئی تھی۔۔۔۔۔

اگر چہرے پر سے نقاب ہٹا کر گھومتی تو کوئی ہر گز اسے پہچان نہ سکتا لیکن وہ ایسا ہر گز نہیں کر سکتی تھی۔۔۔۔۔۔۔

ابھی زویا نیچے آئی ہی تھی کہ اسے میرود کھائی دی

تو اس کی جانب چل پڑی

میرو میں تھوڑی دیر کے لیے اپنی پاس ہی کسی دوست کے پاس جا رہی ہوں تم پریشان نہیں ہونا جلد لوٹ آؤ گی۔۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عجلت سے اسے بولی تھی

ادھر سے دروازے کی طرف جاتے شہیر نے بھی اسے دیکھ لیا تھا اسے دیکھتے ہی اسے اپنے اندر سکون اترتا ہوا محسوس ہوا تھا۔۔۔۔۔

دروازے کی اس طرف لوگ تھوڑا کم ہی تھے

ابھی وہ گھر سے نکلنے کے لیے ایک دو قدم ہی بڑھی تھی کہ اسے کچھ غیر محسوس سا معلوم ہوا یہی کیفیت شہیر کی بھی تھی۔۔۔۔۔۔۔

تبھی گولی چلنے کی آواز آئی وہاں جتنے بھی لوگ تھے ان میں ہڑ بڑی مچ گئی تھی ہر کوئی وہاں چھپ رہا تھا وہاں موجود ایک ٹیبل کا سہارا وہ بھی لے چکی تھی۔۔۔۔۔۔

سامنے تین نقاب پوش موجود تھے اور شاید ان میں سے ایک نے گولی چلائی تھی

۔۔۔۔۔۔

خود کو ریلیز کرتے وہ سوچنے لگی تھی اسے اس سچویشن سے نبٹنے کی پوری ٹریننگ دی گئی دی اور کچھ اس کی صلاحیتوں کا نتیجہ تھا کہ وہ ہر کام اچھے سے کرتی تھی

ہر طرف ڈر تھا وہ موجود کچھ لڑکیا باقاعدہ چیخ رہی تھی

شہیر بھی پاس ہی ایک جگہ چھپا ہوا تھا عارف اس کے ساتھ نہیں بلکہ دوسری جگہ تھا

۔۔۔۔۔۔۔

بدقسمتی یہ تھی کہ شہیر کی پسٹل اس کے پاس نہیں تھی

اس نے عارف سے پسٹل مانگی تھی

جب عارف اس کی طرف پسٹل پھینکنے لگا تو پھر ایک بار گولی لگی اس بار زویا جو تھوڑا اوپر ہو کر صورتحال کو دیکھ کر کچھ کرنے کا سوچ رہی تھی اس کی طرف نشانہ لگایا گیا

تھا.....

_____ 😍 _____ 😍 _____ 😍 _____

وہ یونیورسٹی کے گیٹ کے باہر کھڑی تھی جلدی جلدی میں اسے کہی پہنچنا تھا کوئی ٹیکسی بھی نظر نہیں آرہی تھی تب اس نے پیدل چلنے کا سوچا

مرحا یار آج تو ہو گئی میں لیٹ کوئی حال نہیں تمھارا پتہ بھی ہے کہ جلدی ہے پھر بھی لائبریری میں بیٹھی رہی ہے کم عقل۔۔۔۔۔

تیز تیز چلتے وہ خود ہی سنا رہی تھی

کل رات ہونے والی بارش کی وجہ سے وہ سنبھل کر چل رہی تھی۔۔۔۔

ابھی تھوڑی دور ہی پہنچی تھی جب ایک گاڑی فراٹے سے آئی اور اس کے پاس سے گزری تھی کیوں کہ اس جگہ پانی تھا تبھی وہ پانی اچھل کر اس کے کپڑے اور منہ کو بھگو گیا تھا

مرحا اس اچانک ہونے والی افتاد کو سمجھ رہی تھی۔۔۔۔۔۔

اپنے حلیہ پر نظر پڑی تو غصے سے لال پیلی ہو گئی ویسے بھی وہ غصے کی تھوڑی تیز تھی

۔۔۔۔۔۔

جلدی سے پاس سے آتے ہوئے رکشہ کو روکا تھا۔۔۔۔۔۔

اور اس میں بیٹھ گئی

بھائی جلدی چلے اس گاڑی کا پیچا کریں جلدی۔۔۔۔۔

رکشے والے کو کہتی وہ اپنا منہ صاف کر رہی تھی

رکشہ والا رکشہ سٹارٹ کر چکا تھا

آپ کو کدھر جانا ہے۔۔۔۔۔۔۔

رکشے والا اس کے حلیے کو دیکھتا ہوا بولتا ہے۔۔۔۔۔۔

جلدی اس کا گاڑی کا پیچھا کرو پھر بتاتی ہوں کہا جانا ہے جلدی

مرحا نے اسے ذرا سختی سے کہا تو وہ سپیڈ تیز کرتا گاڑی کا پیچھا کرنے لگا۔۔۔۔۔۔

اور تیز آخر مرحا نے اس سے رکشے کی سپیڈ اور بڑھالی تھی۔۔۔۔۔

گاڑی کی سپیڈ بھی تھوڑی تیز ہی تھی اس کے برعکس مرحا اپنا رکشہ گاڑی کے آگے رکوا

کر رکشے سے اتری۔۔۔۔۔

اچانک رکشہ سامنے آنے پر شان نے بھی بریک مارے نہیں تو ایکسیڈنٹ تو پکا ہو جانا تھا

۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ غصے سے رکشے سے باہر آئی تھی

گاڑی کا شیشہ بجانے لگی۔۔۔۔۔۔۔

کھولا دروازہ اور ارد و باہر جاہل انسان کیا تمھیں نظر نہیں آتا کہ کوئی سڑک پر چل رہا ہے۔۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شیشہ بجاتے ہوئے وہ مسلسل اسے غصے سے بول رہی تھی

شان آخر کار باہر نکلا تھا

سامنے کھڑی اس آفت کو دیکھا جو بلیو شلوار قمیض گلے میں سکارف پہنے اوپر حجاب کر رکھا تھا۔۔۔۔۔۔۔

بڑی بڑی کالی آنکھیں اسی پر مرکوز وہ اسے سنانے میں مصروف تھی۔۔۔۔۔۔

شان تو بس اسے گھور رہا تھا اس پری صفت لڑکی کو جب اس نے اپنے ہاتھ میں پکڑی

فائنل اس کی گاڑی پر زور سے ماری تو وہ ہوش میں آیا تھا۔۔۔۔۔۔

نظر تو آتا نہیں لگتا بہرے بھی ہو کم عقل انسان۔۔۔۔۔۔۔۔

غصے سے اس کے گال لال ہو رہے تھے

دیکھے میم مجھے جلدی تھی اس لیے ایم ریلی سوری۔۔۔۔۔۔

جتنا وہ غصے سے بولی تھی اتنا ہی وہ اچھے سے بولا تھا۔۔۔۔۔

جلدی تھی تو کیا ہم لوگ آپ کو پاگل نظر آتے ہے۔۔۔۔۔۔

تیکھی نظروں سے اسے ہی گھور رہی تھی۔۔۔۔۔۔

میم میں سوری کر تو رہا ہوں۔۔۔۔۔۔۔

ایک بار پھر اس نے نرمی سے کہا تھا۔۔۔۔۔۔

سوری میری جوتی کو بھی پرواہ نہیں آپ کی سوری کی۔۔۔۔۔۔۔

غصے میں اس کے نقش مزید دلکش لگ رہے تھے شان تو اس میں کھو سا گیا تھا

ایک بار پھر ہوش میں جو چیز اسے لائی اسے دیکھ کر وہ حیرت زدہ تھا بھلا اتنا بھی کیا غصہ

مر حانے وہی سڑک سے پتھر اٹھا کر اس کی گاڑی کے شیشے پر مارا تھا جس سے شیشہ ٹوٹ کر بکھر گیا تھا۔۔۔۔۔

اب رخ اس کی طرف کیے بڑی معصومیت سے آنکھیں گھما کر بولی تھی

ایم سوری۔۔۔۔۔۔۔اچانک ہاتھ سے پتھر پھسل گیا۔۔۔۔۔

کہتی ہوئی اپنے رکشے پر بیٹھی اور یہ جا وہ جا

پیچھے سے وہ حیرت سے اسے جاتا ہوا دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

_____ 🙂 _____ ❤️ _____ 😍 _____ 💝 _____

گولی چلنے سے پہلے ہی زویا نیچے ہو گئی تھی اور عارف اچانک گولی چلنے کی وجہ سے پسٹل غلط رخ پر پھینک چکا تھا اب پسٹل زویا کے پاس گری تھی

اور ایسے ہی کسی موقع کی تلاش میں تھی

زویا کی طرف گولی چلانے والے کو شہیر بڑے غصے سے دیکھ رہا تھا جیسے ابھی مار ڈالے گا اور اس نے بلکل ایسا ہی کیا اچانک نیلی آنکھیں سے عزت در آئی تھی وحشت سی ٹپک

رہی تھی نیلی آنکھوں

اپنا چاکو نکال کر بڑی زور سے اسے دے مارا تھا جس وہ شخص زمین بوس ہو چکا تھا

اور دوسرے دوساتھی اسی کو دیکھ دیکھنے آگے کو آئے تھے اور یہی ان کی موت لکھی تھی

زویا نے بھی بڑی پھرتی سے گن اٹھائی تھی

اور ٹیبل سے نکلتی ایک اقدام آگے ہوتی گھومتی ہوئی اسے ایک آدمی کو گولی ماری چکی تھی جبکہ

اتنی سی تیزی سے

پاس پڑے بندے کی گن اٹھا کر شہیر نے دوسرے ساتھی کی ٹانگ میں ماری تھی یہ سب بہت اچانک ہوا تھا

وہاں موجود لوگ چھپے ہوائے تھے کسی میں گولیوں کے چلنے کی آوازوں کی وجہ سے اتنی ہمت نہیں تھی کہ اٹھ کر دیکھ لے کیا ہو رہا ہے

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

زویا کی ماری گئی گولی سے وہ شخص بھی جہنم واصل ہو چکا تھا۔۔۔۔۔۔

اور خود فائر مارنے ساتھ ہی پاس بڑے سے پلر کے پیچھے چھپ گئی

مقصد صرف کسی کی نظروں میں نہ سنا تھا

لیکن کوئی تھا جو یہ سب دیکھ چکا تھا۔۔۔۔۔۔۔

عارف نے بڑی حیرت سے یہ سب دیکھا تھا وہ فیصلہ نہیں کر پا رہا تھا کہ آیا اس نے سچ دیکھا تھا ابھی ایک لڑکی نے گن چلائی تھی۔۔۔۔۔۔

اور وہ بھی مہارت سے۔۔۔۔۔۔

اور زویا کو پورا یقین تھا کہ وہ شخص مر چکا ہو گا آخر زویا نے گولی چلائی تھی جیسے خود جبران نے ٹریننگ دی تھی

اتنی سخت کے پہلے پہل زویا بھی ہمت ہارتی تھی

لیکن اس واقع کو جب بھی یاد کرتی ہمت اس میں جیسے پھونک دی جاتی تھی

شہیر اب اس آدمی کو زمین سے اٹھاتے بری طرح مار رہا تھا

تمھاری اتنی ہمت تم نے اس پر گولی چلائی۔۔۔۔۔۔

اتنی ہمت کیوں چلائی تم نے گولی اس پر

مسلسل اس پر مکوں کر برسات کر رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

میں زندگی ہوں اگر کسی نے بھی آنکھ اٹھا کر میری محبت کو دیکھا زندہ زمین میں گاڑ دوں گا سب کو آگ لگا دوں گا

اور اور مکا اس پر پڑا تھا

شہیر تو پاگل ہو رہا تھا اسے بس یاد تھا تو زویا پر گولی چلانا اگر وہ بروقت نیچے نہ ہوتی تو

۔۔۔۔۔۔

اس سے آگے اس سے سوچنا ہی محال تھا اس کا عشق اس کا جنون اس سے دور کر رہے تھے یہ لوگ ایک اور مکا مارتا وہ اسے زمین پر پھینک چکا تھا

جاؤ یہاں سے اور بتاؤ اسے جا کہ کہ ابھی زندگی ہوں میں مار دوں گا سب کو اگر کسی نے بھی اس کی طرف دیکھا۔۔۔۔۔۔

ایک جنونی کی طرح اب ایک اور لات ماری تھی

وہ شخص نڈھال سا ہو گیا تھا جان بچ گئی تھی جیسے گسھٹتے ہوئے وہ وہاں سے چلا گیا تھا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اور زویا بے یقین بے تاثر آنکھوں سے یہ سب دیکھ رہی تھی

زویا فوراً وہاں سے گھر کی اندر کی جانب گئی تھی شہیر اور عارف بھی موقع سے ہٹ گے تھے باقی لوگ بھی جب فائرنگ ختم ہوئی تو قدرے پر سکون تھے اور بھاگ بھاگ کر اندر جا رہے تھے

زویا اندر آکر فوراً رضا بھائی کی طرف گئی تھی

بھائی میری یونیورسٹی میں کچھ امپورٹنٹ کام نکل آیا ہے میرے فامز کا کچھ کام ہے مجھے ابھی جانا ہو گا۔۔۔۔۔۔

لیکن گڑیا یوں اس طرح رضا بھائی اسے دیکھتے ہوئے پوچھتے ہے۔۔۔۔

بھائی پلیز ٹرائے ٹو انڈرسٹینڈ میرا جانا ضروری ہے

ٹھیک ہے اس کے اس طرح کہنے سے رضا بھائی مان گے تھے۔۔۔۔۔۔

اسے پتہ تھا کہ اگر وہ وہاں رہی تو مسلئہ پیدا ہو سکتا ہے اور ویسے بھی لاہور جا کر اسے

بہت سے کام کرنے تھے۔۔۔۔۔

تبھی فوراً حرا بیگم کے پاس آئی

میں لاہور جا رہی ہوں مجھے ضروری کام ہے ماما۔۔۔۔۔۔

حرا بیگم سے کہتی ہے آنکھیں بے تاثر تھی

میں رضا بھائی کو بتا چکی ہوں اپنا خیال رکھنا اب میں چلتی ہوں

حرا بیگم بھی اس کا اٹل لہجہ دیکھ کچھ نہ بولی آخر بولتی بھی کیوں اب

اللہ تمھیں اپنے حفظ و امان میں رکھیں آمین جاؤ بیٹا

حرا بیگم نے انہیں دعا دی اور وہ وہاں سے چلی گئی

گرین آنکھوں نے دور تک اس کا پیچھا کیا تھا تبھی کچھ سوچ کر وہ مطمئن ہو گیا۔۔۔۔۔۔

&_____😍&_____😍&_____😍_____

شہیر بھی وہاب سے جا چکا تھا گاڑی میں بیٹھے وہ لوگ لاہور جا رہے تھے جہاں ان کا کچھ کام تھا اس بار ان کے ساتھ شان بھی تھا۔۔۔۔۔۔۔

عارف مجھے اس کا پورا پورا ڈیٹا چاہیے ابھی کہ ابھی۔۔۔۔۔۔۔

کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد جب وہ بولا تو لہجہ سرد تھا جس سے کوئی بھی خوف کھا سکتا تھا

عارف نے بس جی کہنے پر اکتفا کیا تھا

اور کسی کو کال کی تھی تقریباً آدھے گھنٹے بعد وہ فون اس کی جانب بڑھا بڑھاتے ہوئے بولا تھا

سریہ

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شہیر نے خاموشی سے اس سے فون لیا اور فون دیکھنے لگا تھا

زویا اس کا نام لیتے ہی اسے اپنے اندر سکون اترتا ہوا محسوس ہوا

اور وہ ایک فیصلہ کر چکا تھا۔۔۔۔۔۔

اور حملہ کرنے والے کا بھی وہاں پہنچنے کے بعد فوراً چاہیے۔۔۔۔۔۔

اب گاڑی اپنی منزل کی طرف رواں دواں تھی

زویا لاہور پہنچتے ہی زویا اپنی مخصوص جگہ پہنچی تھی وہاں رومی اور ماہ نور پہلے سے ہی موجود تھے

ایک کمرہ میں ایک آدمی کو رکھا گیا تھا جس کی اسے تلاش تھی اس کا ایک آدمی ملا تھا

لیکن وہ کچھ نہیں بول رہا تھا

تبھی اس کے پاس گئی تھی آنکھوں میں سفاکت تھی

بتاؤ کہاں ہے وہ بتاؤ کہاں ہے ایس۔کے

انتہائی غصے سے پوچھے تھا۔۔۔۔۔

مجھے نہیں پتا اس آدمی نے بس اتنا ہی کہا تھا جب پاس پڑی چیز زویا اس کے ہاتھوں میں اتار چکی تھی

بولو کہا ہے وہ تم لوگوں کی وجہ سے لاکھوں زندگیا جا رہی ہے یہ بات سمجھ میں آتی ہے تمھیں۔۔۔۔۔۔

انتہائی درد کی وجہ سے وہ چینخا تھا۔۔۔۔۔

لیکن جواب وہی مجھے نہیں پتا

تب زویا نے زیبی کی طرف دیکھا تھا

یہ سچ کہہ رہا ہے اسے دوسرے لوک اپ میں شفٹ کردو آخر اس کے گناہوں کی سزا ملی چاہے اسے۔۔۔۔

کہتی ہوئی وہ نکل گئی تھی وہاں سے وہ سیدھا سر کے پاس آئی تھی

ایس۔کے کوئی سراغ۔۔۔۔۔۔

نو سر ابھی نہیں لیکن جلد انشاللہ ہم اسے پکڑ لے گے۔۔۔۔۔۔۔

ہمممم دھیان سے وہ ہماری سوچ سے بھی زیادہ چالاک ہے ابھی تم جاؤ یہاں سے

۔۔۔۔۔

سر کے کہتے ہی وہ وہاں سے چلی گئی تھی

_____🥰🥰____🥰_____🥰_____🥰_____

وہاں سے سیدھا وہ ہوسٹل گئی تھی۔۔۔۔۔

دوسری طرف شہیر بھی لاہور پہنچ چکا تھا اور جو خبر سننے کو ملی اس سے وہ پاگل ہو رہا تھا

آخر کون ہے ایسا جو یہ سب کر رہا ہے کس نے انفارم کیا ہو گا کون ہے ایسا جو میرے

خلاف ہے کون ہے ایسا جو ایس۔کے کے خلاف گیا۔۔۔۔۔۔۔

کوئی خبریں پہنچا رہا ہے ہماری وہاں ایجنسی میں ضرور کوئی گڑ بڑ ہے۔۔۔۔۔۔۔

وہ دونوں اس کے سامنے موجود تھے سر جھکائے ہوئے آج واقع وہ پھر سے ایس۔کے

روپ میں واپس آیا تھا

شہیر کبیر شاہ ضرور پتا کروائے گا ضرور۔۔۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

غصے سے کہتے اس نے ایک کال ملائی تھوڑی دیر کی گفتگو کے بعد ہی اس نے کال بند کر

دی

شانی اپنا سامان پیک کرو ہم کہی جا رہے اب

کھیل کا مزہ آئے گا بہت کھیل لیا اس نے کھیل اب ہماری باری

وہ رفی اور شانی سے مخاطب ہوا تھا

آج اس کا غصہ دیکھنے لائق تھا آخر اس قدر غصہ کہ اگر ان دونوں کے علاوہ کوئی ہوتا تو

ڈر سے مر جاتا اپنے دشمن کو کہاں چھوڑتا تھا وہ

تبھی دونوں وہاں سے نکلے تھے

ہمیں اس جگہ جانا ہے

کہتے ہوئے وہ لوگ گاڑی میں بیٹھ چکے تھے

زویا ابھی ہوسٹل آئی تھی کہ کال آگئی دیکھا تو سر جبران کی کال تھی اس نے پک کی

مس زویا آپ کو جو گھر ہم نے دیا ہے آپ وہاں شفٹ ہو جائے آپ کے ساتھ ایک اور

ٹیم بھی کام کرے گی ایس۔کے والے کیس میں تو وہ لوگ بس پہنچ رہے ہو گے

سر نے کہتے سے ہی کال کاٹ دی اور زویا کو رہ رہ کر غصہ آ رہا تھا

فوراً سب کچھ سمیٹا سب کچھ کلئر کیا اور آدھے گھنٹے بعد وہ اس گھر میں تھی جو سر نے

اسے دیا تھا۔۔۔۔۔۔

بہت ہی اہم بات شہیر کو پتہ چلی تھی جس سے اس نے ختم کرنا تھا شہیر کبیر شاہ عرف

ایس۔کے نے فوراسے پہلے اوپر ایک سئنیر کو کال ملائی تھی اور ایک سی میں شامل ہو گیا نہ صرف شامل ہوا بلکہ اس کیس کے ساتھ بھی جوڑنا چاہتا تھا جو اس کے متعلق تھا آخر وہ ایسا نہ کرتا تو اس کا راز بھی باہر اسکتا تھا

معاملے کی سنگینی کو وہ چاروں سمجھتے تھے اس لیے وہ بھی اس کا مکمل ساتھ دے رہے تھے۔۔۔۔۔

تھوڑی دیر تک وہ ایک گھر کے باہر تھے دروازے کھٹکھٹایا

زویا جو ابھی کچھ دیر پہلے پہنچی تھی۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دروازہ کھوا تو حیران رہ گئی بے اختیار منہ سے نکلا تھا

تم۔۔۔۔۔۔۔

ادھر دوسری طرف شہیر جو پہلے بے چینی کی کفیت میں تھا اسے دیکھ کر سارا غبار نکلتا ہوا محسوس ہوا اب خود کی قسمت پر رشک کر کا تھا۔۔۔۔۔

اس کی پرواہ کیے بغیر اندر چلا گیا اور وہاں جا کر صوفے پر بیٹھ گیا تھا

پیچھے وہ دونوں بھی موجود تھے۔۔۔۔۔

تمھیں تمیز ہے ہی نہیں یہاں کیا کر رہے ہو میرا پیچھا کرتے ہوئے یہاں تک پہنچ گئے پاگل انسان۔۔۔۔۔

زویا غصے سے کھڑی اس کے سر پر چلا رہی تھی اور وہ پر سکون سا صوفے پر بیٹھا تھا

میں تم سے ہی پوچھ رہی ہوں۔۔۔۔۔

جب وہ کچھ نہ بولا تو فورا بولی تھی۔۔۔۔۔۔

تمھیں کال نہیں آئی کیا۔۔۔۔۔۔۔

ایس۔کے بس اتنا کہتا خاموش ہو گیا تھا۔۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تب زویا کے سر پر گویا جھماکا ہوا تھا۔۔۔۔۔۔

تم اور ایجنٹ کیا ہی یہ ایجنٹ کی توہین ہے۔۔۔۔۔۔

اب کے قدرے بے زاری سے بولی جو فون پر کچھ ٹائپ کر کا تھا پھر اٹھا اس کا بازو پکڑا اور اسے ایک روم میں لے گیا تھا

زویا اس اچانک ہونے والے افراد پر بوکھلا گئی تھی

جنگلی انسان اپنی حرکتوں سے باز نہ انا تم چھوڑوں ہمیں

زویا کہتی ہوئی چلائی تھی۔۔۔۔۔۔

لیکن اسے کوئی پرواہ نہیں تھی فورا بولا تھا

ہمارا نکاح ہے سو ایک اچھے انسان کی طرح تمھیں بتایا ہے۔۔۔۔۔۔

شہیر کہتا ہوا سکون سے کھڑا تھا

پر زویا کو تو حیرت کا شدید جھٹکا لگا تھا۔۔۔۔۔۔۔

تبھی سینے پر بازو باندھے وہ بھی پر سکون ہو گئی تھی۔۔۔۔۔۔۔

اور تمھیں ایسا لگتا ہے کہ ہم تم سے نکاح کرے گے واؤ امیز نگ۔۔۔۔۔۔۔

آخر میں کہتی وہ استہزاء ہنسی تھی۔۔۔۔۔

لیکن مقابل کی خاصہ ڈھیٹ تھا اب بھی پر سکون تھا

بلکل کرو گی۔۔۔۔۔۔۔

کہتا ہوا اسے جیسے آگ لگا گیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

فوراً موبائل اس کی جانب بڑھایا تھا موبائل پر چلنے والی ویڈیو دیکھ کر زویا کا دماغ گھوم گیا تھا۔۔۔۔۔۔۔

وہاں میرب تھی کرسی پر بندھی ہوئی بچاؤ بچاؤ چلا رہی تھی۔۔۔۔۔۔

یہ دیکھ کر پہلی بار زویا کو کچھ ٹوٹتا ہوا محسوس ہوا تھا۔۔۔۔۔۔۔

لیکن پھر بھی خود کو سنبھالا تھا تمھیں پتا ایک لڑکی سپیشلی ایجنٹ کو ہراس کرنے کی کتنی بڑی سزا ملے گی تمھیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اسے دھمکانا چاہا تھا۔۔۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

پرواہ نہیں لیکن۔اس کا دو لفظی جواب مانو زویا کو بہت غصہ دلا گیا تھا تبھی تھوڑے قدم پیچھے ہوئی تھی۔۔۔۔۔۔۔

اور پھر پلٹی تھی بھاگ کر دیوار پر ایک پاؤں رکھا اور اور پلٹ کر

مقابل پر حملہ کیا تھا۔۔۔۔۔۔۔

وہ جو سمجھ رہا تھا کہ صدمے سے وہ شاید گرنے والی ہو گی اس کی زوردار کک پڑنے پر

خود کا حال خراب لگ رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔

تبھی زویا دروازے کی طرف گئی تھی۔۔۔۔۔۔۔

لیکن پھر رکی تھی

ہاں حسن کر لو جو کچھ کرنا ہے تم نے اس لڑکی کے ساتھ۔۔۔۔۔۔۔

شہیر فون کان کو لگائے کہہ رہا تھا ایک نظر اس پر ڈالی تھی۔۔۔۔

نہیں پلیز۔۔۔۔۔۔

زویا کہتی ہوئی واپس اس کے پاس آئی تھی۔۔۔۔۔۔

اوکے دینے دو۔۔۔۔ کہتا ہوا وہ فون بند کر چکا تھا

میری جنگلی شرمی ایسے بھگی بلی تم ٹھیک نہیں لگتی پر کیا کرو ایک بار نکاح ہو جائے پھر ہم دونوں روز لڑا کرے گے۔۔۔۔۔۔

شہیر کہتا ہوا اسے تھام چکا اسے اپنے حصار میں قید کر چکا تھا

تمھیں پتہ ہے مجھے تم سے عشق ہے اور شہیر شاہ اپنا عشق ضرور مکمل کرے گا تمھیں پہلی بار دیکھ کر مجھے تم سے بہت محبت ہو گی تھی پتہ نہیں کیا خاص بات تھی تم میں لیکن مجھے پاگل کر گئی تھی

تم میری پہلی نظر کا ہونے والا عشق ہو جو مجھے بے اختیار ہوا ہے کبھی تمھیں خود سے دور نہیں کرو گا۔۔۔۔۔۔

اسے خود میں مزید پینچھے وہ ایک پاگل دیوانے کی طرح بول رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

پھر اسے چھوڑ دیا تھا مولوی صاحب آتے ہو گے۔۔۔۔۔۔

باقی باتیں بعد کے لے رکھ لیتے ہے۔۔۔۔۔

کہتا ہوا وہ چلا گیا تھا

اور زویا ایک بار پھر ٹوٹ گئی تھی مولوی صاحب آئے ایجاب و قبول کے مرحلے طے ہوئے اور وہ زویا خان سے زویا شہیر کبیر شاہ بن چکی تھی

پر اسے ہوش ہی کہا تھا

آج پھر کسی اپنے کی خاطر وہ ٹوٹی تھی پھر سے چھ ماہ بعد پھر اس کے ساتھ وہی ہوا تھا ایک بار پھر سے

مولوی صاحب کے جاتے ہی وہ دروازہ لاک کرتی اس کے ساتھ لگی پھوٹ پھوٹ کر رودی تھی

آخر چھ ماہ بعد پھر سے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کمرے میں بیٹھی وہ رو رہی تھی

یااللہ پھر سے میرے ساتھ ایسا کیوں ہوا یااللہ یہ کون سی آزمائش ہے جو تو مجھ سے لے رہا ہے یا میرے خدا میرا ساتھ دے مجھے پتا ہے کہ میرے اللہ کے سواہ میرا کوئی سہرا نہیں ہے۔۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے یااللہ تیری ہر آزمائش مجھے قبول ہے ہر چیز کا مقابلہ کرو گی ثابت قدم رہ کر بس تو میرا ساتھ دینا

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مجھے پتہ

بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔۔۔۔۔۔

ساتھ ہی اس نے اپنی آنکھیں بری طرح رگڑی تھی گرے آنکھیں سرخ ہو رہی تھی

۔۔۔۔۔۔۔

جلدی سے اٹھ کر وہ اپنے آپ کو ایک بار پھر اس سب کے لیے تیار کر چکی تھی

اٹھ کر واشروم گئی اپنے منہ پر پانی کے چینٹھے مارے خود کو پر سکون کرتی وہ باہر آئی تھی

ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑی ہوئی اب بس آنکھوں میں کاجل کا اضافی کیا تھا جس سے اس کی آنکھیں مزید دلکش لگ رہی تھی

وہ اپنی کمزوری کسی پر ظاہر نہیں کرنا چاہتی تھی اس لیے کاجل آنکھوں میں ڈال کر آنکھوں کی سرخی کو چھپانے کی کوشش کی تھی جو کسی حد تک کامیاب بھی ہو گئی تھی

شہیر بھی نکاح کے بعد اس کے پاس نہیں گیا تھا جانتا تھا وہ غصے میں ہے اور پتہ نہیں کیا کر جائے یا پھر وہ اسے ٹائم دے رہا تھا۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

زویا روم سے باہر آئی تو وہ لوگ ابھی بھی وہی صوفے پر بیٹھے ہوئے تھے

وہ کال کر کے ماہ نور لوگوں کو بلا چکی تھی۔۔۔۔۔

تھوڑی دیر تک دروازے پر دستک ہوئی تو زویا نے دروازہ کھولا اس دوران اس نے ایک مرتبہ بھی شہیر کو نہیں دیکھا تھا آنکھیں جو پہلے ہی بے تاثر رہتی تھی اب ان میں مزید سنجیدگی اور سفاکت آ گئی تھی جس سے کوئی عام انسان تو یقیناً خوف کھا جاتا یا محض وہ غصے کی وجہ سے اس طرح کا تاثر دے رہی تھی

سامنے زیب لوگ کھڑے تھے انہیں لے کر اندر آئی تھی

بنا کسی کی طرف دیکھے وہ بولی تھی

چلو میرے پیچھے۔۔۔۔۔۔

بس اتنا کہتی وہ چل پڑی باقی سب نے پہلے ایک دوسرے کو دیکھا اور چل دیے۔۔۔۔۔

وہ ایک روم میں پہنچی تھی سامنے ٹیبل پر کچھ کرسیاں تھی چلتی ہوئی وہاں جا کر سر براہی کرسی پر بیٹھ گئی تھی

شہیر بار بار اسے دیکھ رہا تھا لیکن اس ظالم نے ایک بار بھی اس کی جانب نہیں دیکھا تھا

کوئی بات نہیں اب میں اپنے طریقے سے مناؤ گا اپنی جنگلی شیرنی کو

شہیر دل میں سوچتا ہوا آیا اور دوسری سائڈ پر سامنے والی کرسی پر بیٹھ گیا تھا۔۔۔۔۔۔

اس طرح سب نے اپنی اپنی نشست سنبھالی اب وہاں شہیر اور اس کے ساتھ شان اور رفی تھے۔۔۔۔۔

جبکہ حسن کو وہ لوگ وہی چھوڑ آئے تھے کہ انہیں وہاں کی بھی خبر رکھنی تھی۔۔۔۔۔

اور زویا کے ساتھ زیبی رومی اور ماہ نور تھے

ماہ نور مسلسل وہاں کسی کی نظروں خود پر محسوس کر رہی تھی لیکن غور نہیں کیا تھا

۔۔۔۔۔۔۔

ٹیم آج سے ہمارے نیو کیس پر یہ لوگ ہمارے ساتھ کام کرے گے۔۔۔۔۔۔۔

اور کام میں مجھے کسی بھی قسم کی کوئی کوتاہی برداشت نہیں یہ بات تم سب لوگ اپنے ذہنوں میں ڈال لو

وہ بولی تو لہجہ پہلے سے زیادہ سرد تھا۔۔۔۔۔۔

شہیر اس کی اس ادا پر مسکرایا لیکن فوراً سے پہلے اپنی مسکراہٹ چھپا گیا تھا۔۔۔۔۔۔

زیب کام مکمل کیا

اب اس نے زیب کی طرف دیکھا تھا۔۔۔۔۔

جی میم جس نے مسکرا کر کہا تھا۔۔۔۔۔

ہمم گڈ

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اینڈ ناؤ گیم سٹارٹ تم سب کو پتہ ہے تم لوگوں نے کیا کرنا ہے اور کہا جانا ہے۔۔۔۔۔۔

میرے سورسز سے مجھے پتہ چلا ہے کہ ایس۔کے یہی پاکستان میں ہے۔۔۔۔۔

اس نے بات کرتے ہوئے ایک نظر سب کو دیکھا تھا

ایس۔کے کا نام سن کر شان اور عارف چونکے تھے اور پھر ایس۔کے کی جانب دیکھا جو بڑے ریلکس انداز میں اسے سن رہا تھا

آپ لوگ۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

زویا نے اب کہ عارف کو دیکھا تھا۔۔۔۔۔۔

ایم ایجنٹ عارف

عارف نے اپنا تعارف کروایا تھا۔۔۔۔۔۔۔

اینڈ ہائے ایم

ابھی شان کچھ بولتا کہ زویا نے اس کی بات کاٹ دی تھی

یہ ہائے ہیلو کرنے کے لیے یہاں نہیں لے کہ آئے ہم تمھیں نہ تم کسی گرل فرینڈ سے

بات کر رہے ہو ایجنٹ شان۔۔۔۔۔۔۔

زویا نے اپنا غصہ کچھ اس بیچارے پر نکالا تھا کیونکہ اس کے نکاح پر مولوی کو وہی لایا تھا

اس کی بات سن کر شان تھوڑا چونکا تھا۔۔۔۔۔ساتھ اس کا یوں نام لینا بھی اس کے

ساتھ باقی دونوں کو چونکانے پر مجبور کر گیا تھا۔۔۔۔۔

شہیر نے جلد ہی اپنے تاثرات چھپائے تھے۔۔۔۔۔۔

تب زویا نے ان کے تاثرات دیکھ کر استہزاء مسکرائی تھی

زویا خان تو اپنے دشمن کا بھی نام یاد رکھتی ہے آپ لوگ تو پھر میرے ساتھ کام کرنے

والے ہو سو یوں چونکنے میں اپنا اور میرا قیمتی وقت ضائع نہ کرو

اور کام کی کوئی بات ہے تو بتاؤ۔۔۔۔۔۔

تب اس سے پہلے کے شان کچھ بولتا کہ شہیر بول چکا تھا

میرے خیال میں ہم سب کو دو دن دینے چاہے اور پھر جو انفارمیشن اکٹھی ہوئی اس کے

مطابق چلنا چاہے

شہیر نے آرام سے اس کی طرف دیکھا تھا۔۔۔۔۔۔

ہمم ٹھیک ہے جسٹ اس بار دو دن پر آگے سے یہ دو دن نہیں ملا کرے گے

شان اینڈ عارف آپ اپنے ٹیم لیڈر کو جو انفارمیشن ملی بتا دیجیے گا اور آپ مسٹر شہیر شاہ عرف ایس۔ایس ہم سے ڈسکس کر لیجیے گا

نہیں تو آپ ہمیں بھی بتا سکتے ہے ذئریکٹ او کے۔۔۔۔۔

اپنی بات کہتی اس نے ان دونوں کی طرف دیکھا تھا

جنہوں کا اتنی دیر سے روکا سانس بحال ہوا اور فوراً ہاں میں سر ہلا دیا تھا

زویا نے جب ایس کہا تھا تو ایک پل کو وہ بھی چونکا تھا لیکن اس کے ایس۔ایس کہنے سے وہ نارمل ہوا تھا۔۔۔۔

اب زویا نے اسے ایک نیا نام دے دیا تھا ایس۔ایس۔۔۔۔

تم لوگوں کی موبائل پر کچھ بھیجا ہے میں نے چیک کرو اور اپنے کام پہ لگو لیکن کسی کو بھی کوئی شک نہ ہو لوگوں کے سامنے تم وہی ہو جو تم بن کر دکھاتے ہو۔۔۔۔۔اس نے اپنی ٹیم سے کہا تھا

زیب تم اپنا کام ختم کر کے مجھے کال کرنا مجھے کچھ امپورٹنٹ ڈسکس کرنا ہے تم سے

۔۔۔۔۔

تھینک ہے زوئی۔۔۔۔۔۔

زیب نے مسکرا کر کہا تھا غیر اداری طور پہ اس کے منہ سے اس کا نیک نیم نکل گیا تھا

زویا نے کچھ کہنا چاہا لیکن پھر اگنور کر گئی۔۔۔۔۔

اور پاس بیٹھا ایس۔کے جو کب سے پر سکون بیٹھا اسے دیکھ رہا تھا اب اسے آگ لگی تھی

کب سے جب بھی زویا زیب سے بات کرتی تو اس کا یوں مسکرانا اور پھر اب زوئی کہنا

مانو اسے پاگل کر گیا تھا غصہ سے زیب کو گھور رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔

زویا اپنی چیئر سے اٹھی تھی باقی سب بھی اٹھ کر جا چکے تھے۔۔۔۔۔۔۔

_____ 😍 _____ 😍 _____ 😍 _____

ماہ نور ابھی دروازے تک پہنچی تھی عجلت میں نکلتی ہوئی کسی سے ٹکرائی تھی سامنے

عارف کھڑا تھا ماہنور کا ماتھا زور سے عارف کے ماتھے سے ٹکرایا تھا یا اسے ہی یوں لگا تھا

۔۔۔۔۔۔۔۔

اففففففف خدایا۔۔۔۔۔۔۔

ماہ نور نے ماتھا مسلتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔۔۔

آپ ٹھیک ہے۔۔۔۔۔

عارف نے ماہ نور کی جانب دیکھا تھا اسے آتے ہی یہ پیاری سی لڑکی بھاڑ گئی تھی لیکن اس کا یوں خود کو اگنور کرنا ذرا اچھا نہیں لگا تھا۔۔۔۔۔۔۔

ماہ نور نے کوئی جواب نہیں تھا اور بڑبڑاتے اسے کے پاس سے گزری

اندھے نہ ہو تو۔۔۔۔۔۔

ماہ نور کہتے ہوئے وہاں سے چلی گئی پیچھے سے عارف اس کو پشت کس گھور کر جاتا دیکھتا رہا اور کچھ سوچ کر مسکرا گیا

زویا اپنے روم میں آئی تھی اپنی موبائل نکالا اور میرو کو میسج ٹائپ کر کہ بیجھا تھا

میرو ریڈی فار سرپرائز۔۔۔۔۔۔

اس کی بات کا مطلب سمجھ کر میرو نے آگے سے دل ❤️ والے ایموجی بیجھے تھے

۔۔۔۔۔۔۔

تب اس نے موبائل رکھا اور کھڑی کی جانب گئی کہ پیچھے سے اس نے کسی کے قدموں

کی آہٹ سنی تھی لیکن کوئی جواب نہ دیا اور ویسے ہی کھڑکی کے پاس کھڑی ہو گئی

پیچھے سے آنے والے نے گن اس کی کنپٹی پر رکھ دی تھی

جس کی وجہ سے وہ تھوڑا چونکی تھی

_____ 😻 _____ 😻 _____ 😻 _____ 😻 _____

مرحا گھر پہنچی تھی جب گھر میں اسے کچھ غیر معمولی احساس ہوا وہ بھاگتی ہوئی کمرے میں آئی تھی۔۔۔۔۔۔۔کمرے میں کوئی نہیں تھا لائٹ بھی آف تھی اس نے آگے بڑھ لائٹ ان کی تو کوئی نہیں تھا صارم کہا ہو تم ماما پاپا کوئی ہے۔۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ اب مسلسل بولتی ہوئی آگے بڑھی کیچن کی بھی لائٹ آف تھی اسے کچھ خوف بھی محسوس ہوا کہ کہی کسی کو کچھ ہو تو نہیں۔۔۔۔۔۔۔

نہیں نہیں یہ میں کیا اول فول سوچ رہی ہوں۔۔۔۔۔۔۔

کہتی ہوئی وہ کچن میں گئی ابھی قدم رکھا تھا اور لائٹ ان کرنے لگی تھی کہ یکدم لائٹ آن ہو گئی

.....🎂Happy birthday

Happy birthday too you mirha....

وہ چونکی اور خوشی سے ایک ہلکی سی چیخ اس کے منہ سے نکلی تھی

جہاں سامنے اس کے پاپا ماما اور بھائی کھڑے تھے۔۔۔۔۔۔

وہ ان کے قریب گئی اور اپنے پاپا کے گلے لگ گئی پاپا آپ کو یاد تھا۔۔۔۔۔۔۔

ہاں میری پرنسس تو اور کیا نہیں یاد ہونا چلو آؤ کیک کاٹو۔۔۔۔۔

اس کے پاپا کہتے ہوئے اسے اپنے ساتھ لے گے

مرحا نے کیک کاٹا تھا سب نے اسے وش کیا تھا۔۔۔۔۔۔

پاپا میرا گفٹ اس نے اپنا ہاتھ زید صاحب کے آگے کیا تھا۔۔۔۔۔۔

بھو کی بہن صارم نے اسے چڑاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔۔۔

جس پر اس نے ایک ہلکی سی چپت اسے رسید کی تھی۔۔۔۔۔۔اور پھر وہ مسکرا دی

۔۔۔۔۔۔

آپ لوگ تیار رہنا میں اپنی پرنسس کو اس کی مرضی کا گفٹ دلاؤ گا۔۔۔۔۔

زید صاحب نے کہا اور اس کے ماتھے پر بوسا دیا تھا جس سے وہ اور رمزہ بیگم مسکرا دی تھی۔۔۔۔۔

_____😍❤️__❤️😍____❤️😍_____

____

اس نے ایک نظر اپنی کنپٹی پر رکھی ہوئی گن کو دیکھا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔اور اگلے ہی لمحے بڑی پھرتی سے نیچے ہوئی بڑھتی اس نے ساتھ ہی ٹانگ بڑھا کر زور سے سامنے کھڑے کو ماردی تھی اس کے گھٹنے پر لگنے کی وجہ سے وہ بھی گر گیا تھا اس کے گرتے ہی زویا حیران ہوئی تھی۔۔۔۔۔۔۔

سامنے شہیر بڑے پر شوق نظر سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔

زویا نے ایک ناگوار نظر اس پر ڈالی اور اٹھ گئی ابھی دو قدم چلی تھی جب شہیر نے اس کی ٹانگ میں اپنا پاؤں پھنسا کر اسے اپنے اوپر گرا چکا تھا۔۔۔۔۔۔

اور اسے اپنی مظبوط باہوں کے حصار میں لے لیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

کہاں کی تیاری ہے مسز ایس۔ایس

شہیر نے بھی اسے اس نام سے پکارا تھا جو صبح اس نے اسے دیا تھا۔۔۔۔۔۔

تم نے اتنا اچھا نام مجھے دیا ہے انعام تو بنتا ہے نہ۔۔۔۔۔۔

شہیر نے آنکھوں میں محبت لیے اس کی جانب دیکھ کر کہا تھا جو

خود کو اس سے چھڑوانے کی کوشش کر رہی تھی

بے شک میری جنگلی شیرنی تم بہت چالاک ہو اور ہاں تھوڑی طاقتور بھی لیکن جب میں تمھارے پاس ہوں تو چاہے کچھ بھی ہو جائے تم میری گرفت سے نہیں نکل سکتی۔۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شہیر نے اس پر گرفت مظبوط کرتے کہا تھا

تمھیں دیکھ کر میرا دل کرتا ہے تمھیں سب سے چھپالوں خود میں قید کر لوں تمھیں اور بھول کر بھی تم میری اس قید سے نہیں نکل سکتی۔۔۔۔۔۔

جنگلی جانور چھوڑو مجھے سانس نہیں آرہا۔۔۔۔۔

زویا وقع ہی محسوس کر چکی تھی کہ اس کی گرفت بہیت سخت ہے وہ ہر چیز سے لڑنے والی اس کی مظبوط گرفت سے ہار جاتی تھی اوپر سے ایک نیا بنا رشتہِ۔۔۔۔۔۔

ہممم سانس نہیں ارہا تمھیں یہ تو غلط بات ہے چلو تمھیں سانس دی جائے۔۔۔۔۔۔

شہیر زو معنی انداز میں بولا تھا۔۔۔۔۔۔

اس کی بات کا مطلب سمجھ کر زویا ہڑ بڑا گئی تھی۔۔۔۔۔۔

تم جانتے نہیں ہو میں بہت برا حال کرو کی تمھارا۔۔۔۔۔۔۔

زویا نے گویا اب اسے دھمکی دی تھی

فلحال تو یہ حال تمھارا ہے جان۔۔۔۔۔۔۔

شہیر اتنے ہی آرام سے بولا تھا۔۔۔۔۔۔۔

ساتھ ہاتھ اس کے نقاب کی طرف بڑھایا تھا۔۔۔۔۔۔۔

اس کا بڑھتا ہوا ہاتھ دیکھ کر زویا نے فوراً اس کا ہاتھ تھامنا چاہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

نہیں ہر گز نہیں ایسا کرنے کے بارے میں سوچنا بھی مت ورنہ جان سے جاؤ گے

۔۔۔۔۔۔

زویا نے اب تھوڑا سخت لہجے میں کہا تھا

جان تو تم پہلے ہی میری لے چکی ہو شہیر نے کہتے کے ساتھ اس کا ہاتھ پکڑ کر اس کی کمر کے پیچھے پن کر دیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کہا تھا میں نے کہ جب محرم بنو گا تب ہی تمھارا چہرہ دیکھوں گا۔۔۔۔۔

شہیر کہتے ہوئے ہاتھ بڑھا کر اس کا نقاب اتار چکا تھا نقاب اترتے ہی زویا نے اپنی آنکھیں۔بند کر لی تھی

شہیر یک ٹک اسے دیکھ رہا تھا اتنا حسن اس کی آنکھیں ہی کمال کی نہیں تھی وہ بلا تو خود بہیت حسین تھی کافی دیر اسے یوں ہی دیکھتا رہا تھا۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہاتھ بڑھا کر اس کے چہرے کو چھوا تھا۔۔۔۔۔۔

اور زویا جو دشمنوں سے لڑنے کے لیے اتنی مظبوط تھی اب ایک مرد کو اپنے اتنا قریب دیکھ کر گھبرائی تھی اور وہ جو اس کا محرم تھا۔۔۔۔۔

شہیر نے اس کی گبھراہٹ نوٹ کی تھی ہلکا سا مسکرایا تھا۔۔۔۔۔۔

سانس نہیں آرہی تھی نہ تمھیں شہیر نے اس کی جانب دیکھا تھا اور گرفت مزید مظبوط کی تھی۔۔۔۔۔۔

زویا کی آنکھیں اب بھی بند تھی شہیر نے اس کی طرف دیکھا تھا اب اسے مزید گرفت میں لیتا اس پر جھک گیا تھا اس کے ہونٹوں پر اپنے ہونٹ رکھ چکا تھا۔۔۔۔۔

سب کچھ بلائے وہ اپنے آپ کو سکون پہنچا رہا تھا خود کو سراب کر رہا تھا اس بات کی خوشی تھی کہ اس نے اپنے آپ کو محفوظ رکھا تھا سب سے۔۔۔۔۔۔

زویا مزاحمت کر رہی تھی لیکن اس طرح اس کے عمل میں اور شدت آ رہی تھی

آخر کار زویا نے اپنا ہاتھ چھڑوا کر اسے خود سے دور کیا تھا۔۔۔۔۔۔

اور فوراً اٹھ کر کھڑی ہوئی تھی

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شہیر کو اس کی حرکت ناگوار لگی تھی ابھی زویا کچھ بولتی کہ پاس پڑا اس کا موبائل بجا شاید کوئی میسج آیا تھا

زویا خود کو نارمل کرتی موبائل اٹھانے کے لیے بڑھی کہ ایس۔ایس اس کا موبائل اٹھا چکا تھا۔۔۔۔۔۔

ارادہ اس کو تنگ کرنے کا تھا لیکن موبائل پر نظر پڑتے چہرے پر ناگوار تاثرات ابھرے اور آنکھوں میں غصہ آ گیا تھا

_____😍💔&_____😍😍_____

سامنے موبائل پر زیبی لکھا ہوا تھا اس نے میسج سوہنی کیا

جہاں لکھا تھا

کال کر لوں میں اب آپ نے کہا تھا ناؤ ایم فری۔۔۔۔۔

میسج پڑھ کر شہیر غصے سے پاگل ہوا تھا ایک نظر زویا پر ڈالی جو اسے غصے میں دیکھ چکی تھی

لیکن اسے کہا پرواہ تھی۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تبھی شہیر نے موبائل دور پھنکا تھا صد شکر کہ موبائل پاس بیڈ پر گرا تھا

یہ کیا حرکت تھی ہاں جاہل انسان تمیز نام کی چیز واقع نہیں ہے تمھیں

وہ غصے سے چلائی تھی

تب شہیر نے اس کا بازو زور سے پکڑا تھا۔۔۔۔۔۔

اگر آج کے بعد یہ زیب تن سے اس طرح فرینک ہوا یا کام کے علاوہ کوئی بات کی تو اس

کو زندہ جلادوں گا اور اس سب کی ذمہدار تم ہو گی اور اسے محض دھمکی نہ سمجھنا

۔۔۔۔۔۔۔

غصے سے اس کا بازو پر گرفت اور مظبوط کی لیکن زویا بھی ڈھیٹ بنی تھی منہ سے ایک آہ نکل نہیں نکلی تھی

اور یہ زیب اس کا نام ہے نہ تو زیب ہی رکھوں اور بدلوا سے زیبی سے۔۔۔۔۔

شہیر نے مزید کہا تھا غصہ سے اس کی نیلی آنکھیں سرخ ہو گئی تھی کچھ پل پہلے والا سکون کہی چلا گیا تھا

کسی کے ساتھ نہیں دیکھ سکتا میں تمھیں عشق کے مجھے تم سے جواب جنون کا روپ لے رہا ہے۔۔۔۔۔۔۔

بازو ہنوز اس کی گرفت میں تھا

زویا کچھ نہ بولی وہ اسے دیوار کے ساتھ لگاے دونوں بازو سائڈ پر رکھ چکا تھا۔۔۔۔۔۔

زویا نے پھر بھی کچھ نہ کہا تھا بس سکون سے کھڑی رہی اور اس کا یوں یہی ہٹ دھرمی سکون اسے آگ لگا رہا تھا تبھی گرفت مضبوط کی تھی زویا کا ایک ہاتھ اس کے ہاتھ میں

اور دوسرا دیوار کے ساتھ لگائے کھڑا تھا۔۔۔۔۔۔

اچانک زویا نے اس کے ہاتھ کو جھٹکا دیا تھا

اور خود اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے زور سے مروڑا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

لیکن شہیر اسے کھڑا تھا جیسے اس نے اس کا ہاتھ بڑے پیار سے پکڑا ہے دونوں ہی ہر چیز میں ماہر اور دونوں ہی ضدی تھے۔۔۔۔۔۔۔۔

دوبارہ میرا موبائل کو ہاتھ نہیں لگانا اتنی دیر بعد زویا صرف اتنا بولی تھی۔۔۔۔۔

کچھ دنوں پہلے اس کا لیپ ٹاپ خراب ہو گیا تھا اس نے امپورٹنٹ ڈیٹا اپنے موبائل میں سیو کر لیا اور کاپی پین ڈرائیو میں تھی

انفارمیشن بہت امپورٹنٹ تھی اس نے ابھی تک اپنی ٹیم کو نہیں بتایا تھا

شہیر کا یوں فون پکڑنا اور پھینکنا اسے بہت برا لگا تھا کہ اگر وہ سب شہیر دیکھ لیتا تو غلط ہو جاتا۔۔۔۔۔۔

وہ کسی پر بھی اتنی جلدی بھروسہ نہیں کرتی تھی ابھی تک تو اپنی ٹیم ممبر کو نہیں بتایا تھا اس نے۔۔۔۔۔۔۔

دونوں اسی پوزیشن میں کھڑے درد کی پرواہ کیے بغیر ایک دوسرے کی آنکھوں میں دیکھ رہے تھے

نیلی آنکھوں میں جہاں غصہ تھا اور ایک جنون تھا

دوسری طرف گرے آنکھیں ہر قسم کے تاثر سے پاک تھی یوں جیسے وہ اپنے غصے کو بھی چھپا گئی تھی

اور اپنے جذبات چھپانے میں دونوں ہی ماہر تھے۔۔۔۔۔۔

تیار ہونے کے بعد وہ مال میں آئی تھی اپنی فیملی کے ساتھ۔۔۔۔۔

پاپا چلے وہ دیکھے وہاں چلتے ہے۔۔۔۔

وہ زید صاحب کو یہاں سے وہاں لیے جا رہی تھی اور اس کی خوشی دیکھ کر باقی سب بھی خوش ہو رہے تھے۔۔۔۔۔

بھئی میری تو بس ہو گئی ہے مجھ سے نہیں اٹھائے جاتے آپ کی پرنسس کے نخرے میں تو یہاں بڑھنے لگی ہوں۔۔۔۔

رمزہ بیگم نے کہا تھا کافی دیر سے وہ لوگ مال میں گھوم رہے تھے لیکن مرحا میڈم کو کچھ

پسند ہی نہیں ارہا تھا۔۔۔۔۔۔

تبھی رمزہ بیگم بولی تھی

ٹھیک ہے بیگم آپ لوگ وہاں فورٹ کانر میں بیٹھ جائے میں دلا دیتا ہوں اپنی پرنسس کو جاؤ صارم اپنی ماما کے ساتھ زید صاحب نے ان کی طرف دیکھ کر کہا تھا۔۔۔۔

پاپا آپ بھی جائے وہ سامنے شاپ سے ہی مجھے چیز مل جائے گی آپ بھی وہاں بیٹھ جائے تھک گئے ہے۔۔۔۔۔۔

مرحا کہتے ہوئے سامنے شاپ کو دیکھا جس میں جیولری کا سامان تھا

لیکن بیٹا۔۔۔۔۔۔۔

زید صاحب نے کچھ کہنا چاہا جب مرحا پھر بولی تھی

پاپا آپ پیسے دے میں چلی جاؤ گی

مرحا کے اسرار پر زید صاحب اسے پیسے دیتے فورٹ کانر کی طرف بڑھ گے جبکہ وہ شاپ میں انٹر ہو گئی سامنے جا کر وہ ادھر ادھر دیکھتی کچھ پسند کرنے لگی تھی

تبھی کسی نے اس کے سامنے ایک لاکٹ کیا تھا اس نے نظر اٹھا کر دیکھا تو حیران رہ گئی

تم بد تمیز۔۔۔۔۔

بے اختیار ہی وہ بولی تھی۔۔۔۔۔

اس کی بات پر شان کے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی

یہ لو اس نے لاکٹ اس کی جانب کرتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔۔۔

یہ کیا ہے اور میں تم سے یہ کیوں لوں۔۔۔۔۔۔

مرحا نے بھی تیوری چڑھا کر پوچھا تھا۔۔۔۔۔۔

وہ تمھیں جلد پتا چل جائے گا۔۔۔۔۔

شان معنی خیزی سے بولا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

اب کون اسے ورنہ وہ سامنے تمھاری فیملی بیٹھی ہے نہ شان نے کہنے کے ساتھ ہی ان کی طرف اشارہ کیا مرحا نے بھی اس طرف دیکھا تھا اور چونک کر واپس شان کی طرف دیکھا تھا۔۔۔۔۔

کیا پتا تمھارے بھائی کا ایکسڈنٹ ہو جائے سو بہتر یہی ہے کے تم یہ لے لو اور اسے پہنو اور اترنا مت اپنے آپ کو میری امانت سمجھنا اگر کبھی اس میں بے ایمانی کی تو سب کو جلا

کر راکھ کر دوں گا۔۔۔۔۔۔

شان سنجیدہ لہجے میں بولتا مرحا کو ڈرا گیا تھا۔۔۔۔۔۔

تبھی اس نے ایک نظر اپنی فیملی کو دیکھا اور اس کے ہاتھ سے لاکٹ لیا جو دل کی شیپ میں تھا اور دل کو کھولنے سے اندر وائٹ نگوں سے ایک سائڈ پر ایس اور ایک پر ایم لکھا ہوا تھا

مرحا یہ کرا الجھ اور ڈر سے اس کی جانب دیکھتی ہے بھلا اس کا نام تک پتہ کروالیا تھا اس انسان نے جیسے وہ جانتی بھی نہیں تھی

اگر تم چاہتی ہو کہ اسے میں پہناؤ تو مجھے کوئی مسلہ نہیں ہے شان کہتا ہوا ایک قدم اس کی جانب بڑا تھا تبھی مرحا نے تیزی سے وہ لاکٹ پہنا تھا

اس کی تیزی پر شان مسکراہٹ دبا گیا تھا۔۔۔۔۔۔

وہ بنا دیکھے وہاں سے نکل گئی تھی شان نے بھی اسے نہیں روکا تھا پہلی دن کی ملاقات میں ہی وہ تیکھی سی چھوٹی لڑکی سے اسے لگاؤ ہو گیا تھا لیکن یہ محبت تھی اور اپنے دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر اس کا سارا ڈیٹا نکلوا چکا تھا

اب بس اسے اپنی محبت کو اپنی زندگی میں شامل کرنا تھا

مرحا جاتے ہی زید صاحب سے بولی تھی

پاپا میری طبیعت نہیں ٹھیک چلے یہاں سے زید نے اپنی بیٹی کی طرف دیکھا جو گھبرائی ہوئی تھی بنا کچھ کہے وہ اپنی فیملی کو لیے وہاں سے چلے گے تھے۔۔۔۔۔۔

اور شان کی نظروں نے دور تک اس کا پیچھا کیا تھا جیسے شاید مرحا بھی محسوس کر چکی تھی

۔۔۔۔

_____ 😍 _____ 😍 _____ 😍 😍 _____

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

_____

ابھی وہ دونوں اسی پوزیشن میں تھے ایک دوسرے کی آنکھوں میں دیکھ رہے تھے شہیر کی آنکھوں میں اس کی قربت سے جہاں اب غصے کی جگہ محبت نے لے لی تھی لیکن زویا کی آنکھوں میں بے زاریت تھی۔۔۔۔۔۔

تبھی وہ اپنا ہاتھ چھڑواتا پیچھے ہوا اور کمرے سے نکلتا چلا گیا

پیچھے سے زویا نے اپنی آنکھیں بند کر کے کھولیں تھی اور ایک سانس فضا کے سپرد کی

تھی

اپنا موبائل اٹھایا تھا جہاں زیبی کا میسج تھا

اس نے ایک میسج ٹائپ کیا اور سب کو بھیج دیا تھا۔۔۔۔۔۔۔

خود اپنا تقابل اٹھا تھا نقاب باندھتے اسے پھر شہید کا خیال آیا تھا۔۔۔۔۔۔۔

اپنے سر کو جھٹکتی وہ باہر گی تھی گھر سے باہر نکل کر وہ اب یونیورسٹی کی جانب رخ کر چکی تھی

ابھی یونیورسٹی سے چند قدم ہی دور تھی کہ اسے لگا کہ شاید اس کا کوئی پیچھا کر رہے اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو ایک بلیک کلر کی کار نظر آئیں وہ دوبارہ چلنے لگی تھی لیکن نظر اب بھی پیچھے کر کہ دیکھ لیتی گاڑی اب بھی پیچھے آ رہی تھی اب اسے غصے آنے لگا۔۔۔۔۔

غصہ تو پہلے شہیر پر بھی بہت تھا تبھی گاڑی کی طرف گی گاڑی تک چکی تھی

زویا نے ہاتھ بڑھا کر ابھی گاڑی کا شیشہ بجانا چاہا جب اچانک دروازہ کھولا تھا سامنے والے نے اس کا بازو پکڑ کر اندر کی جانب کھینچا تھا زویا چونکہ اس اچانک حملے کے لیے تیار نہیں تھی فورا گری تھی

مقابل کو دیکھا تھا۔۔۔۔۔۔

لیکن وہ بلیک پینٹ شرٹ اوپر بلیک ہوڈی آنکھوں پر گلاسز لگائے ہوئے تھا اب اس کا چہرہ پوری طرح کور تھا۔۔۔۔بس ہلکے سے ہونٹ نظر آرہے تھے

کون ہو تم اور اس حرکت کا کیا مطلب ہے۔۔۔۔۔۔

اس نے سختی سے پوچھا تھا۔۔۔۔

مقابل کے ہونٹ مسکراہٹ میں ڈھلے تھے

اس کی طرف تھوڑا جھکتے ہوئے وہ بولا تھا۔۔۔۔۔۔

میں مس زویا خان مجھے ہی تو ڈھونڈھ رہی ہے آپ اس نے زویا کو دیکھتے ہوا کہا تھا

اور زویا کو بس ایک پل لگا تھا اسے پہچاننے میں۔۔۔۔۔۔

ایس۔کے۔۔۔۔۔۔

زویا نے اس کا نام ادا کیا تھا

ہائے ئے ئے ئے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کیاندازہ ہے آپ کا ویسے ہم پہلے مل چکے ہے پتہ ہے آپ کو۔۔۔۔۔

ایس۔کے نے اس کے بالوں کے پیچھے کرتے ہوئے کہا تھا

چھوڑوں ہمیں پھر بتاتے ہے تمھیں۔۔۔۔۔۔

زویا اس کا نام سن کر بھسم گئی تھی۔۔۔۔۔۔۔

چھوڑا ہی تو نہیں جاتا نہ پہلی ہی ملاقات میں تم نے مجھے اپنا اسیر کر لیا تھا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تمھیں پتا ہے خود کو خود کی اجازت کے بغیر دیکھنے کی جرت تو میں خود بھی نہیں کرتا

۔۔۔۔۔۔

اس نے زویا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تھا اب اس کے تاثرات دیکھ رہا تھا

اچانک زویا کے سر پر جھمکا ہوا تھا

اسے سب یاد آ گیا تھا لیکن اس وقت اسے خود کو نارمل کرنا تھا

اور شہیر سوچ رہا تھا کہ اب وہ کیا ری ایکشن دے گی

تبھی وہ پر سکون سے انداز میں بولی تھی

میں نے تو سنا تھا ایس۔کے پیٹھ پیچھے وار نہیں کرتا افسوس ہوا کہ میں نے غلط سنا تھا

۔۔۔۔۔۔۔۔

زویا نے افسوس سے سر کے دائیں بائیں ہلایا تھا۔۔۔۔۔۔

تب شہیر کے ہونٹ اس کی چالاکی پر خود بخود مسکرائے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اور یہ مسکراہٹ زویا سے مخفی نہیں رہی تھی۔۔۔۔۔

ٹھیک سنا ہے تم نے اب تو مقابلہ اپنے سامنے ہی ہو گا۔۔۔۔۔۔

شہیر اس کی طرف مزید جھک کر بولا تھا۔۔۔۔۔

اور زویا نے موقع کا فایدہ اٹھا کر پیچھے سے اسے لات ماری تھی اس کی کک زور سے شہیر کو لگی تھی لیکن وہ ڈھیٹ بنا رہا تھا۔۔۔۔۔۔

تب شہیر نے خود ہی اسے چھوڑ دیا تھا۔۔۔۔۔۔

زویا پھرتی سے گاڑی سے باہر آئی تھی۔۔۔۔۔۔

مس زویا تیار رہنا اب کھیل تو شروع کر چکی ہو اب تمھارے ساتھ کھلنے میں مزہ بہت آئے گا شہیر نے اس کی طرف دیکھتے کہا اور گاڑی سٹارٹ کی تھی اور گاڑی کو وہاں سے بھگاتا ہوا لے گیا پیچھے زویا اس کی گاڑی کو جاتا دیکھتے ہوئے بولی تھی

Let's see S.K

تمھیں نہیں پتا کس کے ساتھ کھیلنا ہے اب تم نے۔۔۔۔۔۔

سوچتے ہوئے اب وہ واپس مڑ چکی تھی

_____ 👌 _____ 😊 _____ 🙂❤️ _____

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

گھر پہنچ کر اس نے ایک نظر سب کو دیکھا تھا سب ریڈی ہے اس نے پوچھا نے تھا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیا۔۔۔۔۔۔۔

چلو پھر نکلتے ہے۔۔۔۔۔

زویا اب کسی کام کی وجہ سے اپنے گاؤں جا رہی تھی جو گاؤں کم شہر زیادہ لگتا تھا

۔۔۔۔۔۔

لیکن اس نے ان میں سے کسی کو نہیں بتایا تھا کہ وہ کام کی وجہ سے جا رہی ہے

بس ان سے کہا تھا کہ وہ لوگ ساتھ چلے کیں کہ وہ جانتی تھی ان کی ضرورت پڑ سکتی تھی۔۔۔۔۔۔

لیکن شہیر لوگوں کو اس نے نہیں کہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

لیکن جب شہیر کو پتا چلا تو فورا سے پہلے اوپر کال کھڑکائی تھی اور نتیجہ یہ نکلا کہ وہ لوگ بھی اس کے ساتھ جا رہے تھے کہ وہ بھی کیس سے کونیکٹیڈ ہے۔۔۔۔۔۔

گاڑی اپنی منزل کی طرف رواں دواں تھی وہ لوگ گھر پہنچ چکے تھے

اس نے دروازہ کٹھکٹھایا تھا سامنے سے میرو نے دروازہ کھولا اونچی آواز میں چلاتی اس کے گلے لگ گئی تھی۔۔۔۔۔۔

ریلکس میرو ہم بھاگ نہیں رہے اس نے میرو کو پر سکون ہونے کو کہا تھا۔۔۔۔۔۔

پھر وہ لوگ اندر آئے گھر کو دیکھ کر کہی سے نہیں لگتا تھا کہ وہ لوگ گاؤں میں ہے

خوبصورت گھر تھا۔۔۔۔۔۔

وہ سامنے ڈرائنگ روم میں داخل ہوئی تھی پیچھے وہ چھ لوگ بھی داخل ہوئے تھے اپنی ماما پاپا سے مل کر وہ ایک صوفے پر بیٹھی تھی اور ساتھ انہیں بیٹھنے کا اشارہ کیا تھا

پاپا یہ لوگ ہماری یونیورسٹی کے کلاس فیلو ہے ہمیں یونیورسٹی میں ایک اسسنمنٹ ملا ہے فرٹیلائزرز کے متلعق تو میں نے سوچا ہمارے گاؤں سے بہتر کیا جگہ ہو گی

زویا نے اپنے پاپا کی طرف دیکھتے وہ جھوٹ بولا جو وہ راستے میں سوچ کر آئی تھیں

حافظ صاحب نے ان کی طرف دیکھا تھا

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ٹھیک ہے بیٹا آپ لوگ اپنے روم میں جائے فریش ہو جائے اور پھر باہر اکر کھانا وغیرہ کھانے سفر کی وجہ سے بھوک لگ گئی ہو گی۔۔۔۔

حافظ صاحب نے مسکرا کر کہا تھا

اور زویا مسکرا کر ان کی جانب دیکھتی اب اپنے کمرے میں جانے کے لیے سڑھیوں پر جا چکی تھی صرف زویا کا کمرہ ہی اوپر تھا باقی سب کے نیچے تھے۔۔۔۔۔۔

حرا بیگم نے سب کو ان کے روم دکھائے تھے۔۔۔۔۔۔۔گھر سارا بند تھا صرف باہر

تھوڑا سا صحن تھا اور اس کے آگے دروازہ باہر کا

گھر باہر سے دیکھنے میں تو عام سا لگتا لیکن اندر جا کر دیکھنے میں وہ کافی بڑا اور اچھا لگتا تھا

_____ ❤️ _____ 👌 _____ ❤️ _____

تھوڑی دیر میں سب فریش ہو کر باہر آئے تھے کھانا کھایا گیا تھا اور پھر سب لوگ باہر صحن میں بیچھی چارپائی پر آ کر بیٹھ گے تھے۔۔۔۔۔۔۔

شہیر مسلسل زویا کو اگنور کر رہا تھا یا پھر اپنے جذبات پر قابو پانا چاہتا تھا لیکن ایک آدھ دفعہ اس کی جانب دیکھتا پھر نظریں پھیر لیتا

لیکن پرواہ کیسے تھی زویا تو الٹا سکھ کا سانس لے رہی تھی۔۔۔۔۔۔

کھانا وغیرہ کھا کر زویا لازمی واک کرتی تھی اور بھی وہ سونگ لگا کر باہر صحن میں آئی تھی باقی سب اپنے فون میں لگے تھے یا کوئی ایک دو ایک دوسرے سے بات کر لیتا تھا

۔۔۔۔۔۔

زویا جب اب دروازہ کی طرف آئی تو اس نے دروازہ کھولتا دیکھا تھا

سامنے اس کے کچھ کزن کھڑے تھے رضا بھائی ان کی وائف زیمل۔ذیشان۔معاز۔

رخسار۔ایمن

وہ ان کو دیکھ کر حیرت اور خوشی دونوں لیے کھڑی تھی۔۔۔۔۔۔

اور جب کسی اور نے دروازے سے اندر قدم رکھا تو زویا کی مسکراہٹ ایک دم سے سمٹی تھی

گرین آنکھوں نے یہ منظر دیکھا تھا سر جھکائے اندر داخل ہوا تھا

گڑیا ہم تو تم نے ملنے آگے ہے۔۔۔۔۔۔۔

زضا بھائی نے خوشی سے اسے کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا تھا

جس پر وہ بامشکل ہلکا سا مسکرائی تھی

وہ لوگ چلتے ہوئے چارپائی پر بیٹھ گئے تھے

آپ لوگوں کو کیسے پتہ کہ ہم آئے ہے اس نے سوالیہ نظروں سے سب کو دیکھا تھا

۔۔۔۔۔۔۔

اور پھر پیچھے کھڑی میرو کو۔۔۔۔۔

جو خاموش کھڑی تھی اس کا مطلب تھا کہ اس نے ہی بتایا ہو گا انہیں۔۔۔۔۔۔۔۔

اس نے گھور کر میرو کو دیکھا تو وہ نظریں جھکا گئی اور کسی نے غور سے اس کی یہ حرکت دیکھی تھی اور مسکرا گیا تھا۔۔۔۔۔۔۔

اب انہی۔ریفریشمنٹ دینے کے بعد وہ لوگ باتوں میں مصروف ہو گے تھے

ایمن مسلسل شہید کو دیکھ رہی تھی جس کی پرسنلٹی اسے کافی متاثر کر گئی تھی

۔۔۔۔۔۔۔۔

لیکن شہیر اپنے موبائل میں مصروف تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تبھی زویا جو واک کر رہی تھی اس کے نمبر پر ایک میسج آیا اس نے میسج اوپن کیا تو حیران رہ گئی۔۔۔۔۔۔

وہاں اس کی ویڈو اور ساتھ کے تمام کزن کی ویڈو چل رہی تھی۔۔۔۔۔۔

جو ابھی کی تھی اس نے ادھر ادھر نگاہ دوڑائی لیکن سب اپنے کام میں متوجہ تھے اور اس کے گھر کے پاس بھی کوئی نہیں تھا۔۔۔۔۔۔۔

اس نے کون لکھ کر بیجھا تھا۔۔۔۔۔۔۔

کھیل کھیلنے سے پہلے میں نے سوچا تمھیں سرپرائزدوں اور ساتھ خود بھی تمھاری آواز سن کر سرپرائز ہو۔۔۔۔۔۔۔

میسج پڑھ کر اسے سمجھ آگیا تھا کہ مقابل کون ہے۔۔۔۔۔۔۔

اس نے ایک نظر اپنی فیملی کی طرف دیکھا اگر فیملی نہ ہوتی تو زویا کسی نہ کسی طرح نکل آتی اس مصبت سے

پر اب سامنے والے کی بات ماننے کے علاؤہ وہ اس وقت تو فلحال کچھ نہیں کر سکتی تھی

پہلے ہی اسے غصہ تھا اب مزید بڑھ گیا تھا۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اسے اس کا گھر کیسے پتہ چلا وغیرہ زویا کو یہ سب جاننے میں کوئی پرواہ نہیں تھی

۔۔۔۔۔۔۔

اس نے میسج ٹائپ کر کے بھیجا۔۔۔۔۔

کیا چاہیے۔۔۔۔۔۔

تو مقابل نے مسکراتے ہوئے جو فرمائش کی تھی اسے اس سے غصہ آگیا تھا

۔۔۔۔۔غصے سے اس کی آنکھوں سے وحشت ٹپک رہی تھی

پہلے شہیر پھر احمر کا یہاں اجانا اور اب یہ ایس۔کے اور اس کی فرمائش۔۔۔۔۔

اس کی قسمت ایک ساتھ کئی بار پھوٹی تھی۔۔۔۔۔۔

اس نے پاس والوں پر ایک نظر ڈالی

اور چلنے کا گئی۔۔۔۔تب ہی میسج آیا تھا

شروع کرو۔۔۔۔

صرف دو لائن اور اینڈ پر پتہ ہے نہ کیا کہنا ہے۔۔۔۔۔۔

اس نے میسج پڑھا تھا غصے سے اس کا دل کیا اس شخص کو مار دے لیکن۔ نہیں ایسا وہ ابھی کر نہیں سکتی تھی

شہیر اس کی حالت دیکھ کر محضوظ ہوا تھا اسے پتہ تھا کہ کیا چل رہا ہے اور وہ پورے اہتمام کے ساتھ یہ سب کر رہا تھا۔۔۔۔۔۔

تبھی وہاں سے اٹھا اور کمرے میں چلا گیا

پیچھے سے زویا نے اب گانا سٹارٹ کیا ساتھ کسی کی کال بھی آ گئی اس نے کال اٹھائی

کال بند نہ کرنا اب گاؤ۔۔۔۔۔۔۔۔

ایس۔کے نے صرف اتنا کہا

یہ سب وہ بس اس لیگ کر رہا تھا کہ زویا الجھ جائے کیونکہ وہ نہیں چاہتا تھا کہ زویا ایس کے تک پہنچے یعنی خود کے پاس لا کر بھی اسے خود سے دور کرنا چاہتا تھا

تبھی زویا نے سونگ گایا کہ احمر اسے اپنی طرف آتا دکھائی دیا غصہ مزید بڑھ گیا غصے سے دماغ کی رگیں پٹھنے کو تھی۔۔

اینڈ پر اس نے اونچی آواز میں۔۔۔۔۔

I love s.k

کہنا تھا

جب احمر اس کے پاس پہنچا تو فون سے آواز آئی تھی اسے کہو دور رہے تم سے ورنہ یہ مر جائے گا۔۔۔۔۔۔۔

شہیر سرد آواز میں بولا تھا۔۔۔۔

اسے اس وقت سخت غصہ آرہا تھا کہ وہ اس انسان کو جان سے بھی مار سکتا تھا

ایسا ہی حال زویا کا تھا جو سامنے کھڑے انسان کی وجہ سے یہاں پہنچی تھی پر جان نہیں مینا چاہتا تھی

ابھی احمر نے کچھ کہنے کے لیے اپنے لب کھولے کہ زویا نے ابھی آواز میں

I love s.k

بولا تھا وہاں موجود ہر شخص کے چہرے پر حیرت تھی بھلا اسے کیا ہو گیا تھا

لیکن ان میں سے کچھ سب جانتے تھے تبھی پر سکون تھے

زویا نے احمر کی طرف دیکھا اور فقط اتنا بولی تھی

دور رہوں نہیں تو مارے جاؤ گے۔۔۔۔۔۔

لہجہ بے حد سرد تھا

کہنے کے ساتھ وہ ہر انسان کو ہکا بکا چھوڑے اپنے روم میں چلی گئی تھی

شہیر بھی کال بند کر چکا تھا

رات ہو رہی تھی تو وہ لوگ بھی بات کل پر ڈالتے سانے کے لیے جا چکے تھے

۔۔۔۔۔۔

زویا ابھی روم میں پہنچی تر دروازہ لاک کیا تھا

واشروم کی طرف بڑھی تھی پھر فریش ہو کر واپس آئے تو حیران رہ گئی سامنے ہی شہیر کھڑا تھا

_____ ❤ _____ ❤ ____ ❤ _____ ❤ _____

تم تم یہاں کیا کر رہے ہو۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

زویا نے حیرت سے اس کی طرف دیکھا تھا

شوہر بیوی کے کمرے میں اتنی رات کو کیا کرتا ہے بھلا۔۔۔۔۔۔

شہیر نے معنی خیزی سے کہا اور ساتھ ہاتھ اپنی ٹھوڑی نیچے رکھ کر پر سوچ انداز میں بولا تھا

دیکھوں نکلو یہاں سے مجھے پہلے ہی غصہ ہے۔۔۔۔۔۔

یہ نہ ہو کہ تم اپنی جان سے جاؤ۔۔۔۔۔۔۔

زویا نے انگلی دیکھاتے ہوئے کہا تھا

جب ایس۔ایس بڑی پھرتی سے اس کی جانب قدم بڑھاتا وہی انگلی سے تھام کر اسے اپنی جانب کینچھا تھا۔۔۔۔۔۔

اور زویا جو بات کہنے میں مصروف تھی سیدھی اس کے سینے سے ٹکرائی تھی

دونوں کی دھڑکنیں ایک ہوئی تھی دونوں کو ایک دوسرے کی سانسیں سنائی دے رہی تھی۔۔۔۔۔۔

جب شہیر نے اس کا چہرہ اوپر کیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دیکھوں یہ تم ٹھیک نہیں چھوڑوں ورنہ آج پکا ہمارے ہاتھوں سے تمھارا قتل ہو گا خود کو چھڑوانے ہوئے زویا نے کہا تھا

لیکن۔مقابل شاید چھوڑنے کو تیار نہ تھا تبھی گرفت مزید مظبوط کی تھی۔۔۔۔

پتہ تمھیں۔میں ناراض ہو تم سے

شہیر نے مصنوعی خفگی سے کہا تھا۔۔۔۔۔۔

تو۔۔۔۔۔۔

زویا نے بس یک لفظی جواب دیا تھا۔۔۔۔۔

تو مجھے منایا کیں نہیں۔۔۔۔۔۔

شہیر نے اب جھک کر اس کے بال پیچھے کیے تھے

ہم اور تمھیں منائے۔۔۔۔۔۔۔۔

زویا طنزیہ ہنسی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

اس کی بات پر شہیر نے اسے خود کے مزید قریب کیا تھا

اب نہیں منایا تو سزا تو ملے گی اور اس کے بعد تم مجھے خود منایا کرو گی۔۔۔۔۔۔۔

کہنے کے ساتھ شہیر زویا پر جھکا تھا اور اپنے ہونٹ اس کے ڈمپل پر رکھ دیے تھے

کافی دیر وہ اسی طرح کھڑے رہے تھے

شہیر خود کے اندر سکون اترتا ہوا محسوس کر رہا تھا آخر کو اس کا سکون ہی زویا تھی

پھر اس سے چہرہ ہٹایا تھا

اب ہاتھ بڑھا کر اس کا نقاب اتار چکا تھا تھا اور اپنے ہونٹ اس کی گال پر رکھ دیے تھے

۔۔۔۔۔۔۔

پھر ایسے ہی دوسری گال پر رکھ دیے۔۔۔۔۔۔۔

دور رہوں ہم سے جو جنگلی جانور۔۔۔۔۔۔

زویا مسلسل اسے خود سے دور کر رہی تھی

لیکن شہیر تھا کے ٹس سے مس نہیں ہو رہا تھا پتہ نہیں اسے زویا کے پاس آکر کیسا مزہ طاری ہوتا تھا جو اس کی گرفت خود بخود مظبوط ہو جاتی تھی ایسے جیسے وہ زویا کو تھوڑا سا بھی چھوڑے گا تو وہ بھاگ جائے گی۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اب اس کی ہونٹوں کو فوکس کرتا اس کی سانسوں کر قید کر چکا تھا عمل میں بے تحاشا شدت تھی۔۔۔۔۔

خود کو وہ فقط سراب کر رہا تھا بس اپنی ذات کو اس میں گھم کر رہا تھا اس کے حصار میں قید ہو رہا تھا۔۔۔۔۔۔

شدت اتنی تھی کہ زویا کی برداشت سے باہر ہو گیا اے اپنا سانس اب رکتا ہوا محسوس ہوا تھا۔۔۔۔

لیکن شہیر شاید اسے بخشنے کے موڈ میں نہیں تھا

جب زویا کو لگا کہ اگلے پل وہ اس دنیا میں نہیں رہے گی تب شہیر آخر ترس کھا کر اس سے الگ ہوا تھا۔۔۔۔۔۔

شدت کی وجہ سے زویا کے ہونٹ سے خون رس چکا تھا۔۔۔۔۔۔

شہیر نے اس کے ہونٹ کی طرف دیکھا تو خود کو شرمندگی محسوس ہوئی جو اتنی شدت اس پر حاوی تھا

زویا اپنا سانس بحال کر رہی تھی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جب سانس ہموار ہوا تو اس کی جانب دیکھا تھا

تم انتہائی۔۔۔۔۔۔۔۔

ابھی وہ کچھ کہتی کہ شہیر اسے خود سے لگا کر اپنی باہوں کے حصار میں۔لے چکا تھا

۔۔۔۔۔

اور اس دفعہ بھی شدت سے۔۔۔۔۔۔

وہ اسے اپنے حصار میں لیے کھڑا تھا جب زویا نے اسے دھکا دے کر خود سے دور کیا تھا

تم یہاں کیا کر رہے ہو اور کیوں آئے یہاں دور رہا کرو ہم سے جتنا ہو سکے۔۔۔۔۔۔

زویا نے انتہائی غصے سے اس کی جانب دیکھ کر کہا تھا۔۔۔۔۔۔

دور ہی تو نہیں رہا جاتا اور ابھی تک تمھیں پتا نہیں چلا کہ کیوں آیا ہوں میں یہاں

۔۔۔۔۔۔

شہیر آنکھوں میں شرارت لیے اس کی جانب دیکھتا ہوا بولا تھا۔۔۔۔۔

اس کی کچھ پل پہلے کی حرکت سے زویا غصے اور سرم سے لال ہو رہی تھی۔۔۔۔۔۔

جنگلی جانور ذرا تمیز نہیں ہے تمھیں۔۔۔۔۔۔

زویا اپنے ہونٹوں سے خون صاف کرتی ہوئی بولی تھی۔۔۔۔۔

سوری تمیز تو بہت ہے پر تمھیں دیکھ کر کہی گھم ہو جاتی ہے۔۔۔۔۔

شہیر اب بھی اسی انداز میں بولا تھا۔۔۔

لاؤ میں کردار صاف۔۔۔۔۔۔

شہیر کہتا ہوا اس کی جانب قدم بڑھاتا ہے جب وہ دو قدم پیچھے ہٹتی ہے دور رہوں ہم

سے ورنہ نتائج کہ ذمہ دار تم خود ہو گے۔۔۔۔۔

گویا اسے دھمکی دیتی ہے۔۔۔۔۔

اس کی حرکت پر شہیر مسکراتا ہے

آج تم مجھے بتا ہی دو نتائج جان۔۔۔۔۔۔۔۔

شہیر کہتا ہوا اس کی جانب پھر سے قدم بڑھاتا ہے جب وہ پاس پڑا واس اٹھا کر اس کی جانب انتہائی غصے سے مارتی ہے اگر بروقت شہیر وہاں سے نہ ہلتا تو پکا اس کا سر پھٹ جانا تھا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ انتہائی حیرت سے زویا کی طرف دیکھتا ہے لڑکی تمھیں اتنی جلدی ہے بیوہ ہونے کی شرم کرو کچھ اپنے شوہر کو مار رہی ہو۔۔۔۔۔

شہیر بہت معصوم منہ بنا کر اسے کہتا ہے۔۔۔

جاؤ یہاں سے جس پہ زویا غور نہیں کرتی اور اسے جانے کا بولتی ہے۔۔۔۔۔۔

پہلے ہی ان سب پہ غصہ تھا بار بار اپنی جانب اس کے بڑھتے قدم زویا کو یاد ارہے تھے جس سے اسے تکلیف ہو رہی تھی۔۔۔۔۔۔

اور اوپر سے اب ایس۔ایس۔۔۔۔۔۔۔۔

زویا کی طرف دیکھتا وہ کچھ سوچتا ہوا باہر بڑے احتیاط سے کمرے سے باہر نکل جاتا ہے

اس کے جاتے ہی زویا بھی اپنے بیڈ پر لیٹ جاتی ہے ہے نیند تو خیر اسے آنی ہی تھی

گرین آنکھیں ایک بار پھر اس کی زندگی میں وارد ہو چکی تھی

لیکن اب اس نے بھی مظبوط ارادہ کر لیا تھا ناٹوٹنے کا تبھی باہر سے اسے شور وغل کی

آواز آتی ہے۔۔۔۔۔۔

اپنے کمرے سے باہر نکل کر دیکھتی ہے تو اس وقت وہ سب لوگ باہر بیٹھے خوش گپیوں

میں مصروف ہوتے ہے۔۔۔۔۔۔

اچانک رضا کی نظر اس پر پڑتی ہے تو وہ اسے بھی بلاتے ہے لہزا زویا بھی نیچے چلی جاتی

ہے۔۔۔۔۔۔

تبھی میرب بولتی ہے۔۔۔۔۔۔

میں سب کے لیے آئسکریم لے کر آتی ہوں۔۔۔۔۔۔

میرب یہ کہہ کر کچن کی جانب بڑھ جاتی ہے۔۔۔۔۔۔

کچن میں اکر وہ فریج سے آئسکریم نکالتی ہے اسے شلف پر رکھتی ہے تو اپنے پیچھے کسی کی آہٹ محسوس کرتی ہے ہے پیچھے مڑ کر دیکھتی ہے جہاں ذیشان بڑے غور سے اسے ہی دیکھ رہا ہوتا ہے۔۔۔۔۔۔

اس کے اس طرح دیکھنے پر میرب حجل سی ہوتی ہے۔۔۔۔۔۔۔

آپ یہاں کچھ چاہے۔۔۔۔۔۔

میرو نظریں نیچی کر کے اس سے پوچھتی ہے۔۔۔۔۔

ہاں نا تم۔۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ذیشان سینے پر ہاتھ باندھے ہوئے اسے بولتا ہے

جس پر میرو چونک کر اس کی جانب دیکھتی ہے۔۔۔۔۔

سے آئسکریم چاہے۔۔۔۔۔۔

ذیشان باقی کا جملہ پورا کرتا ہوا اس کی جانب دیکھتا ہے۔۔۔۔۔۔۔

باہر جائے لاتی ہوں سب باہر ہے۔۔۔۔۔

میرو تیکھی نظروں سے دیکھتی ہوئی اسے کہتی ہے۔۔۔۔۔

تم۔۔۔۔۔۔۔

ذیشان پھر رکتا ہے۔۔۔۔۔

میرو اس کی جانب دیکھتی ہے۔۔۔۔۔

دیکھوں مسٹر ذیشان مجھے نہیں پتا تھا تم میرے کزن ہو سو اب تم بھی اتنے اچھے بننے کی کوشش نہ کرو تو بہتر ہے مجھے سب معلوم ہے اپنی یہ فلرٹ بازیاں کسی اور پر چلاؤ جا کر میں ان سب میں آنے والی نہیں ہوں سمجھ آئی تمھارے اب نکلو یہاں سے مجھے آرام سے اپنا کام کرنے دو۔۔۔۔۔۔

میرو سخت لہجے میں اسے کہتی ہے اس کے اس انداز پر ذیشان حیرت سے اسے دیکھتا ہے

۔۔۔۔

بھلا اس نے ایسا کیا کر دیا تھا۔۔۔۔۔

اسے تو بس اس سے پیار ہوا تھا اچانک پہلی نظر میں ہی پھر اس کا یہ روایہ۔۔۔۔۔

ذیشان لب سیے وہاں سے باہر کی جانب چلا جاتا ہے

میرو بھی اس کے پیچھے آئسکریم لے کر آتی ہے۔۔۔۔۔۔

سب کو آئسکریم دیتی ہے

تھوڑی دیر تک سب انجوائے کرتے وہاں سے چلے جاتے ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

ذیشان ایک دفعہ بھی اس کی جانب نہیں دیکھتا لیکن وہ بھی تیکھی مرچی کہا اسے پرواہ تھی۔۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

صبح اٹھ کر وہ سب لوگ فریش ہوئے تھے۔۔۔۔۔۔

زویا نے سب کو ایک جگہ جمع کیا تھا۔۔۔۔۔۔

ہم سب لوگ ان سے الگ الگ پیر بنا کر جائے گے۔۔۔۔۔

ماہ نور عارف اور رومی تم لوگ اس سے آگے والے گاؤں میں جاؤ گے سورسز کے مطابق وہاں ان کے ٹھکانے ہو سکتے ہے۔۔۔۔۔۔۔

زیب تم اور شان لاہور جاؤ گے ان کے باقی کے بچے اڈے تباہی کرنے کے لیے چاہے تو

وہاں سے تم لوگ ہلپ لے سکتے ہو۔۔۔۔۔۔۔۔

مسٹر ایس۔ایس آپ کراچی جائیں گے۔۔۔۔۔۔۔

اور ہم یہی رہے گے ادھر ہمیں کسی پر شک ہے اور ہمیں یقین ہے کہ اس وجہ سے ہم اپنے میشن کے قریب نکل پڑے گے۔۔۔۔۔۔

سب لوگ اپنا کام دھیان سے کرنا باقی کی انفارمیشن وہاں جا کر آپ کے پرسنل سیل پر دی جائے گی۔۔۔۔۔۔۔

گوٹ اٹ۔۔۔۔۔۔۔زویا ان کی طرف دیکھتی ہوئی بولی تھی سب اس وقت سنجیدہ تھے سب نے اثبات میں سر ہلا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے ہم لوگ تھوڑی دیر تک نکلے گے یہ سب امپورٹ ہے اس سے ہم اپنے ملک کے کافی لوگوں کی جان بچا سکے گے۔۔۔۔۔۔۔

وہ لوگ ابھی اٹھنے لگے تھے جب انہیں غیر ارادی محسوس ہوا تھا۔۔۔۔۔۔

زویا نے اپنا موبائل اٹھایا اور اس کی سکرین کو اپنے گھر کی چاروں طرف گھوم آیا تھا تب اسے ایک نقاب پوش نظر آیا تھا

زویا چونکہ تھی تو اس کا دشمن ایک گاؤں میں ایک عام گھر تک بھی پہنچ گیا تھا

۔۔۔۔۔۔۔

اس نے سب کی طرف دیکھا تھا۔۔۔۔۔۔

بی الرٹ ہم لوگ گر چکے ہیں دشمن ہمارے آس پاس ہے سب ہی اس کی بات سن کر چوکنے ہوئے تھے۔۔۔۔۔۔۔

سب نے جب اپنی گن نکالی تب ان پر فائر ہوا تھا وہ سب بڑی چالاکی سے اپنی جگہ سے ہلے تھے۔۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ادھر ادھر جگہ پر چھپے تھے۔۔۔۔۔۔

تب زویا کے اشارے پر زیب نے پاس پڑا پتھر اٹھا کر باہر ہوا میں اچھالا تو فورا سے گولی چلنے کی آواز آئی تھی

اس نے اپنا فون نکالا اور کانفرنس کال پر لے گئی۔۔۔۔۔۔۔

زیب تمھارے پاس ایک اور جگہ ہے چھپنے کی کیا تم اس پوزیشن میں ہو کہ باہر نکل کر بچ کہ دوسری جگہ پر جاؤ۔۔۔۔۔۔

زویا نے زیب سے پوچھا تھا۔۔۔۔۔

جی میم ایم ریڈی زیب نے فورا کہا تھا۔۔۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے تھوڑا خطرہ ہے لیکن اتنا نہیں کہ ہم لوگ دشمن سے ڈر جائے۔۔۔۔۔۔

سب دھیان سے سنو جب جب زیب نکل کر دوسری جگہ جائے گا تب وہ لوگ اس کی طرف متوجہ ہو گے۔۔۔۔۔

ہمیں بس تب موقع کا فائدہ اٹھانا ہے۔۔۔۔۔۔

گوٹ اٹ۔۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

زویا نے سب کو کہا تو سب نے فورا ہاں کہا تھا۔۔۔۔۔

پھر تبھی زیب بڑی ہوشیاری سے پہلے پتھر پھینکا جب ان لوگوں نے پتھر پر فائر کیا تو خود نکل کر دوسری جگہ جانے لگا سب لوگ اس کی طرف متوجہ تھے۔۔۔۔۔

تبھی زویا اور باقی سب نے باہر نکل کر فائر کیا تھا۔۔۔۔۔۔

وہاں موجود چھ بندوں کو وہ لوگ مار چکے تھے۔۔۔۔۔

لیکن جب ہی زویا ساتویں انسان کو مارنے کے لیے فائر کرنے لگی تو اس انسان نے فوراً فائر کیا تھا۔۔۔۔۔۔

زویا کے تھوڑے فاصلے پر شہیر نے زویا کو دھکا دیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اور گولی شہیر کے بازو کو چھو کے گزری تھی اور ساتھ ہی وہاں سے خون نکلا تھا

۔۔۔۔۔۔

زویا نے جلدی سے اس آدمی کے ٹانگ پر گولی ماری تھی اس سے پہلے کہ رومی اسے مارتا زویا نے اسے روک لیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شان رومی جلدی سے اسے یہاں قریب ڈاکٹر ہے وہاں کے جاؤ زویا نے ان دونوں کو حکم دیا تھا۔۔۔۔۔۔

لیکن شہیر ماننے کو تیار نہ تھا تبھی بولا تھا

گولی چھو کر گزری ہے ایسی چھٹی موٹی باتیں تو ہوتی رہتی ہے۔۔۔۔۔۔

زویا اس انسان تک پہنچی تھی۔۔۔۔۔

کس نے بھیجا تھا تمھیں۔۔۔۔۔۔

تقریباً چیختے ہوئے اس نے اس آدمی سے پوچھا تھا۔۔۔۔۔۔

ایس۔کے نے۔۔۔۔۔

اس آدمی نے کراہ کر جواب دیا تھا۔۔۔۔۔۔

اس کی بات پر ایس۔کے چونکا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

اور ساتھ ہی عارف اور شان کا بھی منہ کھول گیا تھا۔۔۔۔۔۔

تبھی زویا نے اپنی جیب سے چاقو نکالا اور انتہائی غصے سے اس آدمی کے ہاتھ کے آر پار کر دیا تھا اس آدمی کی چیخیں فضا میں بلند ہوئی تھی۔۔۔۔۔۔

اور پاس کھڑی اس کی ٹیم آج پھر ایک بار اس کا انتہائی سفاکت والا روپ دیکھ رہی تھی

۔۔۔۔۔

شہیر تو شاک میں تھا بلا ایک نازک دل لڑکی اتنی سفاکت اپنے اندر کیوں رکھتی ہے

۔۔۔۔۔۔

شانی اور رفی بھی حیرت زدہ تھے انہیں تو لگا تھا صرف ایس۔کے ہی ایسا ہے لیکن اب اس کی بیوی بھی۔۔۔۔۔۔

تبھی زویا کی آواز آئی تھی

ایس۔کے کبھی پیٹھ پیچھے وار نہیں کرتا اگر خود کو زندہ چاہتے ہو تو بولو کس نے بھیجا تھا

۔۔۔۔۔

اب کی بار لہجہ اور آنکھیں سرد تھی۔۔۔۔۔۔۔

اس کی بات سن کر ایس۔کے مسکرایا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

شمداد دادا نے بھیجا تھا جہانگیر ڈان کے بھائی نے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کیس کے خاص بندے کو آپ نے ہراست میں لیا تھا۔۔۔۔۔

اور الزام ایس۔کے پر لگا کر آپ کو اس میں الجھتا دیکھ کر کر اپنی سازش کو انجام دینا چاہتا تھا۔۔۔۔۔

کیوں کے ایس۔کے نے اس کے بھائی کو مارا تھا۔۔۔۔۔۔۔

اس طرح وہ ایک تیر سے دو نشانے لگانا چاہتا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کون سی سازش۔۔۔۔۔

زویا نے سخت لہجے میں پوچھا تھا۔۔۔۔۔۔

وہ مجھے نہیں پتہ مجھے جانے دو اس نے التجا کرتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

رومی زویا کا اشارہ سمجھ کر رومی اس کے پاس آیا اور زویا کے اٹھتے ہی دو گولیاں اس کے سینے میں اتار دی۔۔۔۔۔۔۔

اب تم جاؤ ڈاکٹر کے پاس کہ مشن پر نہیں جانا زویا نے ایس۔ایس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تھا اسے کہی نہ کہی اس آدمی پر بھی غصہ تھا کہ اس نے ایس۔ایس پر گولی چلائی تھی۔۔۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

پتہ نہیں کیوں لیکن اسے غصے ارہا تھا اور وہ اسی کی وجہ تو اسے گولی لگی تھی تبھی اس بار آہستہ بولی تھی۔۔۔۔۔۔۔

ہمم ٹھیک ہے میں چلا جاؤ گا ڈاکٹر کے پاس اب ہمیں نکلنا چاہے۔۔۔۔۔۔

شہیر نے بے رخی سے کہا تھا۔۔۔۔۔

تب زویا نے اس کا ہاتھ تھاما اور چلنے لگ پڑی تھوڑی دور ڈاکٹر کے پاس پہنچ کر اس کی پٹی کروائی اور واپس آنے لگے۔۔۔۔۔۔۔

جب شہیر بولا تھا۔۔۔۔۔

جب محبت کرتی ہو تو ظاہر بھی کر دو۔۔۔۔۔

زویا نے اس کی بات پر اس کی طرف نہ تو دیکھا اور نہ کچھ بولی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

نہیں دیکھ سکتی نہ مجھے یوں درد میں۔۔۔۔۔۔

شہیر پھر بولا تھا۔۔۔۔۔

ہمیں ہر گز گوارا نہیں کہ تمھاری یہ چوٹ کی وجہ سے ہمارا مشن ادھورا رہے اور رہی بات پٹی وغیرہ کی تو۔۔۔۔

یہ میرا فرض تھا کہ میری وجہ سے تمھیں۔ گولی لگی تھی۔۔۔۔۔۔۔

زویا نے کہتے آگے بڑھ گئی جب شہید بھی پھر چلنے لگا۔۔۔۔۔۔

جانتا ہوں محبت کرتی ہوں مجھ سے اور مان جاؤ گی تم یہ میرا وعدہ ہے میرا عشق میرا جنون تمھیں مجبور کر دے گا مجھ سے محبت پر۔۔۔۔۔۔

_____ 😻 _____ ❤️ 😻 _____

میرو بیٹا بات سننا۔۔۔۔۔۔۔

حرا بیگم نے اس کے کمرے کی طرف آتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔۔۔

جی ماما۔۔۔۔۔۔

بیٹا مجھے تم سے ایک ضروری بات کرنی ہے۔۔۔۔۔۔

جی ماما بولیں میں سن رہی ہوں۔۔۔۔۔۔

میرو نے ان کی جانب متوجہ ہو کر کہا تھا۔۔۔۔۔

بیٹا اب چونکہ تمھارا رزلٹ اگیا ہے اور تم کالج جانا بھی شروع کر چکی ہو تو تمھارے لیے ایک رشتہِ آیا ہے لڑکا سلجھا ہوا ہے پڑھا لکھا ہے ہم اتنی جلدی نہیں کریں گے بس نکاح کریں گے اور رخصتی تمھاری پڑھائی مکمل ہونے کے بعد ہو گی۔۔۔۔

حرا بیگم نے بات کہتے ہوئے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔۔۔۔

لیکن تم چاہو تو مل سکتی ہو لڑکے سے پہلے بھی ہم سے۔۔۔۔۔۔۔۔

حرا بیگم نے دکھ سے کہتے ہوئے بات اُدھوری چھوڑ دی تھی

نہیں مانا مجھے قبول ہے آپ کا فیصلہ۔۔۔۔۔۔

میر و نے آہستہ آواز میں کہا تھا

اس کی بات سن کر حرا بیگم خوش ہوتی اس کے ماتھے پر بوسہ دیتی ہے

بیٹا انشاللہ وہ بہتر ہو گا تمھارے لیے میں تمھارے ابو کو بتاتی ہوں۔۔۔۔۔

وہ کہتی ہوئی واپس چلی گئی اور پیچھے میر و پتہ نہیں کیں بے چینی سے محسوس کر رہی تھی

۔۔۔۔۔۔

&

لاہور پہنچتے ہی شان اب سیدھا بغیر سوچے سمجھے مرحا کے گھر گیا تھا کیونکہ کام میں ابھی تھوڑا وقت تھا اس نے دروازہ کٹھکٹھایا تو ایک عورت باہر نکلی تھی اس نے زید صاحب کا کہہ کر اندر قدم رکھا تھا۔۔۔۔۔۔۔

اور نظروں ہی نظروں میں اسے ڈھونڈنے لگا جب وہ نہیں ملی تو پوچھ بیٹھا تھا۔۔۔۔

آنٹی مرحا کہاں ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

اس کی بات سنتے ہی انہیں پتہ چل گیا تھا وہ کون ہے تبی زید صاحب بھی وہی آ گے

۔۔۔۔۔۔۔

نہیں ہے مرحا یہاں اور تم وہی ہو نہ جس نے میری بیٹی کو ہراس کرنے کی کوشش کی تھی۔۔۔۔۔۔۔

تب مرحا نے گھر آتے ہی اپنے پاپا کو سب بتا دیا تھا۔۔۔۔۔۔

اور انہیں نے اسے اسلام آباد اپنے کسی جاننے والے کے پاس کچھ دنوں کے لیے بھیج دیا تھا۔۔۔۔۔۔۔

ان کی بات سن کر شان غصے سے پاگل ہوا تھا کیا مطلب نہیں ہے وہ۔۔۔۔۔

اس نے غصے سے ان سے پوچھا تھا۔۔۔۔۔۔

مطلب یہی کہ وہ نہیں ہے یہاں۔۔۔۔۔۔

زید صاحب نے پھر اپنی بات دھرائی تھی اب کی بار شان کا میٹر شاٹ ہوا تھا۔۔۔۔۔۔

تبھی پاس پڑا شیشے کا ٹیبل ہاتھ مار کر توڑ چکا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

خون اس کے ہاتھ سے بہہ رہا تھا لیکن اسے پرواہ نہیں تھی۔۔۔۔۔

پتہ نہیں کب مرحا زید اس کی روح میں بس گئی تھی کہ اس سے دور رہنا اب سویاں روح تھا۔۔۔۔

اگر آپ لوگوں نے اسے مجھ سے دور کرنے کی کوشش کی تو سب کو مار دوں گا میں جان سے جاؤ گے سب آگ لگا دوں گا ساری دنیا کو۔۔۔۔۔۔

شان غصے سے بولا تھا اس کی آنکھیں غصے سے سرخ ہو چکی تھی۔۔۔۔۔

محبت کرتا ہوں میں اس سے امانت ہے وہ میری بس لاسٹ وارننگ دے رہا ہوں جتنی جلدی ہو سکے اسے بلاؤ واپس ورنہ اچھا نہیں ہو گا

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

غصہ سے انگلی اٹھا کر بولا تھا۔۔۔۔۔۔۔

اور بیچارہ صارم تو سہم ہی گیا تھا مزنہ بیگم بھی خوف سے اس کی جانب دیکھ رہی تھی

۔۔۔۔۔

جس کی آنکھوں میں غصہ ضد اور محبت تھی۔۔۔۔۔۔

وہ غصے سے وہاں سے نکلتا چلا گیا تھا

گاڑی میں بیٹھ کر گاڑی کو کئی سڑکوں پر بھگاتا رہا تھا

یہ تم نے اچھا نہیں کیا مرحا مجھ سے دور جا کر۔۔۔۔۔۔

وہ خود سے بولا اور گاڑی

ایک ہوٹل کی طرف موڑ دی کہ اب ان کا کام وہی سے شروع ہونا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

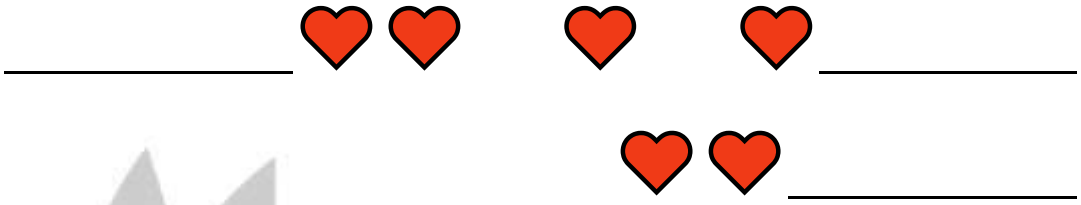

وہ کالج سے واپس آ رہی تھی اسے اب بس سٹینڈ پر کھڑا ہونا تھا جو کالج سے تھوڑے فاصلے پر تھا۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ابھی وہ تھوڑا چلی تھی جب ایک کار اکر اس کے قریب رکی کار میں سے ذیشان اترا تھا

۔۔۔۔۔

اور اس کی جانب آیا تھا آؤ میں چھوڑ دوں ذیشان نے اسے دیکھتے ہوئے کہا تھا جو کالج کے سفید یونیفارم میں بڑی کیوٹ لگ رہی تھی

نہیں میں چلی جاؤ گی

میرو نے آگے بڑھتے ہوئے بولی تھی۔۔۔۔۔

تب اس نے اس کا ہاتھ تھام لیا تھا میں کہ رہا ہوں نہ میں چھوڑ دیتا ہوں۔۔۔۔۔۔

اس کے ہاتھ پکڑے پر میرو نے ایک نظر دیکھا اور زور سے اپنا ہاتھ اس سے چھڑوایا تھا

۔۔۔۔

کہا نہ دور رہوں مجھ سے چلی جاؤ گی میں خود۔۔۔۔۔

نکاح ہو رہا ہے میرا میں نہیں چاہتی میرے شوہر کے علاوہ یوں کوئی بھی راہ چلتا مجھے

ہاتھ لگائے

غصے سے بولتی وہ آگے چلنے لگی تھی۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ذیشان نے حیرت سے اسے دیکھا تھا نکاح اس کا جیسے پہلی بار اس سے محبت ہوئی تھی وہ

کسی اور کی ہونے جا رہی تھی

اس نے زور سے اس کا ہاتھ پکڑا۔۔۔۔۔۔

خبردار اگر تم نے اس نکاح کے لیے حامی بھری تو جان سے مار دوں گا اس لڑکے کو بھی

جس نے یہ سوچا اور تمھیں بھی میں تمھارے گھر رشتہِ بیجھوں گا شرفت سے ہاں کر

دینا ورنہ مجھے اور بھی بہت سے طریقے آتے ہے۔۔۔۔

ذیشان نے سخت لہجے میں اسے کہا تھا۔۔۔۔

اور میرو حیرت سے اسے دیکھ رہی تھی جس کو اس نے پہلی بار اس طرح یوں غصہ میں دیکھا تھا

وہ اس کا ہاتھ جھٹکتا گاڑی میں بیٹھا اور وہاں سے چلا گیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

اور میرو اپنے حیرت سے اسے جاتا دیکھتی رہی پھر بڑی مشکل سے بس سٹاپ کر طرف بڑھ گئی۔۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ لوگ ابھی ایک گاؤں کے کچے راستے پر تھے ماہ نور اور رومی تو کسی بات پر ہنس ہنس کر بات کر رہے تھے

اور عارف ضبط کرے ان کے ساتھ چل رہا تھا

اسے کہا گورا تھا کہ وہ کسی سے یوں بات کرے اس طرح ہنس ہنس کر۔۔۔۔۔۔

تبھی غصے سے رومی کو بھی گھور رہا تھا۔۔۔۔۔۔

تبھی عارف رکا تھا

یار رومی مجھے بڑی پیاس لگی ہے وہ پاس ہی گھر ہے وہاں سے پانی کا دیں

عارف نے اسے دیکھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔۔

آپ خود لے آئے

اس سے پہلے کہ رومی کچھ کہتا ماہ نور بول پڑی اس کی بات سن کر عارف کو غصہ تو بہت آیا لیکن ضبط کر گیا تھا۔۔۔۔۔۔۔

کوئی بات نہیں میں لے آتا ہوں۔۔۔۔

رومی نے ہی کہا اور پانی لینے چلا گیا تبھی عارف اسے کے پاس یا تھا۔۔۔۔۔۔

اس طرح فرینک ہو کر کیوں بات کر رہی تھی اس سے کام پر ہے تو کام ہی کی بات کیا کرو

۔۔۔۔۔

عارف نے سنجیدہ لہجے میں کہا تھا۔۔۔۔۔

کیوں میری مرضی میں جس طرح مرضی بات کرو تمھیں کوئی مسلہ ہے۔۔۔۔۔۔۔

تبھی عارف نے اس کا بازو پکڑا تھا

ہاں مسلہ ہے میں نہیں چاہتا میری محبت یوں اس طرح کسی سے بات کرے دوبارہ دھیان رکھنا ورنہ میں بہیت اچھے سے یاد کرواؤ گا

تبھی ماہ نور نے اپنا بازو زور سے اس کی گرفت سے چھڑوایا جو خاصہ مشکل کام تھا

دوبارہ مجھ سے ایسی کوئی بات نہ کرنا سمجھ آئی اور اپنی یہ محبت کے شوشے کسی اور کے سامنے چھوڑوں پتہ نہیں اور کتنی لڑکیوں پر تن یہ جال پھنک چکے ہو لیکن مت بھولو میں ماہ نور ہوں تمھاری ان لڑکیوں جیسی نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ماہ نور نے غصے سے کہا تھا تبھی وہاں رومی آگیا تھا

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

یہ لو پانی۔۔۔۔

اس نے عارف کے آگے پانی کی بوتل بڑھائی تھی۔۔۔

نہیں چاہیے تم اس طرف جاؤ میں ادھر جاتا ہوں

وہ کہتا ہوا دوسری سمت چل دیا

رومی نے ماہ نور سے پوچھا تھا

اسے کیا ہو گیا۔۔۔۔۔۔۔۔

تبھی اس نے کندھے آچکا کر لاعلمی ظاہر کر دی تو وہ دونوں چلنے لگے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آخر کیا سمجھا تھا اس نے مجھے میں ایسا لگتا ہوں اسے۔۔۔۔۔۔۔

عارف اس کی باتوں کو یاد کرتا درد سے مسکرایا تھا۔۔۔۔۔۔۔

_____ ❤ ___ && ___ && _____

_____ &&&&&

زویا ابھی دوسرے دن گھر کے دروازے پر جانے کے لیے تیار تھی تبھی وہاں میرو آئی تھی آپی جلدی آنا اور میرے لیے کچھ کے آنا۔۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس نے زویا کو دیکھتے ہوئے کہا تھا

میرو میں کوئی شہر نہیں جا رہی یہی جا رہی ہوں تھوڑی دور تک۔۔۔۔۔۔

زویا نے کہتے ہوئے باہر کی جانب نکل گئی تھی۔۔۔۔۔۔۔

آپی پلیز ادھر سے ہی کچھ پکڑ لینا۔۔۔۔۔۔

میرو نے بیچاری صورت بنا کر کہا تھا۔۔۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے اب مجھے جانے تو دوں

اس نے کہا اور باہر کیطرف چل دی جہاں اس کی گاڑی کھڑی تھی

شکریہ آپی۔۔۔۔۔۔

میرو نے پیچھے سے محبت سے کہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

میرو ابھی دروازہ بند کرنے والی تھی جب اس نے زویا کی گاڑی کو بلاسٹ ہوتے دیکھا

چھوٹا سا بلاسٹ تھا جس کی زد میں صرف گاڑی ہے آئی تھی

اس کی چیخ فضا میں بلند ہوئی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

گاڑی کے پرخچے اڑ چکے تھے۔۔۔۔۔۔۔

ہر طرف آگ لگی تھی جہاں گاڑی کے ٹکرے گرے تھے۔۔۔۔۔۔۔

اس کی چیخ سن کر باقی سب بھی باہر کی جانب لپکے تھے۔۔۔۔۔۔۔

کیا ہوا میرو بیٹا۔۔۔۔۔

حافظ صاحب نے اسے آگے بڑھ کر تھام کر پوچھا تھا جو گر رہی تھی

آپی گاڑی میں۔۔۔۔۔۔۔وہ بلاسٹ

میرو نے بے ربط جملوں میں کہا تھا اور بے ہوش ہو گئی تھی۔۔۔۔۔۔

اس کی بات سن کر سب نے ہار کی طرف دیکھا جہاں زویا کی گاڑی کو آگ لگی ہوئی تھی جس میں زویا تھوڑی دیر پہلے ہی تو جانے کے لیے گئی تھی۔۔۔۔۔

یہ سب دیکھتے ہی وہ لوگ اس کے بے ربط جملے سمجھ چکے تھے ایک درد کا پہاڑ ان پر گرا تھا۔۔۔۔۔۔۔

بھلا ایسے کیسے ہو سکتا تھا ان کی جان سے پیاری بیٹی اب اس دنیا۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

یہ سوچ کر ہی ان کی روح فنا ہو گئی تھی

تبھی حرا بیگم بھی ہوش و خروش سے بیگانہ ہو چکی تھی راحب نے آگے بڑھ کر میر واور حافظ صاحب نے حرا بیگم کو پکڑا اور اندر کی جانب چل پڑے خود ان کا بھی کیا حال تھا کوئی نہیں جانتا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

_____ 😍 _____ 😍 _____

شہیر تقریباً شام تک واپس آ چکا تھا ایس۔کے کے لیے کام مشکل نہیں تھا جو اس کو ملا تھا

۔۔۔۔

ابھی اس نے دروازہ کٹھکٹھایا تھا اور جب کسی نے دروازہ نہ کھولا تو اندر داخل ہوا

سامنے ہی تو میرو بے حال بیٹھی تھی

آنٹی کے پاس کچھ محلے کی ہی عورتیں بیٹھی تھی

میرو مسلسل روئے جا رہی تھی

اس کو دیکھتے اس کی جانب لپکی تھی ابھی جانے سے پہلے ایس۔کے نے صرف اسے ہی تو بتایا تھا کہ وہ زویا سے نکاح کر چکا ہے۔۔۔۔۔

جس پر وہ خوش بھی ہوئی تھی کہ اتنا اچھا بھائی مل گیا اسے اور اس کے بھائی کہنے پر شہیر کو بہت کچھ یاد آیا تھا

اس نے بھی اسے آگے بڑھ کر سر پر پیار دے کر بھائی ہونے کا مان دیا تھا۔۔۔

میرو نے آگے بڑھ کر اس کے سامنے کھڑی ہو گئی تھی

بھائی آپی۔۔۔۔۔

روتے ہوئے وہ صرف یہ بولی تھی۔۔۔۔۔۔

اور شہیر حیران ہوا تھا

کیا ہوا چھوٹی بتاؤ مجھے کیا ہوا زویا کو وہ پریشان ہوتا ہوا اس سے پوچھ رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔

تب میر و نے ٹوٹے پھوٹے لہجے میں اسے سب بتا دیا اور اس پر تو گویا کسی نے پتھر پھنک دیا تھا

ایسے کیسے ہو سکتا تھا۔۔۔۔

نہیں میر وایسے نہیں ہو سکتا وہ روح ہے میری میں زندہ ہو تو مطلب وہ بھی زندہ ہے وہ مر نہیں سکتی وہ مجھے یوں چھوڑ کر نہیں جا سکتی

شہیر پاگلوں کی طرح کہہ رہا تھا تھا جیسے ابھی وہ بھی مر جائے گا گا ایسا کیسے ہو سکتا تھا وہ اسے چھوڑ کر چلی گئی تھی۔۔۔۔

تم لوگوں نے صحیح سے انو سٹیگیشن کروائی نہیں ہو گی۔۔۔۔۔۔

وہ پاگلوں کی طرح کہہ رہا تھا اور کیں نہ ہوتا پاگل کس قدر عشق تھا اس کے ساتھ کہ اس کے بغیر سانس لینا مشکل تھا اور ہمیشہ کے لیے اس کی سانسوں کو چھین چکی تھی

بھائی ہم نے سب کر لیا ہے آپی نہیں رہی اب۔۔۔۔۔۔۔۔۔

میر و نے روتے ہوئے کہا تھا

نہیں چپ کر جاؤ۔۔۔۔۔۔۔۔

شہیر غصے سے دھاڑا تھا

وہ یہی ہے وہ نہیں جا سکتی۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ کسی پاگل دیوانے کی طرح بس یہ لفظ دہرا رہا تھا

اس وقت شہیر ایک روم میں روم میں بیٹھا ہوا تھا وہ زویا کے گھر ہی تھا اور اسی کے کمرے میں بیڈ پر اس کی تصویر لیے بیٹھا ہوا تھا۔۔۔۔۔۔۔

آنسوں اس کی آنکھوں سے نکل کر بیڈ میں جذب ہو جاتے۔۔۔۔۔۔

زندگی میں وہ دوسری دفعہ رویا تھا سب ہی تو اسے چھوڑ کر چلے گئے تھے۔۔۔۔

اب اپنا یوں زندہ رہنا اسے بے مقصد لگ رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔

اچانک وہ بیڈ پر بیٹھ جاتا ہے۔۔۔۔۔

کیوں آخر کیوں گئی تم مجھ سے دور پلیز واپس آجاؤ میں وعدہ کرتا ہوں میں کبھی تم پر غصہ نہیں کروگا۔۔۔۔۔۔۔۔

تمھاری ہر بات مانو گا نہیں تنگ کروگا تمھیں نہ لڑائی کروگا۔۔۔۔۔۔

پلیز اجاؤ۔۔۔۔

اپنے بالوں کو ہاتھوں کی مٹھیوں میں جکڑے ہوئے وہ روتے ہوئے کسی ضدی بچے کی طرح اسے پکار رہا تھا۔۔۔۔۔۔

تمھیں مجھ سے محبت نہیں میں کوئی شکوہ نہیں کروگا بس تم واپس آجاؤ۔۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ اس کی تصویر پر انگلیاں پھرتے ہوئے بول رہا تھا۔۔۔۔۔۔

چھوڑوں گا نہیں اسے میں جس نے تمھیں مجھ سے دور کر دیا ماردوں گا سب کو اور خود بھی مر جاؤ گا تم نہیں تو میرا کوئی وجود نہیں ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ ایک ضدی جنونی کی طرح بولتا ہوا بیڈ سے اٹھا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

_____ 😍 _____ 😍 _____

اس وقت وہ سب واپس آگئے تھے اور زویا کی موت کی خبر سب پر پہاڑ بن کر ٹوٹی تھی

سب سے زیادہ رومی اداس تھا کتنا ستاتا تھا وہ زویا کو اور پھر اس کی ڈانٹ سنتا تھا بالکل بھائوں کی طرح تو چاہا تھا اس نے اسے۔۔۔۔۔۔۔

شہیر ان دونوں کو لیے واپس لاہور جا چکا تھا کہ اسے وہاں اور سے کام تھے اور زویا کہ قاتل کو بھی ڈھونڈنا تھا جو نجانے کہاں چھپ گیا تھا۔۔۔۔۔۔۔

ماہ نور رومی اور زیب بھی واپس جا چکے تھے اور اسی مشن پر کام کر رہے تھے سر نے انہیں کہا تھا۔۔۔۔۔

سر جبران کو بھی اپنی سب سے زیادہ قابل آفسر کی موت کا بہت دکھ تھا اور وہ اپنے طور بھی اس کے قاتل کو ڈھونڈ رہے تھے جو پتا نہیں کہاں چھپا تھا۔۔۔۔۔۔

آج زویا کی موت کو ایک ماہ گزر گیا تھا شہیر ویسے ہی دنیا سے کٹ گیا تھا زویا کے قاتل کو ڈھونڈنے کے علاوہ وہ کچھ نہیں کر رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔

بس اس کی یاد میں اپنے کمرے میں ہی رہتا اور سگریٹ نوشی کرتا رہتا جو اس وقت اس کا پسندیدہ مشغلہ بن کر رہ گیا تھا۔۔۔۔۔۔

آج وہ اسی طرح کمرے میں موجود تھا جب عارف اس کے پاس آیا تھا۔۔۔۔۔۔

سر۔۔۔۔۔

اس نے دروازے پر کھڑے ہو کر آواز دی تھی۔۔۔۔۔

ہاں۔۔۔۔

شہیر نے ویسے ہی اسے آواز دی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

عارف اسے دیکھ رہا تھا جو کسی دیوانے کی طرح ہو گیا تھا ان چند دنوں میں ہی اس کی حالت کیا سے کیا ہو گئی تھی سوجی ہوئی آنکھیں اس کی مسلسل راتوں کو جاگنے کی جانب اشارہ کر رہی تھی۔۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سر وہ بھابھی کو شمداد دادا نے مروایا ہے اور اس وقت یہی آیا ہوں ہے کسی ڈیکنگ کے سلسلے میں پر وہاں بہت سکیورٹی ہے اس کے پیچھے بنا بھائی کا ہاتھ ہے جو اس وقت پاکستان کا ڈان ہے جو تھوڑی ماہ پہلے بنا ہے

اور اس کے پیچھے انڈر ورلڈ کا سپورٹ ہے اس کا تعلق انڈر ورلڈ کے ایک مشہور ڈان سے ہے جو بہت خطرناک ہے سر۔۔۔۔۔۔۔۔

عارف نے اسے سب کچھ بتا دیا تھا۔۔۔۔۔

وہ انسان مل گیا تھا جس سے زویا اس سے دور ہوئی تھی جس سے اس کی زندگی اس سے روٹھ کر دور جا سوئی تھی۔۔۔۔۔۔

چلو وہاں جہاں وہ ہے۔۔۔۔۔

ایس۔کے بے حد سرد لہجے میں کہا تھا اس کے تیور دیکھ کر ایک پل کو عارف بھی خوف کھا گیا تھا۔۔۔۔۔۔

تھوڑی دیر تک وہ حسن۔عارف۔شان پہنچ گئے تھے۔۔۔۔۔۔

ایک فارم ہاؤس میں ڈیکنگ ہو رہی تھی۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ایس۔کے کسی آندھی طوفان کی طرح اندر داخل ہوا اور ایک ایک کر کے سب کو ختم کر چکا تھا اب وہ ایک روم میں داخل ہوا تھا جہاں سے آوازیں ارہی تھی۔۔۔۔۔

روم میں جاتے ہی ان تینوں نے ایک ساتھ اس کے آدمیوں اور ڈیکنگ والے انسان کو مار دیا تھا۔۔۔۔۔۔۔

اب ایس۔کے شمداد دادا کے سامنے بیٹھا ہوا تھا۔۔۔۔۔۔

شمداد دادا کے منہ سے خوف کے مارے نکلا تھا۔۔۔۔

ایس۔کے

بھلا ایس۔کے کو وہاں کون نہیں جانتا تھا۔۔۔۔۔

جانے دوں مجھے تمھیں نہیں پتا میرے پیچھے کتنے لوگ کھڑے ہے۔۔۔۔۔

جب اس نے ایس۔کے کی آنکھوں میں خون اترا دیکھا تو اسے اپنی موت صاف دیکھائی دینے لگی اس لیے اسے ڈرانے کے لیے بولا تھا۔۔۔۔۔۔

تم چاہوں تو میں تمھیں چما بھائی کا رائٹ ہینڈ بنوا دوں گا تم ایش کرو گے۔۔۔۔۔۔

جب ایس۔کے کچھ نا بولا تو شمداد دادا کو اور ہمت ملی بولنے کی کہ شاید وہ اس کی بات سے سہمت ہو جائے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جان تو وہ بھی گیا تھا کہ کسی لڑکی کی وجہ سے ایس۔کے اس کے پیچھے پڑا ہے اس لیے وہ اتنے دن سے اس سے چھپ رہا تھا۔۔۔۔۔

ویسے بھی اس جیسی سو عورتیں میں تیرے آگے کا کر رکھ دوں۔۔۔۔۔

اس نے پھر کہا تھا اور اس بار اس نے اپنی موت کو واقعی دعوت دی تھی۔۔۔۔

شہیر نے عارف کو اشارہ کیا تھا اور اس کا اشارہ سمجھ کر عارف فوراً باہر گیا اور باہر سے

تھوڑی دیر تک کھولتا ہوا پانی لے آیا۔۔۔۔۔۔

شہیر نے شمداد دادا کے پاؤں اس کھولتے ہوئے پانی میں رکھ دیے تھے جس سے اس کی چیخیں نکلی۔۔۔۔۔

پر ایس۔کے کو سکون مل رہا تھا۔۔۔۔۔

ایک بار پھر اس کا یہ روپ باہر آرہا تھا اس نے اپنا مخصوص چاقو نکالا تھا اور اب شمداد دادا کے چہرے پر بری طرح مارنے لگا تھا۔۔۔۔۔

شان نے تو ایک پل کے لیے آنکھیں بھی بند کر لی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تم میری زویا کو واپس لا سکتے ہو نہیں نہ تو تم بھی مرو۔۔۔۔۔۔۔۔

شہیر نے کہتے ہوئے اس کی آنکھیں نکال دی تھی جس سے اس کی دلخراش چیخ بلند ہوئی تھی۔۔۔۔۔

عارف اس کی حالت سمجھ رہا تھا شان اور عارف باہر چلے گئے تھے۔۔۔۔۔۔

شہیر نے اس کا برا حال کر دیا تھا لیکن اسے پھر بھی سکون نہیں مل رہا تھا آخر اس نے اسے مار دیا تھا۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اور اب پاس بیٹھا اس کا مردہ وجود دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔۔

تبھی عارف اندر آیا تھا

سر ہمیں جانا ہو گا یونیورسٹی۔۔۔۔۔۔

عارف نے اکر اسے بتایا تھا آج کل ان کو یونیورسٹی میں ہونے والی غیر ارادی چیزوں کو دیکھنے اور حل کرنے کا مشن ملا ہوا تھا۔۔۔۔۔۔

وہ لوگ اب یونی کی طرف روانہ ہو گے تھے۔۔۔۔

&

حافظ صاحب کیوں نہ ہم میرب کا نکاح کر دے حرا بیگم نے حافظ صاحب اور میرب کو دیکھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔۔

اس گھر میں اتنے دنوں تک سوگ کا عالم تھا جیسے کم کرنے کے لیے حرا بیگم نے کہا تھا

۔۔۔۔۔۔

اپنی جان سے پیاری بیٹی کو کھو دینے سے ان کی حالت بھی نڈھال ہو گئی تھی۔۔۔۔۔۔

جیسا آپ ٹھیک سمجھے۔۔۔۔۔۔

حافظ صاحب نے کہا تھا اس سب میں راحب اور میرب خاموشی سے اپنا ناشتہ کرتے رہے تھے۔۔۔۔۔

راحب بھی اب کافی سدھر گیا تھا۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے تو پھر اس جمعہ کو ہی ہے نکاح ویسے بھی نعمان کی فیملی بھی کہہ رہی تھی میرب بیٹا آپ کو کوئی مسلہ تو نہیں۔۔۔۔۔

حرا بیگم نے میرو سے پوچھا تھا

جس نے بغیر ان کی طرف دیکھے نہ میں گردن ہلادی تھی۔۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ٹھیک ہے پھر۔۔۔۔۔

میرب اٹھ کر کالج کے لیے روانہ ہو گئے تھی۔۔۔۔۔

اسے ذیشان کی طرف سے بھی ڈر تھا کہ کہی وہ کچھ الٹا سیدھا نہ کر دے۔۔۔۔۔۔۔۔

_____ 😍 _____ 😍 _____

کالج پہنچ کر وہ ایک راؤنڈ یونیورسٹی کا لے کر آیا تھا اب شہیر ایک خالی کلاس روم میں بیٹھا تھا جبکہ عارف اور شان باہر ہی تھے۔۔۔۔۔۔

وہ سیاہ برقع پہ بھورون حجاب ساتھ نقاب پہنے یونی میں داخل ہوئی تھی کچھ نروس لگ رہی تھی اس کا یونی میں پہلا دن تھا۔۔۔۔۔۔

جب اس کے سامنے کچھ لڑکے لڑکیاں اگے۔۔۔۔۔۔۔

ہائے ایک لڑکی نے اسے مخاطب کیا تھا۔۔۔۔۔

جی اس نے اپنی بھورون آنکھیں اس پر جما کر ان کا جواب دیا تھا۔۔۔۔۔

دراصل مجھے تمھیں کچھ بتانا ہے لڑکی نے رازدارنہ انداز میں کہا تھا۔۔۔۔

جس سے پریشے چونکہ تھی بھلا آج ہی تو ابھی تو وہ آئی تھی پھر اس لڑکی کو نہ وہ جانتی تھی اس نے کیا بتانا تھا اسے۔۔۔۔

وہاں اس کلاس میں جو لڑکا ہے وہ تمھارے بارے میں کچھ عجیب بول رہا تھا تمھارے کردار پر انگلی اٹھا رہا تھا کہ نقاب کیا ہوا ہے اور اندر سے پتہ نہیں کیسی ہو ابھی تمھیں آتا دیکھ کہہ کر اس روم میں گیا ہے

لڑکی نے اشارہ کر کہ اسے بتایا تھا

پریشے پہلے تو اس کی بات پر حیرت زدہ ہوئی تھی پھر غصے اگیا تھا بغیر کچھ سوچے سمجھے وہ

اس روم کی طرف چل دی تھی

کمرے میں جا کر

پریشے نے ایک زوردار تھپڑ شہیر کے منہ پر مارا تھا۔۔۔۔۔۔۔

کیا سمجھتے ہو خود کو تم ہاں کوئی شہزادے ہو کیا یوں کسی کے متلعق بھی بات بناتے پھرو گے۔۔۔۔۔

پریشے غصے سے بول رہی تھی اس وقت وہ یونیورسٹی کے ایک کلاس میں تھے جو خالی تھی۔۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

پریشے اسے اس کلاس میں دیکھ کر فوراً اس کے پاس آئی اور ایک زوردار تھپڑ اسے رسید کر دیا تھا۔۔۔۔۔۔۔

شہیر غصے سے اس کی طرف دیکھ رہا تھا جیسے اس سب کا کچھ علم ہی نہیں تھا۔۔۔۔۔۔

شرم آنی چاہے تمھیں ایسی حرکتیں کرتے ہوئے ہاں کیا تم نے مجھے کسی لڑکے کے ساتھ کب دیکھا بولو۔۔۔۔۔جو یوں لوگوں کو کہتے پھر رہے ہو۔۔۔۔۔۔

پریشے اب بھی غصے سے اسے گھور رہی تھی وہ برقع میں تھی ساتھ نقاب تھا اور اپنی براؤن

آنکھوں سے اسے ہی گھور رہی تھی۔۔۔۔۔۔

شہیر کا غصے سے برا حال تھا پھر بھی اس نے غصہ ضبط کیا ہوا تھا اس کی نیلی آنکھیں اس وقت غصے سے سرخ ہو رہی تھی

خود کے کردار کا پتہ نہیں ہوتا تم جیسے لوگوں کو پتا نہیں کہا کہاں منہ مارتے پھر رہے ہوتے ہو خود کے گھر بہنیں نہیں ہے کیا جو تمھیں عورتوں کی عزت کرنا نہیں سکھائی یا پھر تمھاری بہین ہی ایسی۔۔۔۔۔۔۔۔

ابھی وہ یہ سب بول رہی تھی کہ شہیر نے غصے سے اسے جھٹکا دے کر دیوار کے ساتھ لگایا تھا۔۔۔۔

غصے میں پریشے نجانے کیا بول گئی تھی کچھ بھی سوچے بغیر اور اب اس کی طرف دیکھ کر اسے خوف محسوس ہو رہا تھا جس کی نیلی آنکھوں میں خون اترا ہوا تھا۔۔۔۔۔

کیا کہا تم نے ہاں بولو مجھے جو کہا سو کہا عورت زات ہونے کی وجہ سے میں خاموش ہوں لیکن میری فیملی تک پہنچے کا تمھیں کوئی حق نہیں ہے۔۔۔۔۔۔

شہیر نے اس کے بازو پر زور دیتے ہوئے کہا تھا

معافی مانگو۔۔۔۔۔۔

وہ غصے سے اسے کہتا ہے۔۔۔۔۔۔

اور پریشے حیرت سے اسے دیکھتی ہے۔۔۔۔۔

میں نے کہا معافی مانگوں

اب کے وہ دھاڑتے ہوئے کہا ہے

اس کی دھاڑ سے پریشے ڈر جاتی ہے۔۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry

تب فوراً بولتی ہے

ایم سوری اب اسے اپنی غلطی کا احساس ہو رہا تھا کہ بغیر کچھ جانے اکیلے ہی اس کے پاس آ گئی اور اب اس کا غصہ دیکھ کر اسے خوف آ رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ لوگ ابھی بھی ویسے ہی تھے شہیر نے اس کے بازو پر زور ڈالا ہوا تھا جس سے اسے تکلیف ہو رہی تھی۔۔۔۔۔۔

میرب اپنے کمرے میں موجود ہوتی ہے بال کھلے چھوڑے وہ بیڈ پر بیٹھی ہوئی تھی

۔۔۔۔۔

آپی اگر آپ یہاں ہوتی تو میں آپ کو بتا دیتی میں کیسا محسوس کر رہی ہوں مجھے شادی نہیں کرنی ابھی۔۔۔۔۔۔۔

وہ غمزدہ لہجے میں بولتی ہے ساتھ ہی ایک آنسوں ٹوٹ کر اس کے گال پر پھسلتا ہے۔۔۔۔۔۔

اگر میں اب نہ کہو گی تو ماما پاپا دکھی ہو جائے گے اتنے دنوں سے ویسے ہی وہ خاموش ہے ۔۔۔۔۔۔

آپ کے جانے کے بعد وہ ٹوٹ سے گے ہے ہمارے سامنے ہمیں حوصلہ دیتے ہے لیکن۔میں دیکھا ہے ماما کو آپ کے لیے روتے ہوئے آپی آپ نے کیوں اتنی بڑی سزا دی۔۔۔۔۔۔۔

کاش آپی آپ ہمارے ساتھ ہوتی کاش۔۔۔۔۔۔

میرب اب بڑی شدت سے زویا کو یاد کر رہی تھی پچھلے ایک ماہ سے اس کے والدین نے انہیں سنبھال تو لیا تھا لیکن خود وہ لوگ خون کے آنسوں روتے تھے جو ان پر انہوں نے کبھی ظاہر نہیں کیے تھے۔۔۔۔۔۔

ایسے ہی روتی روتی وہ نیند کی آغوش میں جا پہنچی تھی۔۔۔۔۔۔

_____😍👌👌_____😍_____

شہیر اس کے بازو پر دباؤ ڈالتا ہوا ایک جھٹکے سے اسے چھوڑتا ہے

پریشے تو بیچاری ڈر سے ہلکا ہلکا کانپ رہی ہوتی ہے۔۔۔۔۔۔

جاؤ یہاں سے۔۔۔۔۔

ایس۔ایس بڑی سرد آواز میں کہتا ہے اور اس کے کہنے کی دیر ہوتی ہے کہ وہ وہاں سے بھاگ جاتی ہے۔۔۔۔۔

جن سٹوڈنٹ نے اسے یہاں بھیجا تھا وہ ایس۔ایس کے غصے کرتے ہی وہاں سے کھسک گے تھے۔۔۔۔۔

وہ ایک گراؤنڈ میں سب سے الگ بیٹھی ہوئی ہوتی ہے جب اس کو اپنے قریب کوئی کھڑا ہوا ملتا ہے۔۔۔۔۔

ہائے۔۔۔۔

کیا میں یہاں بیٹھ سکتی ہوں۔۔۔۔۔حنا اسے دیکھتی ہوئی بولتی ہے

گراؤنڈ کون سا میرے دادا ابو کا ہے بیٹھ جاؤ۔۔۔۔۔

پریشے اسے دیکھتے ہوئے بولتی ہے اس کی بات پر حنا ہلکا سا مسکرا کر بیٹھ جاتی ہے۔۔۔۔

میرا نام حنا ہے۔۔۔۔۔۔

حنا نے اسے اپنا تعارف دیا تھا۔۔۔۔۔

پریشے۔۔۔۔۔

اس نے بھی مسکرا کر نام بتایا تھا۔۔۔۔۔۔

واؤ پری۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|

حنا نے خوشی سے اس کا نک نیم دیا تھا۔۔۔۔۔

ویسے کہا ہوا تم منہ بنا کر بیٹھی ہو۔۔۔۔۔

حنا اس کی آنکھوں میں جھانکی ہوئی بولی جو اداس لگ رہی تھی۔۔۔۔۔

جب وہ کچھ نہ بولی تو پھر حنا بولی تھی

اٹس اوکے اگر نہیں بتانا چاہتی تو۔۔۔۔۔۔

نہیں وہ میں۔۔۔۔۔۔

ہوا کچھ یوں کہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

پھر پریشے نے اسے سب بتا دیا تھا۔۔۔۔۔۔۔

اووں مطلب تمھاری ریگنگ ہو گئی آتے ہی چلو کوئی بات نہیں ہوتا ہے یہاں ایسا تم میری مانو تو اس انسان سے معافی مانگ لو آخر کافی کچھ بولا ہے تم نے اسے۔۔۔۔۔۔۔۔

حنا نے ایک دوست کی طرح اسے مشورہ دیا تھا۔۔۔

حنا کی بات سنتے اس نے بھی یہی سوچا تھا

۔۔۔۔۔۔

پر میں اسے کیسے ڈھونڈو۔۔۔۔۔۔۔

پری نے فکر مندی سے کہا تھا

کوئی بات نہیں مل جائے گا خود ہی یہاں ہی ہو گا۔۔۔۔۔۔۔

حنا نے اسے تسلی دیتے ہوا کہا تھا

دیکھوں وہ وہاں وہی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اچانک پری نے ادھر ادھر دیکھا تو ایس۔ایس اسے وہاں چلتا ہوا دیکھا تھا۔۔۔۔۔حنا نے بھی اس کی تقلید میں دیکھا تھا۔۔۔۔۔۔۔

اووووں تم نے شہیر شاہ کے ساتھ یہ سب کیا۔۔۔۔۔۔۔

حنا نے حیرت سے منہ کھولے اس سے پوچھا تھا۔۔۔۔۔۔

کون شہیر شاہ۔۔۔۔۔

اس نے جواب میں پوچھا تھا۔۔۔۔

ارے وہی جس سے تم نے یوں بد تمیزی کی شکر کرو بچ گئی ورنہ وہ معافی مشکل سے دیتا ہے میرے خیال سے تم ابھی جا کر سوری بول دوں تاکہ بات نہ بڑھے ویسے بھی لاکھوں لڑکیوں کا کرش ہے یہ۔۔۔۔۔۔۔۔

حنا نے حسرت سے بولا تھا۔۔۔۔۔

اس کی بات سنتے پری ڈر سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔۔۔اور فوراً اس سمت گئی تھی جہاں ایس۔ایس۔شان کے ساتھ کھڑا تھا۔۔۔۔۔۔

وہ اس کے قریب گئی اب اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ اسے کسے مخاطب کرے

۔۔۔۔۔۔۔

ایک تو نام بھی بڑا رعبدار ہے نام سے میرے جیسے نازک دل لوگ ڈر جائے۔۔۔۔۔۔

اس نے سوچا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ہاں یہ سہی ہے اس نے ذہن میں کچھ سوچا تھا

اور اسے مخاطب کیا تھا

ایس۔ایس۔۔۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس نے بس اتنا کہا تھا۔۔۔۔۔

ایس۔ایس سن کر شہیر فوراً پلٹا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سامنے وہی نقاب والی کھڑی تھی

ایس۔ایس سن کر اسے کیا کچھ نہیں یاد آیا تھا۔۔۔۔۔۔

زویا نے ہی تو اسے یہ نام دیا تھا۔۔۔۔۔۔

اس نے بے ساختہ پری کی آنکھوں میں دیکھا تھا۔۔۔۔۔۔

لیکن پری اپنی بڑی بڑی بھورون آنکھوں سے اسے ہی دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔۔

شہیر نے فوراً دیوانہ وار ہو کر بغیر سوچے سمجھے اس کا نقاب اتارا تھا۔۔۔۔۔۔

_____ 👌 _____ 👌 _____

میرب کمرے میں بیٹھی ہوئی تھی کل صبح ہی اس کا نکاح تھا۔۔۔۔۔

نکاح سادگی سے ادا کرنا تھا بس کچھ خاص رشتے داروں کو بلایا گیا تھا۔۔۔۔۔۔

حرا بیگم نے بھی اپنی فیملی کو بلایا تھا پر ان کا ایک بھائی ہی آیا تھا جو اس سے شروع سے اٹیچ تھا اور اس نے کھولے دل سے اسے معاف بھی کر دیا تھا۔۔۔۔۔۔

وہ اپنے روم میں بیٹھی ہوئی تھی جب دروازہ کھولنے کی آواز آئی اور پھر دروازہ بند ہونے کی آواز پر اس نے سر اٹھا کر دیکھا تھا۔۔۔۔۔۔

سامنے ہی ذیشان کھڑا تھا۔۔۔۔۔

بکھرے بال سرخ آنکھیں ڈھیلی سی وائٹ شرٹ بلیک ٹراؤزر پہنے۔۔۔۔۔

اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔۔

وہ جو زویا کو یاد کر رہی تھی اس کا اس طرح یہاں آنے سے چونکی تھی۔۔۔۔۔

یہاں کیا کر رہے ہے آپ جائے یہاں سے اس وقت رات کے نو بجے ہوئے تھے لیکن۔ کیوں کہ وہ گاؤں میں تھے تو یہاں چہل پہل دی تھی

ذیشان کچھ نہ بولا تو وہ پھر بول اٹھی تھی۔۔۔۔۔۔

اتنے گرے ہوئے انسان ہے آپ یوں منہ اٹھا کر میرے کمرے میں آگے فورا جائے یہاں سے۔۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میرب نے غصے میں کہا تھا۔۔۔۔۔۔

اس کی بات کو بڑی مشکل سے نظر انداز کرتا وہ آگے بڑھا تھا اور الماری کھول کر اسے چیک کرنے لگا۔۔۔۔

میرب کا تو غصے سے برا حال تھا تبھی اٹھی تھی۔۔۔۔۔

تمھیں سنائی نہیں دیتا کیا بہرے ہو گے ہو۔۔۔۔۔۔۔

اس نے غصے سے کہا تھا

تبھی ذیشان نے رخ اس کی جانب کیا تھا اس کی کالی آنکھیں غصے سے سرخ ہو رہی تھی

کہا تھا نکاح سے منا کر دینا لیکن تم نے کیا میرے علاوہ کسی اور کی ہونے جا رہی تھی مجھے محبت تھی تم سے لیکن اب تم میری ضد ہو بیوی تو تم میری ہی بنو گی پر کبھی تمھیں دیکھوں گا تک نہیں جس طرح تم نے میرے ساتھ کیا اس سے بھی برا بنوں گا اب میں

برا ہوں نہ میں بقول تمھارے گرا ہوا ہوں اب تم دیکھو۔ برا ہوا انسان کیا کرتا ہے

ذیشان نے زور سے اس کا بازو پکڑا ہوا تھا اور ایک جھٹکے سے ہاتھ میں پکڑا ہوا وائٹ اور ریڈ کلر کا جو اس کے ڈریس کے ساتھ کا تھا وہی اس کے سر پر اوڑھ دیا تھا

اور اسے پکڑے ہوئے روم سے باہر لے کر آ گیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

میرب نے اس سے بازو چھڑوانے کی کوشش کی لیکن اس کی ایک گھوری کو دیکھتے وہ

سہم گئی تھی۔۔۔۔۔۔

وہ اسے دوسرے روم میں۔لایا تھا۔۔۔۔۔۔۔

جہاں اس کے والدین۔ماموں۔ ممانی۔رضا اور اس کی وائف۔۔۔۔اور زیمل بیٹھے ہوئے تھے اس نے روم سے آتے پہلے ہی اس کا بازو چھوڑ دیا تھا۔۔۔۔۔۔

وہ ان سب کو دیکھ کر حیران ہوئی تھی۔۔۔۔۔۔

حرا بیگم نے آگے بڑھ کر اسے پکڑا اور اپنی سائڈ پر بیٹھا لیا تھا۔۔۔۔۔۔

اس نے اپنی مما کو دیکھا تھا اسے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا۔۔۔۔۔۔۔

تبھی روم میں کوئی اور داخل ہوا تھا۔۔۔۔۔۔

اس نے سر اٹھا کر دیکھا تو قاضی صاحب تھے اسے نا سمجھی سے پھر حرا بیگم کو دیکھا تھا ابھی وہ کچھ بولنے والی تھی جب حافظ صاحب نے اس کے سر پر ہاتھ رکھ دیا تھا

۔۔۔۔۔۔

بیٹا آپ کا نکاح کل نہیں اج ہی ہو گا اور رخصتی ایک یا دو ماہ بعد رکھے گے۔۔۔۔۔۔۔۔

۔انہوں نے اس کے سر پر دھمکا کیا تھا۔۔۔۔۔۔

اس نے حیرت سے پھٹی ہوئی آنکھوں سے اپنی ماں کو دیکھا جس نے اثبات میں سر ہلایا تھا۔۔۔۔۔

جب ذیشان یہاں آیا تھا تبھی اس نے رضا سے بات کی تھی اور رضا اس کی بات سن کر چکا تھا جب اسے یوں ڈریس دیکھا تو شاہنواز آفندی (ان کے والد) سے بات کی تھی اور انہوں نے اپنی بہن سے بولا تھا۔۔۔۔۔۔۔

یوں اچانک یہ سب پر وہ حیران تھی اور اسے پھر سے دکھ تھا کہ کہی پھر اس کی اس بیٹی کے ساتھ بھی وہ سب نہ ہو جائے پر شاہنواز کے یقین دلانے سے وہ لوگ مان گے تھے۔۔۔۔۔۔۔

تبھی نعمان کی فیملی کو کال کر کے معذرت کی تھی وہ سلجھے ہوئے لوگ معاملہ سمجھ گے تھے۔۔۔۔۔۔۔

اور اس کا نکاح کل کرنے کے بجائے آج کرنے کا بھی ذیشان نے ہی بولا تھا اور خود ہی اسے لینے روم میں گیا تھا

تھوڑی دیر تک وہ میرب حافظ خان سے

میرب ذیشان آفندی بن گئی تھی۔۔۔۔۔۔

دستخط کرتے ہوئے ایک آنسوں ٹوٹ کر نکاح نامے پر گرا تھا۔۔۔۔۔۔

نکاح ہوتے ہی زیمل اسے لیے اس کے کمرے میں چلی گئی تھی جبکہ رضا اور باقی سب ذیشان کو مبارک باد دے رہے تھے۔۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ اس وقت یونی کی بلڈنگ میں کھڑی کسی سے بات کر رہی تھی۔۔۔۔۔

جب عارف وہاں سے گزرا تھا

ماہ نور کو یوں کسی لڑکے سے ہنس کر بات کرتے دیکھ کر اس کا خون کھول اٹھا تھا اس ایک ماہ میں اس نے اسے اپنے ذہن میں مسلط ہونے سے بہت روکا تھا لیکن ایسا نہیں کر سکا تھا۔۔۔۔۔

اور اب اس کا یوں سامنے ہونا وہ خوش ہوا تھا اور ساتھ ہی کسی لڑکے کے ساتھ دیکھ کر غصے سے اس کی رگیں تن گئی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

تبھی فوراً اس کی جانب بڑھا تھا بغیر کچھ کہی اس کا بازو پکڑا اور وہاں سے اسے لے آیا تھا

اچانک آفتاب ماہ نور شاک میں تھی۔۔۔۔۔۔

لیکن جب سمجھ میں آیا تو غصے سے اپنا بازو اس سے چھڑوانے کی کوشش کی تھی۔

چھوڑوں میرا ہاتھ پاگل انسان۔۔۔۔۔

ماہ نور نے غصے سے کہا تھا۔۔۔۔۔

اس لڑکے سے یوں ہنس ہنس کر کیوں بات کر رہی تھی ایسی کونسی خوشی والی بات تھی

کہا تھا نہ میں نے کہ یوں کسی سے فرینک مت ہوا کرو ہر گز پسند نہیں مجھے پھر کیوں ہاں

بولو کیوں کی بات اس سے۔۔۔۔

وہ چیختے ہوئے بولا تھا۔۔۔۔۔۔۔

مرحا نے اس سے بڑی مشکل سے اپنا ہاتھ چھڑوایا تھا

تم ہوتے کون ہو مجھ سے یوں بات کرنے والے خبردار آئندہ جو تم نے مجھے ہاتھ لگایا تو

۔۔۔۔۔۔

ماہ نور نے بھی غصے سے کہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

تبھی اس نے اس کا بازو پکڑا اور اپنی جانب کھینچا تھا اور وہ کٹی ہوئی ڈال کی طرح اس کے سینے سے ٹکرائی تھی۔۔۔۔۔

کتنی مرتبہ کہوں محبت ہو تم میری مجھے زہر لگتے ہے وہ لوگ جو تم سے یوں فرینک ہو کر بات کرے تم پر صرف میرا حق ہو گا صرف میرا شرافت سے یہ بات اپنے ذہن میں بیٹھالو۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس نے گویا اسے دھمکی دی تھی

تبھی وہاں کسی کی آواز گونجی تھی۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نور۔۔۔۔۔۔۔

اس نے آواز کی سمت دیکھا تو وہی انسان تھا جس سے وہ بات کر رہی تھی اس کی رگیں پھر غصے سے تنی تھی

اور ماہ نور خود کو اس سے چھڑوانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔۔

بھائی وہ میں۔۔۔۔۔۔۔

ابھی اس نے یہی بولا تھا اور اس کی گرفت سے نکلی تھی۔۔۔۔۔۔

اس کے بھائی کہنے پر عارف چونکا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

بلال نے عارف کی جانب دیکھا اور پھر ماہ نور کی جانب اور اس کی ہاتھ پکڑ کر اپنے ساتھ کیا تھا

تم شرافت سے ہمارے گھر رشتہ لے کر آؤ۔۔۔۔۔۔۔۔

بلال اتنا کہتا وہاں سے چلا گیا تھا۔۔۔۔۔۔۔

عارف اس کی بات سن کر پہلے حیرت اور پھر خوشی سے کھڑا تھا۔۔۔۔۔

جبکہ بلال کے ساتھ چلتی ماہ نور نے کچھ کہنا چاہا جب بلال نے ٹوکا تھا

ہم گھر جا کر بات کرتے ہے اور کسی کو کچھ بتانے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔۔۔۔

ماہ نور خاموش ہو گئی تھی اور پیچھے مڑ کر ایک لہر آلود نظر عارف پر ڈالی جس کے چہرے پر مسکراہٹ تھی۔۔۔۔۔۔

اس نے بے اختیار ہی سامنے کھڑی پریشے کا نقاب کھول دیا تھا۔۔۔۔۔

اس کا یوں اسے ایس۔ایس کہنا اسے زویا کی یاد دلا گیا تھا۔۔۔اور ہو بھی سکتا تھا کہ یہ اس کی زویا ہی ہو تبھی اس نے فٹ سے اس کا نقاب کھولا تھا۔۔۔۔۔۔

نقاب کھلتے ہی پریشے اور شان نے ایس۔ایس کو حیرت سے دیکھا تھا۔۔۔۔۔

یوں اس کا نقاب کھول دینا پری کو بھی حیرت میں ڈال گیا تھا۔۔۔۔۔۔

وہ منہ کھولے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔

اور ایس۔ایس نے اس کے چہرے پر نظریں رکھی ہوئی تھی۔۔۔۔۔

پری اسے دیکھ رہی تھی اور پھر غصے سے تقریباً چلا اٹھی تھی۔۔۔۔۔

جاہل پاگل بد تمیز انسان عقل نہیں ہے تم میں میں تم سے اپنے بی ہیوئر کے لیے معافی مانگنے آئی تھی لیکن نہیں تم نے واقعی ثابت کر دیا تم جاہل ہو تمھیں لڑکیوں کی عزت نہیں ہے اب تم سے معافی مانگیں میری جوتی۔۔۔۔۔

پری نے غصے میں اسے کھڑی کھڑی سنائی تھی غصے سے اس کی ناک سرخ ہو رہی تھی

۔۔۔۔۔

ایس۔ایس نے ایک نظر اس کو دیکھا تھا اور پھر نظروں کا زاویہ بدل لیا تھا۔۔۔۔۔

یعنی کہ کسی اب یہ لوگ بھی اس کو اس نام سے پکارنے لگے گے۔۔۔۔۔

ایس۔ایس سن کر اسے لگا تھا کہ یہ اس کی زویا ہے لیکن غلط یہ زویا تو نہ تھی۔۔۔۔۔

پریشے دیکھ کر غصے سے پھر اپنا حجاب سیٹ کرتی ہے نقاب کا خیر اب ارادہ اس نے ترک کر دیا تھا۔۔۔۔۔۔

تبھی ایس۔کے غصے سے اس کی دیکھتا ہوا بولا تھا۔۔۔۔۔۔

دوبارہ مجھے اس نام سے بلایا نہ تو تم کسی کو بلانے کے لائق نہیں رہوں گی۔۔۔۔۔

ایس۔کے اسے کہتے وہاں سے چلا گیا اس کے پیچھے ہی شان بھی چلا گیا تھا اس کا یوں بولنا شان کو حیرت میں نہیں لے کر گیا تھا۔۔۔۔۔

وہ جانتا تھا کہ شہیر زویا کو لے کر کس قدر پچی ہے اس لیے اس کا دیا ہوا نام کسی اور کہ منہ سے سن کر ہی اس نے یوں بی ہیو کی تھا۔۔۔۔۔۔۔

پری بھی منہ پھلا کر بڑبڑاتی تھی اور اس کی نقل اتاری تھی

کسی کو بلانے لائق نہیں رہوں گی

ہنہہہہ۔۔۔۔۔۔بد تمیز نہ ہو تو۔۔۔سارا دن خراب کر دیا میرا گھر ہی چلی جاتی ہوں اب۔۔۔۔۔

وہ منہ پھلاتی ہوئی وہاں سے چلی جاتی ہے۔۔۔۔۔۔

زیمل اسے روم میں چھوڑ کر خود دوسرے روم میں چلی جاتی ہے۔۔۔۔۔

اور وہ اتنے دیر سے ضبط کیے گئے آنسوں بہانے لگ جاتی ہے۔۔۔۔۔۔

آپی اگر آج آپ ہوتی تو کبھی اس طرح میرے ساتھ نہ ہوتا کبھی نہیں۔۔۔۔۔۔

میرب روتے ہوئے بولتی ہے۔۔۔۔

تبھی روم کا دروازہ کھولتا ہے اور ذیشان اندر داخل ہوتا ہے۔۔۔۔۔۔

اس طرح سوگ منانے کی کوئی ضرورت نہیں۔ہے تمھیں اسی چیز کا دکھ ہے نہ تمھیں۔کہ میرے ساتھ ہو گئی شادی تمھاری۔۔۔۔۔۔

میں آج کے بعد تمھارے پاس تک نہیں آؤ گا۔۔۔۔۔۔

یوں سوگ نہ مناؤ جیسے میں مر گیا ہو۔۔۔۔۔۔

ذیشان بے رخی سے بولتا ہے اور اس کے پاس آتا ہے۔۔۔۔۔۔

یہ لو پہنوں اسے اور اگر کبھی یہ اتری تمھاری انگلی سے تو یاد رکھنا تمھاری انگلی بھی

نہیں۔رہے گی۔۔۔۔۔

وہ انتہائی سفاکیت سے بولتا ہے۔۔۔۔۔

اور ایک رنگ کی ڈبیا اس کی جانب اچھلتا ہے۔۔۔۔۔۔

میرب غم زدہ لہجے میں اسے دیکھتی ہے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہی وہ نظریں جھکا جاتی ہے جہاں صرف اس وقت غصہ تھا۔۔۔۔۔

اور خاموشی وہ رنگ جس پر زیڈ۔ لکھا ہوا تھا اپنی انگلی میں پہن لیتی ہے۔۔۔۔۔۔

کتنا چاہتا تھا وہ اسے اور اب اس سے اس طرح بات کر رہا تھا سوچا تھا کہ یہ رنگ دے گا اسے اور باقاعدہ رشتہِ طے ہونے کے بعد لیکن وہ تو کسی اور کی ہونے کی تیاریوں میں تھی۔۔۔۔۔۔۔

ہمیشہ مذاق کرنے والا ذیشان آج اتنے غصے میں تھا۔۔۔۔۔۔

ادھر دیکھاؤ اس نے دور سے ہی میرب کو اپنا ہاتھ دیکھانے کا بولا تھا۔۔۔۔۔

تبھی میرب نے سپاٹ انداز میں اپنا ہاتھ آگے کر کے دیکھایا تھا جہاں رنگ پہنی ہوئی تھی۔۔۔۔۔۔

رنگ دیکھ کر ذیشان کو ایک پل کے لیے خوشی ہوئی تھی۔۔۔۔۔۔

لیکن پھر ویسے ہی بن گیا تھا

یاد رکھنا میری امانت ہو تم اس لیے جو بھی کرنا دھیان سے۔۔۔۔۔

وہ سختی سے کہتا ہوا واپس چلا جاتا ہے۔۔۔۔۔

اور میرب ایک بار پھر رونے بیٹھ جاتی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

رنگ اتار کر بھی دور پھینک دیتی ہے اور اپنے گرد بازو باندھے رونے لگ جاتی ہے

۔۔۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

_____ 😍🥰 _____ 🔥 _____

عارف یونی سے نکل کر سیدھا شہیر کے پاس جاتا ہے راستے میں بھی وہ خوش تھا اور ماہ نور کا سوچ رہا تھا۔۔۔۔۔

کوئی بات نہیں کر لو غصہ میں خود تمھیں۔ منالوں گا۔۔۔۔۔۔

وہ سوچتا ہوا ایس۔ایس کے روم میں داخل ہوتا ہے جہاں شان اور شہیر بیٹھے ہوئے ہوتے ہے۔۔۔۔۔

عارف بھی چلتا ہوا ان کے پاس ٹک جاتا ہے ابھی وہ کچھ کہنے والا ہوتا ہے جب ایس

۔کے بول پڑتا ہے۔۔۔۔۔۔

کیوں پھر رفی کب جانا ہے رشتہِ کے کر۔۔۔۔۔۔۔

اس کی بات سن کر رفی حیرت سے اسے دیکھتا ہے۔۔۔۔۔۔

ایسی شکل بناؤ گے تو ماہ نور بھاگ جائے گی وہ اس کے حیرت سے بنے منہ کو دیکھتے ہوا بولتا

ہے۔۔۔۔۔۔

تجھے کیسے پتا۔۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

رفی اس کی جانب دیکھتا سوال کرتا ہے

ایس۔کے کبھی کسی سے غافل نہیں ہوتا رفی۔۔۔۔۔۔

اب بتا کب جانا ہے۔۔۔۔۔

ایس۔کے نے مختصر جواب دے کر اس سے پوچھا تھا۔۔۔۔

رفی جانتا تھا وہ اسے بھائوں سے زیادہ چاہتا ہے بلکہ سب کو ہی۔۔۔۔۔۔

ابھی چلے جاتے ہے۔۔۔۔۔

رفی کی بے اختیاری دیکھ کر ایس کے اور شان کا قہقہہ بلند ہوتا ہے۔۔۔۔۔

اور رفی (عارف) بھی حجل سا ہو کر مسکرا دیتا ہے۔۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے چل پھر ہو جا تیار چلتے ہے ویسے بھی تھوڑی دیر تک رات ہو جائے گی

۔۔۔۔۔۔

ایس۔کے نے کہا تھا۔۔۔

اور رفی اس کی بات سنتا ہوا وہاں سے فریش ہونے چلا گیا تھا اور وہ دونوں بھی فریش ہونے لگ گے تھے

_____ 😍😍 _____ 😍😍 _____

___

ماہ نور گھبرا کر اپنے بھائی کے کمرے میں موجود تھی۔۔۔۔۔۔

نور کیا تھا وہ سب سچ بتاؤ۔۔۔۔۔۔

بلال نرمی سے اس سے پوچھتا ہے۔۔۔۔۔۔

کیوں کہ اسے اپنی بہن پر پورا بھروسہ تھا۔۔۔۔۔۔

اس کی نرمی پر نور اسے شروع سے اب تک کی ساری بات بتا دیتی ہے۔۔۔۔۔۔

اس کی بات سن کر بلال سوچ میں ڈوب جاتا ہے۔۔۔۔۔

تو کیا تم بھی اسے پسند کرتی ہو۔۔۔۔۔

بلال اس کا جائزہ لیتا ہوا پوچھتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

بھائی میرے لیے آپ کا فیصلہ ضروری ہے مجھے نہیں پتہ وہ کیسا انسان ہے لیکن اس طرح ری ایکٹ کے علاوہ اس نے میرے ساتھ کچھ بھی نہیں کیا۔۔۔۔۔۔

نور نے کہا اور خاموش ہو گئی۔۔۔۔۔

اس کی باتوں اور لہجے سے میں اندازہ لگا سکتا ہوں کہ وہ سچ بول رہا ہے لیکن۔ پھر بھی وہ باقی فیصلہ اس کے یہاں آنے پر ہو گا۔۔۔۔۔۔

مجھے تم بہت عزیز ہو نور ایک تم ہی تو ہو میرے پاس اب۔۔۔۔۔

بلال غم زدہ لہجے میں بولتا ہے۔۔۔۔۔

اس کی بات سن کر نور اپنے بھائی کے گلے لگ جاتی ہے ایک یہی بھائی ہی تو تھا جس نے اسے اس قابل بنایا تھا ماں باپ کی وفات کے بعد کیا کچھ نہیں سہا تھا دونوں نے لیکن اس کے بھائی نے کبھی اس پر کوئی آنچ تک نہ آنے دی تھی۔۔۔۔۔۔

بھائی مجھے آپ کا ہر فیصلہ منظور ہے۔۔۔۔

نور نے الگ ہوتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔۔۔

تبھی دروازہ پر دستک ہوئی تھی۔۔۔۔۔۔

میں دیکھ کر آتا ہوں۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بلال اس کے سر پر ہاتھ رکھتا ہوا دروازہ کھولنے چلا گیا تھا سامنے ہی

عارف کھڑا تھا اس کے ساتھ شان۔ شہیر۔ حسن اور اس کی بیوی نائلہ بھی موجود تھی۔۔۔۔۔۔

بلال ان کو دیکھتا ہوا اندر آنے کے لیے راستہ دیتا ہے۔۔۔۔۔۔

اور انہیں لے کر ڈرائنگ روم میں چلا جاتا ہے۔۔۔۔۔۔۔

نور چائے لے کر آؤ بلال وہی سے نور کو آواز دیتا ہے نور کا نام سن کر عارف کی ایک بٹ

مس ہوتی ہے۔۔۔۔۔۔۔

بلال اب ان کی جانب متوجہ ہو جاتا ہے۔۔۔۔۔۔

وہ عارف سے سب پوچھ رہا ہوتا ہے۔۔۔۔۔

اور عارف ادھر ادھر نگاہ دوڑاتے جواب دے رہا ہوتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

تبھی شان اسے کہنی مارتا ہے۔۔۔۔۔

اگر ایسی ہی حرکتیں رکھی تو رشتہ نہیں ہو گا۔۔۔۔۔۔

شان اس کا سرگوشی میں کہتا ہوا اس کے نگاہ ادھر ادھر کرنے پر چوٹ کرتا ہے

۔۔۔۔۔

جس پر پاس بیٹھا شہیر یہ سب سن کر ایسے ایک گھوری سے نوازتا ہے اور شان بیچارہ سا منہ بنا کر چپ کر جاتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

تھوڑی دیر میں ہی ملازمہ چائے کی ٹرالی جو لوزمات سے بھری ہوتی ہے کھنچھتی ہوئی لاتی ہے اور ان کے آگے چائے رکھ دیتی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

عارف جو نور کا انتظار کر رہا ہوتا ہے وہاں اس کی جگہ ملازمہ کو دیکھ کر بدمزہ ہو جاتا ہے

اور بیچارہ سا منہ بنا کر باری باری ان تینوں کو دیکھتا ہے۔۔۔۔۔۔

اس کے اس طرح منہ بنانے پر سب اپنی مسکراہٹ بڑی مشکل سے کنٹرول کرتے ہے

۔۔۔۔۔۔

آپ کی فیملی میں کوئی نہیں آیا تو کیا وہ لوگ ملک سے باہر ہے۔۔۔۔۔۔

بلال نے اس سے پوچھا تھا۔۔۔۔

اس کی بات سن کر اس کا رنگ پل میں بدلا تھا۔۔۔۔

تبھی شہیر بولا تھا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہم سب ایک دوسرے کی فیملی ہے میں اس کا بڑا بھائی ہوں یہ اس کی بہن ہے۔۔۔۔۔

اور یہ دونوں بھائی

ایس۔کے نے کہا تھا دراصل کسی حادثے میں وہ لوگ چل بسے اس لیے تب سے یہ

ہماری فیملی ہے اور ہم اس کی۔۔۔۔۔۔۔۔

شہیر نے کہتے ہی بلال کی طرف دیکھا تھا

اور عارف کی آنکھ نم ہوئی تھی جس نے اسے اتنا متعبر کیا تھا۔۔۔۔۔۔

اور ہم سب لوگ وعدہ کرتے ہے کہ آپ کی بہن ہے ہم اسے خوش رکھے گے۔۔۔۔

ایس۔کے نے مزید کہا تھا۔۔۔۔۔

ان کی بات اور لہجے میں سچائی تھی جس سے بلال کو اطمینان ہوا تھا۔۔۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے پھر نکاح کی رسم کر لے گے اور نور کے یونی ختم ہونے کے بعد رخصتی رکھ لے گے۔۔۔۔۔۔۔

اس کی بات سن کر عارف خوشی سے پھلے نہیں سما رہا تھا۔۔۔۔۔۔

پر سو نکاح رکھ لیتے ہے ہمارے بھی کوئی خاص رشتے دار نہیں ہے سو نکاح سادگی سے ہو گا اور رخصتی کے بعد ریسیپشن رکھ لے گے۔۔۔۔

بلال نے تفصیلی بات کی تھی۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے جیسا آپ چاہے۔۔۔۔۔۔

ان تینوں نے بھی تائید میں سر ہلایا تھا۔۔۔۔۔۔

اب ہم چلتے ہے انشاللہ پرسوں ملاقات ہو گی۔۔۔۔۔۔۔

حسن نے کہا تھا اور وہ تینوں آٹھ کھڑے ہوئے اور چلے گے تھے

بلال واپس آکر نور سے پوچھنے لگا تھا۔۔۔۔۔۔

میں نے تمھارا نکاح پرسوں رکھا ہے۔۔۔۔۔۔۔

بلال نے کہا تھا

اور اس کی بات پر نور نے سر اثبات میں ہلا کر گویا رضامندی دی تھی۔۔۔۔

عارف کا چہرہ اور شدت یاد آتے ہی اس کا دل ایک الگ لے میں دھڑکا تھا۔۔۔۔۔۔

_____👌👌_____👌_____

وہ اس وقت اسلام آباد کے ایک علاقے میں ایک گھر کے آگے کھڑا تھا۔۔۔۔۔

نیلی شرٹ بلیک پینٹ پہنے وہ بہت میدان لگ رہا تھا۔۔۔۔۔۔

گاڑی کے ساتھ ٹیک لگائے دونوں بازو سینے پر باندھے گھر کو دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔۔

رات ہی وہ سفر پر نکل گیا تھا۔۔۔۔۔

ایک ماہ بہت تھا یوں اس سے دور رہنا اس لیے وہ خود اسے لینے آ گیا تھا۔۔۔۔

پتا تو اس کا وہ پہلے ہی لگا چکا تھا لیکن اس نے سوچا تھا وہ لوگ اسے خود لے کر آ جائے گے لیکن شان کی طرف سے خاموشی پا کر وہ لوگ بھی خاموش رہے اور مرحا میڈم اسلام آباد میں ہی رہی تھی۔۔۔۔۔۔

اور اب اپنے کام کو ہر طرف چھوڑتا ہوا اس تک آیا تھا۔۔۔۔۔۔۔

اسے اتنی دیر وہاں کھڑا دیکھ کر سیکورٹی گارڈ اس تک آیا تھا۔۔۔۔

آپ کو کیا کام ہے صاب جی۔۔۔۔

گارڈ نے اس خوبرو لڑکے کو دیکھ کر کہا تھا تبھی

مرحا جو اپنے کمرے کی کھڑکی میں کھڑی تھی صبح کا مزہ لے رہی تھی اس کی نظر شان پر پڑی تھی اور ڈر سے اس کا چہرہ زرد ہو گیا تھا۔۔۔۔۔۔

تبھی شان نے بھی اسے دیکھا تھا اور دیکھتا رہ گیا تھا۔۔۔۔۔۔

جیتنے دنوں بعد وہ اسے دیکھ رہا تھا اپنی چاہت کو جو اس سے دور ہو گئی تھی۔۔۔۔

اس صبح میں وہ اس طرح کھڑے اسے سکون پہنچا رہی تھی۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تبھی گارڈ کی بات پر وہ پھر چونکا تھا

وہ جو میم کھڑی ہے نہ تمھاری اسے بولو اس کا شوہر آیا ہے اور اگر وہ باہر نہیں آئی تو میں اندر آجاؤ گا بس اتنا کہنا اسے صرف اسے کہنا۔۔۔۔۔

شان نے باقاعدہ مرحا کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

مرحا اس کا خود کی جانب اشارہ دیکھ کر فوراً نیچے بھاگی تھی اور

نیچے ہی اپنی خالہ کو دیکھ کر بولی تھی۔۔۔۔۔

خالہ مجھے لینے آئے ہے پاپا نے اپنے دوست کے بیٹے کو بھیجا ہے اور وہ باہر کھڑا ہے گارڈ نے مجھے بتایا مجھے ابھی جانا ہو گا پاپا مجھے پہلے ہی بتا چکے ہے۔۔۔۔۔۔

مرحا نے اپنی خالہ سے جھوٹ بولا تھا اور خالہ اس کی بات سمجھتی ہوئی بولی تھی

۔۔۔۔۔۔

بھئی ایسے کیسے کسی کے ساتھ چلی جاؤ گی ہم خود جائے گے تمھیں چھوڑنے بھائی صاحب بھی نہ۔۔۔۔

نہیں خالہ ایسے وہ لینے آئے ہے اور پاپا سے میری بات ہو چکی ہے میں چلتی ہوں

۔۔۔۔۔۔

وہ یہ کہہ کر جلدی سے باہر کی جانب گئی کہ کہی وہ اندر ہی نہ آجاے

شان کے اشارہ کرنے سے یہ تو مرحا کو پتا چل گیا تھا وہ اس کے بارے میں ہی کچھ کہہ رہا ہے اور اگر وہ گھر آگیا تو وہ کیا جواب دے گی سب کو اسی لیے جو منہ میں آیا کہہ کر باہر کی جانب گئی تھی۔۔۔۔۔۔۔

اس کا دل کر رہا تھا وہ اس کا منہ ٹور دے لیکن یہاں وہ یہ سب نہیں کر سکتی تھی

۔۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ابھی باہر گی تھی کہ گارڈ اس کی جانب آیا بی بی جی آپ کے شوہر آپ کو لینے آئے ہے باہر وہ آپ کو بلا رہے ہے کہتے ہے لینے آیا ہوں۔۔۔۔۔

گارڈ نے تفصیل بتا کر جا چکا تھا۔۔۔۔۔۔۔

اور مرحا وہی منہ کھولے کھڑی تھی۔۔۔۔۔

اور اگر وہ گھر اکر یہ سب بتا دیتا تو کیا ہوتا۔۔۔۔۔۔۔۔

مرحا یہ سوچ کر ہی گھبرا گئی تھی اس کے باہر آتے ہے شان فوراً سیدھا ہوا تھا

گاڑی میں بیٹھو

اس نے سنجیدہ لہجے میں کہا تھا۔۔۔۔۔۔

ابھی وہ اس وقت یہاں کوئی تماشہ نہیں چاہتی تھی تبھی بنا کچھ بولے گاڑی میں بیٹھ گئی۔۔۔۔۔

شان بھی اپنی سیٹ پر بیٹھتا گاڑی بھگا لے گیا تھا۔۔۔۔۔۔

مرحا کچھ بولنے والی تھی جب وہ فوراً بولا تھا۔۔۔۔

اگر تم نے ایک لفظ بھی اپنے منہ سے نکالا تو میں تمھیں کبھی گھر تو تمھارے چھوڑ کر آنے سے رہا اس لیے سوچ سمجھ کے بولنا۔۔۔۔۔۔

شان سرسری لہجے میں بولا تھا۔۔۔۔

اس کا انداز دیکھ کر مرحا کو خوف محسوس ہوا تھا تبھی کچھ نہ بولنے میں ہی عافیت جانی اور چھپ کر کہ بیٹھ گئی۔۔۔۔۔۔۔

لاہور پہنچتے وہ اسے گھر کے آگے گاڑی روکے کھڑا تھا۔۔۔۔۔۔۔

جب وہ نیچے اترنے لگی تو شان پھر بولا تھا۔۔۔۔

دوبارہ کہی گئی تو تم سب لوگ سیدھا قبرستان جاؤ گے۔۔۔۔۔۔۔

پر سرار لہجہ مرحا کے خوف میں مزید آضافہ ہوا تھا۔۔۔۔۔۔

گاڑی سے اترتے ہی اس نے دروازہ کٹھکٹھایا دروازہ کھولنے پر وہ بغیر کچھ بولے اندر چلی گئی۔۔۔۔۔۔۔۔

اور شان بھی وہاں سے چلا گیا۔۔۔۔۔۔۔۔

_____ ❤️ _____ ❤️ _____

شہیر شام کے وقت وقت گھر سے نکلا تھا گاڑی میں جانے کے بجائے وہ پیدل ہی چل رہا تھا۔۔۔۔۔۔

زویا کی یاد اسے شدت سے ستا رہی تھی وہ یوں ہی واک کرتا ہوا زویا کو سوچ رہا تھا

۔۔۔۔۔۔۔

کرب اس کے چہرے پر واضح تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

سب کی خوشی میں وہ خوش ہو جاتا لیکن اپنے اندر بہت کچھ ٹوٹتا ہوا محسوس کر رہا تھا

۔۔۔۔۔۔۔

وہ سب یاد کر رہا تھا آج سے اب تک زویا کے ساتھ گزارے ہوئے ہر پل اس کی ذہن کی سکرین پر چل رہے تھے۔۔۔۔۔۔

وہ اندر ہی اندر تڑپ رہا تھا لیکن اسے سکون دینے والا یہاں کوئی نہیں تھا اور جس سے اسے سکون ملتا تھا وہ تو کوسوں دور جو سوئی تھی۔۔۔۔۔۔

یہ سوچتے ہی اس نے درد سے آنکھیں میچی تھی اور پھر کھولیں تھی۔۔۔۔۔۔

پری جو یونی میں لیٹ ہو گئی تھی جلدی جلدی قدم خلا رہی تھی اپنی ہی دھن میں چلتی ہوئی جا رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جب اس کا کندھا ہلکے سے کسی شخص کو ٹچ ہوا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس نے پلٹ کو فوراً اور کہا تھا۔۔۔۔۔۔

ایم سوری وہ غلطی۔۔۔۔۔۔

الفاظ اس کے منہ میں ہی رہ گے تھے اور آنکھوں میں ناگواریت اگئی تھی۔۔۔۔۔

سامنے ایس۔ایس اسے ہی گھر رہا تھا

اس لڑکی نے اسے زویا کے خیالوں سے نکالا تھا جو اس وقت اسے زہر لگ رہی تھی

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تمھیں مینرز نہیں ہے یا آندھی ہو تم

ایس۔ایس نے غصے سے اسے کہا تھا۔۔۔۔۔۔۔

ابھی پری کچھ کہتی کہ ایس۔کے کی نظر پیچھے کھڑے کچھ لوگوں پر پڑی ان کے ہاتھوں میں گن تھی اور ایس۔کے کو یہ سمجھنے میں دیر نہیں لگی تھی کہ وہ لوگ اس کے دشمن ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

پر اب یہ پاگل لڑکی بھی اس کے ساتھ تھی۔۔۔۔۔۔ تبھی گولی کی آواز فضا میں بلند ہوئی تھی اس وقت سڑک پر کوئی نہیں تھا کوئی کوئی گاڑی گزر جاتی ایک آدھ گھنٹے کے بعد۔۔۔۔۔۔۔۔

ایس۔کے نے آگے بڑھ کر اسے دھکا دیا تھا اور وہ دونوں دور جا گرے تھے

۔۔۔۔۔۔۔

اس سے پری کا نقاب بھی کھول گیا تھا۔۔۔۔۔۔

اور اس کی چیخ بلند ہوئی تھی۔۔۔۔۔

ایس کے نے فوراً فائر کیے تھے لوگ کافی زیادہ تھے۔۔۔۔۔۔

تقریباً وہ آدھے لوگوں کو ڈھیر کر چکا تھا اس نے پری کو سائڈ پر رہنے کو بولا تھا

۔۔۔۔۔۔۔

اوو وشٹاس کی آواز پری کے کانوں سے ٹکرائی تھی۔۔۔۔

ایس۔کے جو یہاں زویا کو سوچتا آیا تھا اپنا موبائل بھی نہج لایا تھا اور ایک ہی پاسٹل تھی جس کی وجہ سے گولیا بھی اب ختم ہو چکی تھی۔۔۔۔۔۔۔

شاید یہ بات وہ لوگ جان چکے تھے

تبھی شہیر نے پری کا ہاتھ پکڑا اور بھاگنا شروع کیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

بھاگو اگر جان چاہتی ہو تو۔۔۔۔۔

شہیر نے صرف اتنا ہی کہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

اگر وہ اکیلا ہوتا تو کوئی مسلہ نہیں تھا وہ ان سب کو کسی طریقے سے دھول چٹا چکا ہوتا گن کے علاوہ بھی ان کا مقابلہ کر چکا ہوتا پر اب یہ پری اس کے ساتھ تھی اوپر سے پیچھے جو لوگ تھے ان کے پاس بھی گن تھی اور لوگ کچھ کم بھی نہ تھے۔۔۔۔۔

پری تو ڈر اور خوف سے بھاگ رہی تھی اس میں بھاگنے کی بھی ہمت نہیں رہی تھی

۔۔۔۔۔۔

جلدی اور تیز۔۔۔۔

ایس۔کے نے تقریباً اسے کینچھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔۔۔۔

اے ے ے ے ے ے پکڑو اسے بھاگنے نہ پائے یہ۔۔۔۔۔۔۔

ورنہ بوس ہماری جان لے گا سیدھا۔۔۔۔۔۔

پیچھے سے کسی کی آواز آئی تھی تبھی فضا میں فائر بلند ہوا تھا

اس نے رک کر پیچھے مڑ کر دیکھا تو اس شخص نے ہوا میں فائر کیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اگر تم ہلے تو تمھاری موت پکی۔۔۔۔۔۔

وہاں موجود ایک شخص بولا تھا۔۔۔۔۔۔۔

شہیر کی آنکھوں میں اس وقت انتہا کا غصہ تھا غصے سے اس کی آنکھیں سرخ ہو چکی تھی

۔۔۔۔۔۔۔

غصہ تو اسے پری پر بھی تھا پتہ نہیں کہاں سے اس وقت وہ اس کے سامنے ٹپک پڑی تھی

۔۔۔۔۔۔

تبھی ایس۔کے پیچھے پلٹنے لگا تھا کہ وہ آدمی پھر بولا تھا۔۔۔۔۔۔۔

تمھیں جان نہیں پیاری مطلب۔۔۔۔۔۔

کہتے کہ ساتھ ہی وہ آدمی فائر کرنے والا تھا۔۔۔۔۔۔۔

جب جلدی سے کوئی بڑی پھرتی سے وہاں موجود سڑک کے پاس موجود جھاڑیوں سے نکلا تھا اور ایک قلابازی لگا کر سیدھا فائر وہاں کھڑے آدمی کے سینے میں کیا تھا اور ساتھ ہی دوسرے آدمی پر گولی چلا کر اسے ڈھیر کیا تھا۔۔۔۔۔۔۔

اس اچانک افراد پر وہاں موجود آدمی کچھ سمجھ نہیں پا رہے تھے۔۔۔۔۔۔۔

تب اس نے پلٹ کر دو گن ان کی طرف پھینکی تھی۔۔۔۔۔۔

پری نے وہ گن کیچ کی تھی جبکہ شہید ساکت کھڑا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

موو اینڈ فائر۔۔۔۔۔۔۔

گرے آنکھوں نے حکم دیا تھا اور پری۔۔۔۔۔۔۔

اور زویا بڑی پھرتی سے اب لوگوں کو گرا رہی تھی۔۔۔۔۔۔

پری بھی بناڈرے یہ سب کر رہی تھی۔۔۔۔۔

تبھی فائر پری کو لگنے لگا تو زویا نے اسے دھکا دیا تھا

ایجنٹ پریشے بی لہر فل۔۔۔۔۔

زویا نے کہتے کے ساتھ آدمی پر فائر کیا تھا اور آدمی دور جا گرا تھا۔۔۔

مسٹر ایس۔ایس یہاں میلہ نہیں لگا جو آپ یوں کھڑے دیکھ رہے ہے۔۔۔۔۔

اس نے سختی سے کہا تھا جس سے شہیر ہوش کی دنیا میں واپس آیا تھا۔۔۔۔۔۔

زویا اس کی زویا زندہ تھی۔۔۔۔۔

پریشے آپ اسے کور کرے شاید ان کا دماغی توازن بگڑ گیا ہے۔۔۔۔۔

اب کے اپنا بچاؤ کرتے ہوئے زویا نے غصے سے کہا تھا۔۔۔۔۔

اور اب ایک درخت سے نکل کر ایک فائر کرتی ساتھ بھاگتی ہوئی دوسرے بندے کو کک کرتی گرا چکی تھی۔۔۔۔۔

اس آدمی نے اٹھنے کی کوشش کی تو زویا نے اس کے دونوں ٹانگ پر فائر کیا تھا

۔۔۔۔۔۔

وہاں اب لاشوں کے ڈھیر لگے ہوئے تھے اور شہیر بت بنا یہ سب دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔

اس کی آنکھیں تو زویا پر ہی ٹک گئی تھی۔۔۔۔۔۔

پریشے ایک لاش کے پاس اکر اس کی جیب سے کچھ نکال رہی تھی۔۔۔۔۔

جبکہ زویا ان سب کی جانب پیٹھ کر کہ اس آدمی کے پاس بیٹھ گئی تھی۔۔

تم لوگوں کو میں نے حرام کھانے کے لیے پالا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

چماغصے سے ان پر دھاڑ رہا تھا۔۔۔۔۔۔

سر وہ لوگ۔۔۔۔۔۔

اس کے بندے نے ڈرتے ہوئے کہا تھا کہ چما نے فوراً اس کی بات کاٹی تھی۔۔۔۔۔۔

تم لوگوں کے ہوتے ہوئے وہ ایس۔کے شمداد دادا کو مار کر فرار بھی ہو گیا لیکن تم میں سے کسی نے بھی اسے دیکھا تک نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔

سب کے سب نالائق ہو دفع ہو جاؤ یہاں سے ورنہ اس کی جگہ تم لوگوں کی لاشیں بچھاؤ گا۔۔۔۔۔۔

وہ پھر غصے سے پھنکارا تھا۔۔۔۔۔

اس کا غصہ دیکھ سب لوگ وہاں سے چلے گے تھے۔۔۔۔۔

سوائے اس کے خاص آدمی کے۔۔۔۔۔

راجو پتہ کرواؤ کون ہے وہ بدذات اور کہاں سے آتا ہے کیا کمزوری ہے اس کی سب کچھ پتہ کرواؤ۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

غصے سے کہتے وہ کرسی پر بیٹھتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سر وہ ہوا کی طرح آتا ہے اور پل بھر میں غائب ہو جاتا ہے اس کے بارے میں پتہ کروانا خاصہ مشکل ہے لیکن آپ فکر نہ کرے میں کرواتا ہوں پتہ۔۔۔۔۔۔۔۔

راجو ادب سے سر جھکائے کہتا ہے۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے جاؤ تم اب۔۔۔۔

چما کچھ سوچتا ہوا راجو کو بھیج دیتا ہے۔۔۔۔۔۔

_____😍😍😍____😍😍😍_____

_____

شان جو کے مرحا سے ملنے جارہا تھا اسے اپنے موبائل پر ایک میسج موصول ہوتا ہے

یونیورسٹی کے آگے والی روڈ پر پہنچو اینڈ سب کو کانفرس روم پہنچنے کا بولو۔۔۔۔۔۔

وہ دیکھ کر حیرت میں پر جاتا ہے بھلا یہ میسیج کس نے کیا ہو گا پھر اسے ایس۔کے کا خیال آتا ہے۔۔۔۔۔

وہ فوراً ہی گاڑی اس طرف موڑ لیتا ہے۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تھوڑی دیر تک وہ اس روڈ پر موجود ہوتا ہے۔۔۔۔۔۔

گاڑی سے باہر نکلتا ہے اور سامنے کا منظر دیکھ کر حیران رہ جاتا ہے۔۔۔۔۔

سامنے ایس۔کے ہکا بکا کھڑا ہوتا ہے اور پری نیچے کچھ فاصلے پر گھٹنوں کے بل بیٹھی کچھ چیک کر رہی ہوتی ہے۔۔۔۔۔

اس سے نظر ہٹا کر جب وہ سامنے دیکھتا ہے۔۔۔۔

تو کوئی اسے گھٹنوں کے بل بیٹھا ہوا ملتا ہے اس کا رخ دوسری جانب ہوتا ہے۔۔۔۔۔

ہر طرف لاشوں کے ڈھیر لگے ہوئے ہوتے ہے۔۔۔۔

وہ گن نکالے آگے بڑھتا ہے جب وہ پلٹتی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

اسے دیکھ کر شان شاک میں اجاتا ہے چند پل زویا کو دیکھنے کے بعد اس کے منہ سے بے اختیار ہی نکلتا ہے

بھابھی۔۔۔۔۔۔۔

ایجنٹ شان میں نے ہی بلایا تھا آپ کو اس آدمی کو لے جائے یہاں سے ہمارے سپیشل روم میں باحفاظت۔۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

زویا اس کی حیرانی کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے بولتی ہے۔۔۔۔۔۔

اور مسٹر ایس۔ایس کو ہاسپیٹل لے جاے انہیں وہاں کی ضرورت ہے۔۔۔۔۔۔

زویا ساتھ ہی ایس کے کی حیرانی پر چوٹ کرتی ہوئی کہتی ہے۔۔۔۔۔۔

چلے اب یہاں سے۔۔۔۔۔۔

وہ کہتی ہوئی آگے بڑھ جاتی ہے جبکہ شان کچھ دیر خاموش کھڑا رہتا ہے

اور پھر آگے بڑھ کر اس آدمی کو کار کی ڈیکی میں سکتا ہے۔۔۔۔۔

اور ایس کے کی طرف آتا ہے۔۔۔۔۔

یہ سب۔۔۔۔

شان اس سے پوچھتا ہے۔۔۔۔

تو اس کی جانب خالی نظروں سے دیکھتا ہے۔۔۔۔۔

زویا واپس آ گئی شان۔۔۔۔۔۔

ایس۔کے کہتا ہوا اس کے گلے لگ جاتا ہے۔۔۔۔۔۔

جس پر شان اس کی حالت سمجھتے ہوئے اس کی پیٹھ پر ہلکا سا ہتھ مارتا ہے۔۔۔۔۔۔

واپس تو آ گئی ہے پر کب کیسے۔۔۔۔۔۔

بہت سے سوال ہے اور جواب کانفرنس روم میں ملے گا۔۔۔۔۔

یہ نہ ہو ہم لیٹ ہو جائے شان اسے خود سے دور کرتا ہے۔۔۔۔۔۔۔

ایس کے کی آنکھیں میں اس وقت نئی چمک تھی۔۔۔۔۔۔

چل اب۔۔۔۔

وہ اسے کہتا ہے اور دونوں گاڑی کی جانب قدم بڑھاتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

_____ 😍 _____ 😍 _____ 😍 _____

_

عارف۔ماہ نور۔رومی۔اور زیبی اس وقت کانفرنس روم میں تھے

جب زیبی بولا تھا۔۔۔۔۔۔

ہمیں یہاں اس طرح کیوں بلایا ہے۔۔۔۔

زیبی نے سوالیہ نظروں سے عارف کو دیکھا تھا۔۔۔۔۔۔

پتہ نہیں مجھے شان کا میسج آیا تھا اس لیے کوئی ضروری کام ہی ہو گا۔۔۔۔۔

عارف نے عام سے لہجے میں کہہ کر ایک نظر ماہ۔نور کو دیکھا تھا۔۔۔۔۔۔

ماہ نور خود پر اس کی پڑنے والی نظریں محسوس کر رہی تھی اس لیے اس کی جانب دیکھنے سے گریز کر رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

ہممممم میرے خیال میں اتنی دیر سے بلایا ہوا ہے لگتا آپ کا شان پھر کوئی مذاق کرنے والا ہے ہمیں چلنے چاہے ابھی۔۔۔۔۔۔

زیب پھر بولا تھا اور اب کی بار اس کے لہجے میں بے زاری تھی۔۔۔۔۔۔

ہر کام صبر اور صیح وقت آنے پر کیا جاتا ہے ورنہ وقت ہمیں ایسی مات دے گا کے ہم اٹھنے کے قابل نہیں رہے گے اس لیے بیٹھے رہوں تو فایدہ میں رہوں گے۔۔۔۔۔۔

زویا نے دروازے میں آتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔۔

اس کی آواز سن کر سب حیرت سے پلٹے تھے۔۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

زویا ان کے سامنے کھڑی تھی زندہ کی زندہ۔۔۔۔۔۔

سب پھٹی پھٹی نظروں سے اسے دیکھ رہے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔

جب وہ چلتی ہوئی اپنی کرسی پر آکر بیٹھ گی تھی اس کے ساتھ ایک اور لڑکی یعنی پری بھی تھی۔۔۔۔۔

اور اب پیچھے سے شان اور ایس۔کے بھی آگے تھے

ایس۔کے اپنی مخصوص کرسی پر بلکل زویا کے سامنے بیٹھا بے تاب نظروں سے اسے

دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔۔

جیسے اس کا دل ہی نہیں بھر رہا تھا وہ خود کو یقین دلانا چاہتا ہو اس کی جان اس کی زویا آ گئی ہے

زویا سب کی نظروں کا مطلب باخوبی سمجھی تھی۔۔۔۔۔۔۔

میم آپ سب سے پہلے رومی نے حیرت سے منہ کھولے کہا تھا۔۔۔۔۔۔

جی میں ہی ہوں کوئی بھوت نہیں ہوں۔۔۔۔۔

زویا نے بات کو مذاق میں اڑانا چاہا تھا۔۔۔۔۔

جب کسی کی بھاری رعبدار آواز اس کے کانوں میں ٹکرائی تھی

کیا آپ بتا سکتی ہے آپ اتنے دنوں تک کہا تھی۔۔۔۔۔۔

ایس۔کے نے اس سے پوچھا تھا جانتا تھا کہ وہ آرام سے بتانے والوں میں سے نہیں ہے

۔۔۔۔۔

اس کی ٹیم کا دوسرا لیڈر ہوں میں تو مجھے بلکہ سب کو جاننے کا حق ہے کہا تھی آپ

مسز۔ایس۔ایس۔۔۔۔۔۔

ایس۔کے نے پھر کہا تھا اور اس بار اس کی آخری بات پر سب چونکے تھے۔۔۔۔۔۔۔

زویا نے بھی اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔۔

جس کی آنکھوں میں اتنے دنوں تک کی تڑپ۔غصہ۔اور محبت ہی محبت تھی۔۔۔۔۔

اس نے فورا نظروں کا زاویہ بدلا تھا۔۔۔۔۔۔

پر باقی سب انہیں ہی دیکھ رہے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔

جس پر اس نے عورت کرنا ضروری نہیں سمجھا تھا۔۔۔۔۔۔

میں گاڑی میں بیٹھنے لگی تھے دروازہ پر ہاتھ رکھتے ہی مجھے اپنی گاڑی کے پاس سے ایک باریک سے آواز آئی تھی پھر میں غیر ارادی طور پر پیچھے مڑ کر میرب کی طرف دیکھا تھا مقصد ارد گرد کا جائزہ لینا تھا۔۔۔۔۔۔

وہاں ہی مجھے ایک آدمی نظر آیا تھا۔۔۔۔۔۔

پہچان تو میں اسے گئی تھی لیکن شو نہیں کروایا کہ یہی بہتر تھا۔۔۔۔۔

پتہ تو مجھے لگ گیا تھا کہ میری گاڑی میں بم ہے لیکن اگر میں اس وقت کچھ کرتی ایک تو سب کی نظروں میں آجاتی دوسرا وہ لوگ بھی چونکنے ہو جاتے اس لیے چپ کر کہ

گاڑی میں بیٹھی۔۔۔۔۔

کیونکہ وہ آدمی ایسے کھڑا تھا کہ میں اسے دیکھ نہ لوں وہ مجھے گاڑی میں بیٹھتا دیکھ کر پیچھے کو ہوا تھا اور اسی بات کا فایدہ اٹھا کر وہاں سے گزرہری عورتوں کے ساتھ میں باہر نکل کر مل گئی اور اس نے گاڑی بلاسٹ کر دی۔۔۔۔۔۔

زویا نے تفصیل ان سب کو بتائیں تھی۔۔۔۔۔

پہلے تو سوچا کہ واپس آ جاؤ لیکن پھر خیر غائب رہنا زیادہ بہتر لگا تھا۔۔۔۔۔۔

اینڈ مسٹر ایس۔ایس گڈ جاب کہ آپ نے شمداد دادا کو مار دیا۔۔۔۔۔۔

اینڈ پر اس نے شہیر کی طرف دیکھ کر کہا تھا۔۔۔۔۔

جس سے عارف شان اور شہیر نے چونک کر اسے دیکھا تھا۔۔۔۔۔۔۔

شان بیچارہ تو دنگ رہ گیا تھا اگر اس کا بھائی شیر تھا تو بھابھی سوا شیر تھی۔۔۔۔۔۔

تو اس کا مطلب تھا زویا نے سب پر نظر رکھی تھی۔۔۔۔۔۔

شہیر نے اس کی طرف دیکھا جس کی آنکھوں میں الگ چمک تھی۔۔۔۔۔۔۔

غافل تو دشمن سے بھی نہیں ہوا جاتا آپ لاگ تو پھر ٹیم ہے۔۔۔۔۔۔

زویا نے پھر سے کہا تھا۔۔۔۔۔۔

گرے آنکھوں میں اس وقت ایک طنز تھا۔۔۔۔۔۔

اینڈ ناؤ تیار ہو جائے سب کہ سب۔۔۔۔۔

مینٹلی بھی اینڈ فزیکلی بھی۔۔۔۔۔

زویا نے سب پر ایک نظر ڈال کر کہا تھا۔۔۔۔۔۔۔

اینڈ یہ مس پریشے ہے ہمارے ساتھ کام کرے گی۔۔۔۔۔۔

زویا نے پریشے کا تعارف دیا تھا۔۔۔۔

ایم سوری۔۔۔۔۔

پری نے ایس۔کے کی طرف دیکھ کر کہا تھا۔۔۔۔۔

جس کا مطلب سمجھ سمجھ کر اس نے ہلکا سا سر ہلایا تھا۔۔۔۔۔۔

اس ایک ماہ میں پتا چلا ہے کہ یہاں پر ہونے والے کام مختلف ملکوں سے منسلک ہے

۔۔۔۔۔

جیسے ترکی۔امریکہ۔دبئی اور خود پاکستان

لڑکیوں کو اغواء کر کے دوسرے ملکوں میں لے جانے۔۔۔۔

لوگوں کے جسموں میں کوئی نہ کوئی ڈرگز بھر کر جھوٹ بول کر یہ کہہ کر کہ اس مرنے والے کے آباؤاجداد اس ملک میں رہتے ہے وہاں کے کر جانا۔۔۔۔

غیر قانونی طور پر آرگنز بیچنا

اور بھی بہت سے دوسرے کام شامل ہے۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

زویاان کو انفارم کر رہی تھی اور سب حیرانی سے سن رہے تھے کہ یہ لڑکی واقع کافی ذہن تھی جو ایک ماہ میں اتنا کچھ پتا کروا آئیں تھی۔۔۔۔۔۔

اور سب سے اہم بات۔۔۔۔۔۔

ہماری ایجنسی کا ہی کوئی دوسرے سے ملا ہوا ہے اور ہماری ہر کاروائی ان تک پہنچاتا ہے

۔۔۔۔۔

یہ سن کر سب پھر چونکے تھے۔۔۔۔۔۔

خیر مختصر بات یہ کہ چوکنا رہے۔۔۔۔۔۔۔

اور ہاں ایس۔کے بھی اب بہت جلد ہماری گرفت میں ہوگا۔۔۔۔۔۔سوبی کئر فل ٹو آل آف یو۔۔۔۔۔۔۔

اور باقی کی ڈیٹیل بعد میں دے گے اب آپ لوگ جا سکتے سوائے مسٹر ایس۔ایس کے

۔۔۔۔

سب لوگ چونکے تھے اور پھر اپنی کرسیوں سے اٹھے تھے ایس۔ایس اور زویا وہی ویسے ہی بیٹھے تھے

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

_____ 😍 _____ 😍 _____

سب کے جانے کے بعد زویا بھی کھڑی ہوئی تھی اور شہیر بھی چلتا ہوا اس تک آیا تھا

۔۔۔۔۔

اس کے مقابل کھڑا وہ اس کی آنکھوں کو باغور دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔۔

کچھ لمحے ایسے ہی گزرے تھے نیلی آنکھیں گرے آنکھوں پر جمی ہوئی تھی۔۔۔۔۔

اور شاید وہ ایسے ہی کھڑا رہنا چاہتا تھا اس کو اپنے سامنے کھڑا دیکھ کر۔۔۔۔۔

کہ ایک بار بھی اس نے پلک نہیں جھپکی تھی۔۔۔۔۔

تبھی زویا کو جب کوفت ہوئی تو۔۔۔۔۔

بولی تھی۔۔۔۔۔

بچ کہ رہنا خبر ملی ہے کہ جس کو شمداد دادا نے مارا تھا چماا سے ڈھونڈ رہا ہے سوبی کئر فل۔۔۔۔۔

اس کو خبر ملی تھی کہ چماا سے ڈھونڈ رہا ہے جس نے شمداد دادا کو مارا تھا۔۔۔۔۔۔

اور اگر اسے یہ خبر ملتی کو چماایس۔کے ہی ڈھونڈ رہا ہے تو شاید وہ خود اسے پکڑ لیتی لیکن بس اسے یہی پتا چلا تھا کہ جس نے شمداد کو مارا ہے اسے چماڈھونڈ رہا ہے

زویا کہتی پلٹی تھی جب شہیر نے اس کا بازو پکڑے اس پھر سے اپنے مقابل کیا تھا

۔۔۔۔۔

پھر سے وہ اس کی آنکھوں میں جھانک رہا تھا۔۔۔۔۔

زویا ویسے ہی کھڑی تھی

اسے پتہ تھا کہ ایس۔ایس نے شمداد دادا کو کیوں مارا۔۔۔۔۔۔۔

وہ اس کی جانب سے غصہ نہیں رکھنا چاہتی تھی لیکن اگر پھر سے وہ سب ہو گیا تو ایک ڈر اس کے اندر تھا۔۔۔۔۔

اب دونوں ایک دوسرے کی آنکھوں۔میں دیکھ رہے تھے۔۔۔۔۔۔

جب شہیر کی آواز نے خاموشی کو توڑا تھا۔۔۔

پلیز ایک بار تمھیں گلے لگا سکتا ہوں۔۔۔۔۔

پلیز

شہیر کبیر شاہ آج پہلی بار کسی سے التجا کر رہا تھا۔۔۔۔۔

ہر کام اپنی مرضی سے کرنے والا آج کسی سے اجازت لے رہا تھا۔۔۔۔

اس کی لہجے میں درد تھا شدت تھی کہ نہیں لیکن زویا نے محسوس کی تھی۔۔۔۔

تبھی نا کچھ سوچتے ہوئے ہاں میں گردن ہلائی تھی۔۔۔۔۔

اس کی جازت کی دیر تھی کہ شہیر نے اسے اپنی طرف کھینچا تھا اور اسے اپنے مظبوط حصار میں لے لیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ شدت سے اسے خود میں پینچے کھڑا تھا۔۔۔۔

جیسے اگر اس نے چھوڑا تو وہ پھر بھاگ جائے گی ایک ماہ اس سے دور رہنے کی وجہ سے اسے اس سے عشق سے جنون تک ہو گیا تھا

اگر وہ چلی گئی۔۔۔۔

یہی سوچ آتے اس نے گرفت اور مظبوط کی تھی کہ زویا کو اپنی سانس کم ہوتی محسوس ہو رہی تھی۔۔۔۔

لیکن اس نے اسے نہ دور کیا تھا نہ روکا تھا۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس شخص نے شمداد کو مار دیا تھا اس کی وجہ سے گولی کھائی اس کو بچانے کے لیے

۔۔۔۔۔۔۔

شاہد وہ اس کے لیے اتنا تو کر ہی سکتی تھی۔۔۔۔

یہی سوچتے ہوئے اس نے اسے خود سے دور نہیں۔ کیا

۔۔۔

لیکن وہ کہاں جانتی تھی کہ محبت بھی ایک چیز ہوتی ہے۔۔۔۔

جو اس کی کہانی میں بھی آئے گی اور اس کی کہانی کا رخ موڑ کہ رکھ دے گی۔۔۔۔۔

وہ یونہی اسے گلے لگائے کھڑا تھا دنیا جہاں کو بھلائے وہ صرف اسے محسوس کر رہا تھا وہ چاہتا ہی صرف اسے محسوس کرنا تھا اپنی تڑپ کا حساب لینا تھا۔۔۔۔۔۔۔

اس ایک ماہ میں وہ جو ایک پل سکون سے نہیں سویا تھا اس سب کا ازالہ وہ اس سے چاہتا تھا۔۔۔۔۔۔

اس نے اسے مزید گرفت میں لیا تھا گرفت اب مزید سخت تھی اب کہ زویا کی برداشت جواب دے گئی تھی اگر وہ ایسے ہی اسے خود سے اس طرح لگائے رکھتا تو یقیناً اس کی ہڈیوں کا بری طرح نقصان ہو جاتا۔۔۔۔۔۔

آخر کار تھک کر اس نے ایس۔ایس کو خود سے دور کرنے کی کوشش کر ہی لی تھی

۔۔۔۔۔۔۔

چھوڑوں اب کیا تم سچ میں مجھے مارنے کے ارادے رکھتے ہو۔۔۔۔

زویا نے خود کو چھڑواتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔۔۔

اس کی بات پر شہیر نے گرفت ڈھیلی کی تھی اور اسے چھوڑا تھا۔۔۔۔

اس بے ڈھنگی بات کی تمھیں پتہ کتنی سزا ملے گی تمھیں۔۔۔۔۔۔

شہیر نے اسے دیکھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

اور پل میں اس کا نقاب اتار چکا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

زویا نے غصے سے ایک نظر اسے دیکھا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

واپس دے۔۔۔۔۔

زویا نے اپنے نقاب کی طرف اشارہ کر کہ بولا تھا جو اس وقت شہیر کے ہاتھ میں تھا

۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تمھیں پتہ ہے ایک پل بھی چین سے نہیں گزرا میرا ہر پل تمھیں یاد کیا میں نے خدا سے دعا مانگی اپنے سکون کے لیے لیکن میرا سکون تم اپنے ساتھ لے گئی۔۔۔۔۔۔

فقط ایک بار میری حالت کا خیال کر کے تم مجھے بتا تو سکتی تھی نہ صرف ایک بار۔۔۔۔۔

شہیر اس کی بات کو یکسر نظر انداز کرتا ہوا بولا تھا۔۔۔۔۔۔۔

اس کی بات پر زویا نے ایک گہرا سانس لیا تھا۔۔

اس وقت یہی بہتر تھا اور یہی وقت کا تقاضہ بھی تھا کہ میں مری ہوئی ثابت ہوں سو اس لیے میں نے نہ تمھیں آگاہ کیا نہ کسی اور کو۔۔۔۔۔۔

خیر میرے لیے تم تڑپے خوش نصیب ہوں میں۔۔۔۔۔۔

اس کی بات سن کر شہیر نے حیرت سے اسے دیکھا تھا کیا واقعی یہ الفاظ جو اس نے ابھی ابھی سنے تھے وہ زویا کے تھے۔۔۔۔۔۔۔

لیکن اس کی حیرت زویا کے دوسرے جملے نے مٹا دی تھی۔۔۔۔۔

میں خوش نصیب ہوں کہ تمھیں اور تڑپاؤں گی اور رہی سکون کی بات تو وہ تو اب بھی نہیں رہے گا آخر زبردستی شادی کی ہے سزا تو بنتی ہے۔۔۔۔۔۔

زویا اس کی حالت دیکھتے مزے سے ہلکے پھلکے انداز میں بولی تھی۔۔۔۔۔۔

جب کہ شہیر نے اسے ایک گھوری سے نوازا تھا۔۔۔۔۔

اس کی گھوری کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے زویا کھل کر مسکرائی تھی شاید پہلی دفعہ وہ یوں اس طرح اس کے سامنے مسکرائی تھی۔۔۔۔۔

شاید اسے احساس تھا کہ شہیر اس سے واقعی محبت کرتا ہے شاید اس کے دل کے ایک

کونے سے آواز آئی تھی۔۔۔۔۔

اس کے مسکرانے سے بھی اس کی آنکھ کے پاس کا ڈمپل رونما ہوا تھا جو اس کی ہنسی کو مزید دلکش بنا گیا تھا۔۔۔۔۔۔۔

شہیر نے بے اختیار جھک کر اس کے ڈمپل پر ہونٹ رکھ دیے تھے اس کی حرکت پر زویا حیران ہوئی تھی۔۔۔۔۔

کیا تھا وہ شخص ایک پل اجازت لیتا تھا اور دوسرے پل خود ہی حق جتانے لگ جاتا تھا

۔۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شہیر آنکھیں بند کیے اسے محسوس کر رہا تھا اسے نے پیچھے سے زویا کی کمر کے گرد اپنے بازو لپیٹے تھے اور اسے خود سے قریب کیا تھا۔۔۔۔۔۔۔

اب وہ اس کے گالوں پر جھکتا وہاں اپنے ہونٹ رکھ چکا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

تمھاری طرف بہت حساب نکلتے ہے جان لیکن سب کی سزا باری باری ملے گی

۔۔۔۔۔۔۔

شہیر کہتا ہوا اس کی ہونٹوں کی جانب جھکنے لگا تھا جب زویا نے خود کو اس کی گرفت سے

چھڑوایا تھا۔۔۔۔۔۔

یا شاید شہیر نے خود چھوڑ دیا تھا۔۔۔۔

تم ہو ہی بے شرم بد تمیز انسان۔۔۔۔۔۔۔

زویا کہتی ہوئی اس سے اپنا نقاب چھینتی ہوئی باہر کی جانب بغیر اسے دیکھے تیزی سے گئی تھی جاتے جاتے اس نے اپنے منہ کو کور کر لیا تھا۔۔۔۔

جہاں اب صرف اس کی گرے آنکھیں ہی نظر آ رہی تھی

شہیر اس کے پیچھے سے ہلکا سا مسکرایا تھا اور اپنے بالوں میں ہاتھ پھرے تھے۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

_____ ❤️ _____ ❤️❤️ _____

_____ ❤️❤️

اس وقت وہ اپنے روم میں موجود تھی اس نے موبائل اٹھایا تھا اور میسج ٹائپ کیا تھا

بی ریڈی فار سرپرائز۔۔۔۔۔۔

میسج اس نے میرب کے نمبر پر بھیج دیا تھا۔۔۔۔۔۔

اور موبائل ایک سائڈ پر رکھ دیا کہ جانتی تھی وہ کالج ہو گی۔۔۔۔۔

خود وہ باہر آئی تھی جہاں باقی سب تھے۔۔۔۔۔۔

باہر آتے ہی وہ ایک صوفے پر ٹکی تھی۔۔۔۔۔

تو کیا خیال ہے مسٹر عارف اینڈ ہونے والی مسز عارف کا نکاح کی تیاری نہیں کرنی کیا

۔۔۔۔۔۔۔۔

اس نے نظریں ان دونوں پر جما کر کہا تھا۔۔۔۔۔۔

اس کی بات پر عارف مسکرایا تھا جبکہ ماہ نور نے سر نیچے کر لیا تھا تو مطلب واقع وہ سب کی لیڈر ثابت ہوئی تھی اور سب جانتی تھی۔۔۔۔۔۔۔

کرنی تو ہے لیکن کسی کو خیال کہا ہے اس نے ایس۔ایس کی بے خبری پر چوٹ کی تھی جبکہ ایس۔ایس پہلے نکاح کا نظام کروا چکا تھا اب بس ماہ نور کے کپڑے رہتے تھے

۔۔۔۔۔۔۔

یا ایک دو اور چیزیں اور پھر شام کو ہی مہندی رکھ دی جاتی جس پر صرف وہ لوگ ہونے تھے یہ بات بھی عارف نے کہی تھی کہ تھوڑا بہت کر لینا ٹھیک تھا پتہ نہیں ماہ نور کی کیا

خواہش ہو گی اتنا تو وہ کر ہی سکتا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

ہمممم ٹھیک ہے پھر تم ماہ نور کو لے جاؤ شاپنگ پہ میں آج گاؤں جا رہی ہوں رات تک لوٹ آؤ گی۔۔۔۔

تب تک تم لوگ اپنی تیاری مکمل کرنا اور جیسے ہی مہندی ہو جائے گی تب سے نکاح تک تم مجھے نور کے پاس بھی نظر نہ آؤ زویا نے مسکراتے ہوئے وارن کیا تھا۔۔۔۔۔

اور اس کی بات پر عارف کا منہ بن گیا تھا۔۔۔۔۔۔

رومی تم نور کو شام کو پارلر سے پک کرو گے اوکے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اور زیبی تم باقی کے انتظامات دیکھوں گے۔۔۔۔۔۔۔

اور خاص تم دونوں نظر رکھنا کہ یہ نور کو تنگ نہ کرے۔۔۔۔۔۔۔

اس نے مسکراہٹ دبا کر کہا تھا۔۔۔۔۔۔

اس کی بات پر نور نے پہلو بدلا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

شان تم لوگ عارف کی ہلپ کر دینا اس کی شاپنگ میں

اس نے شہیر کو نظر انداز کیا تھا جو شہیر نے محسوس بھی کیا تھا۔۔۔۔۔۔

اور خفگی سے اسے دیکھا جب کہ وہ اس کی طرف متوجہ نہیں۔ تھی لیکن جانتی تھی کہ اب وہ اسے دیکھ رہا ہو گا۔۔۔۔۔۔۔۔

اور مسٹر ایس۔ایس آپ ان سب کا خیال کرنا ان کی حفاظت آپ کے ذمے

اب میں نکلتی ہوں شادی انجوائے کرنا تم لوگ بعد میں پتہ نہیں کہاں کہاں خوار ہونا پڑے۔۔۔۔۔

زویا کہتی ہوئی صوفے سے اٹھی۔۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ماہ نور نے چونک کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔۔

ہم لوگ مطلب کیا آپ نہیں ارہی میرے نکاح پر زوئی۔۔۔۔۔۔۔۔

نور نے حیرت سے اس کی جانب دیکھتے ہوئے کہا تھا اور اس کی بات پر باقی سب کی نظریں بھی زویا پر تھی

نہیں مجھے کام ہے گاؤں سے میں شام تک واپس آجاؤں گی پھر مجھے ادھر کام ہے

۔۔۔۔۔۔۔

زویا نے کہا اور پلٹنے لگی تھی۔۔۔۔۔۔

زوئی۔۔۔۔

نور نے بھرائی ہوئی آواز میں اسے کہا تھا۔۔۔۔۔۔

زویا نے فوراً پلٹ کر دیکھا تھا

جس کی آنکھوں میں اس وقت آنسوں تیر رہے تھے۔۔۔۔۔

زویا نے آگے بڑھ کر اسے گلے لگایا تھا۔۔۔۔

میں مذاق کر رہی تھی بھلا میں اپنی چھوٹی کی شادی مس کر سکتی ہوں یار۔۔۔۔

زویا نے اس کے بال سہلاتے ہوئے کہا تھا اور باقی سب حیرت سے اسے دیکھ رہے تھے

۔۔۔۔۔۔

نور نے شروع سے اسے بہن مانا تھا وہ ذرا سا ناراض ہو جاتی تو نور کی جان پر بن جاتی تھی

۔۔۔۔

ایسے رو رہی ہو جیسے ابھی تمھیں عارف کے ساتھ رخصت کرنے لگے ہے۔۔۔۔۔

اس کی بات پر نور شرمندہ سا ہو کر اس سے الگ ہوئی تھی باقی سب بھی مسکراتے تھے اور عارف تو ایسے تھا اس کی بات سن کر جیسے کہہ رہا ہو۔۔۔۔۔

ہاں ہاں بے شک بھیج دوں ابھی۔۔۔۔۔۔۔

اب چلتی ہوں۔۔۔خدا حافظ سب پر مشترکہ نظر ڈالتی وہ باہر کی جانب چل پڑیں اور سب اپنے اپنے کام کو لے کر باتیں کرنے لگے۔۔۔۔۔۔

_____ ❤❤❤ _____ ❤❤ _____

_____❤

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میرب کالج سے واپس آتی اپنے روم میں چلی گئی تھی اسے ذیشان پر بھی غصہ تھا کچھ اپنے گھر والوں سے بھی خفا تھی۔۔۔۔۔

جنہوں نے بتانے تک کہ زحمت نہیں کی تھی۔۔۔۔۔۔۔

وہ غصے میں اپنی چیزیں رکھتی موبائل کو پکڑ لیتی ہے۔۔۔۔۔۔۔

موبائل اوپن کرتی وہ میسج چیک کرتی ہے جب اسے وہ میسج نظر آتا ہے۔۔۔۔۔۔۔

آپی اس کے منہ سے بے اختیار ہی نکلتا ہے۔۔۔۔۔۔

زویا ہی تو اسے ایسے میسج کرتی تھی جب بھی وہ کسی چیز کا اظہار کرتی تو وہ پہلے تو اسے منع کر دیتی پھر ایسے میسج کر دیتی جس سے میرب خوش ہو جاتی۔۔۔۔۔۔۔۔

اب بھی ویسا ہی میسج تھا۔۔۔۔۔

وہ بھاگتی ہوئی نیچے آئی تھی۔۔۔۔۔

ماما پاپا۔۔۔۔۔راحب۔۔۔۔

وہ سب کو آوازیں دیتی ہوئی روم میں گئی تھی جہاں وہ تینوں بیٹھے ہوئے تھے۔۔۔۔۔

کیا ہوا کیوں چلا رہی ہوں میرو۔۔۔۔

حرا بیگم نے اسے ٹوکتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

مما آپی زندہ ہے مما وہ زندہ ہے یہ دیکھیں مما آپی زندہ ہے۔۔۔۔۔

میرب نے چلاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔۔

سب نے اس کی جانب چونک کر دیکھا تھا۔۔۔۔۔۔

مما میرو کو ڈاکٹر کی ضرورت ہے۔۔۔۔۔

راحب بولا تھا لہجے میں۔نہ مذاق تھا نہ کچھ وہ اس کی زویا سے اٹیچ مینٹ جانتا تھا

۔۔۔۔۔۔

تبھی بولا تھا۔۔۔۔

بھائی میں پاگل نہیں ہوں آپی زندہ ہے آپ مان لے۔۔۔۔

میرو نے اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔۔۔

میرو بیٹا آپ آرام کرے۔۔۔۔۔۔

حافظ صاحب نے میرب کو دیکھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔۔

جب پیچھے سے زویا کی آواز بلند ہوئی تھی۔۔۔۔

میرب رہنے دو انہیں میں صرف تم سے مل لوں گی۔۔۔۔۔۔۔

زویا کی آواز پر سب پلٹے تھے میرب کے منہ سے چیخ نکلی تھی۔۔۔۔۔

سب شاک میں تھے۔۔۔۔۔۔

زویا۔۔۔۔۔۔

سب سے پہلے حرا بیگم نے اسے پکارا تھا اسے دیکھتے وہ گرتے گرتے بچی تھی۔۔۔۔۔

زویا بیٹا۔۔۔۔

حرا بیگم نے آگے بڑھ کر روتے ہوئے اس کا چہرہ تھاما تھا تم زندہ ہو بیٹا کہاں تھی تم تمھیں پتا یہاں سب کا کیا حال ہوا تھا۔۔۔۔۔

حرا بیگم روتے ہوئے بول رہی تھی جب وہ انہں لے کر حافظ صاحب کے پاس آئی تھی

پہلے تو آپ رونا بند کرے اس نے حرا بیگم کے آنسوں صاف کیے باقی سب بھی ان کے پاس اکر بیٹھ گئے تھے سب کی آنکھیں نم تھی۔۔۔۔۔

بیٹا یہ سب۔۔۔۔

حافظ صاحب نے پوچھا تھا۔۔۔۔

زویا نے ایک گہرا سانس لیا اور سب بتاتی چلی گئی یہاں تک کے اپنی ایجنٹ ہونے کی بات بھی اور ساتھ ہی شادی کی بھی۔۔۔۔۔

اس کی باتوں سے وہ سب چونکے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

بیٹا تم ٹھیک تو ہو نہ۔۔۔۔

حافظ صاحب نے اس کے سر پر ہاتھ رکھ کر پوچھا جس سے اس نے اثبات میں سر ہلا دیا تھا۔۔۔۔۔۔

بیٹا تم اپنے ملک کے لیے یہ سب کر رہی ہو ہمیں تمھاری فکر ہے لیکن ہم لوگ تمھیں۔روکے گے بھی نہیں کہ ہمیں ہماری بیٹی پر پورا یقین ہے کے وہ ضرور ہمارا نام روشن کرے گی اور ہمارے ملک کی گندگی کو صاف کرے گی۔۔۔۔۔

حافظ صاحب نے کہا تھا ان کی بات پر زویا مسکرائی تھی۔۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

پر حافظ ہماری بیٹی۔۔۔۔۔۔

حرا بیگم نے کچھ کہنا چاہا جب حافظ صاحب نے ان کا ہاتھ تھام کر انہیں خاموش کروا دیا تھا۔۔۔۔۔۔

وہ ماں تھی جیسے مرضی ہو زویا ان سے ناراض لیکن وہ کیسے اسے اس طرح خطرے سے لڑتا دیکھ سکتی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

بیٹا رہی بات شادی کی تو بس ہم تمھیں خوش دیکھنا چاہتے لیکن ایک بار ہم اس سلسلے میں

اس سے بات ضرور کرنا چاہے گے۔۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے پاپا آپ لوگ مل لے اسے لیکن ابھی ہمیں جانا ہے بہت ضروری کام ہے

ہمارا آپ لوگ بس دعا کرنا ہمارے۔۔۔۔۔۔

زویا کہتی ہوئی اٹھ گئی تھی

بیٹا ہماری دعا آپ کے ساتھ ہے ہمیشہ اپنا خیال رکھنا آپ اور جلد واپس آنا۔۔۔۔۔۔۔

کسی نے اسے روکنے کی کوشش نہیں کی تھی کہ وہ جان گے تھے اس کے اٹل لہجے سے

کہ اس کا جانا واقع ضروری تھا۔۔۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ جاتے جاتے پلٹی تھی۔۔۔۔۔

میر وذیشان اچھا لڑکا ہے خوش رکھے گا تمھیں۔۔۔۔۔

وہ کہہ کر چلی گئی تھی جبکہ باقی سارے پیچھے ہکا بکا کھڑے تھے مقصد صرف ان کو باور

کروانا تھا کہ وہ ان کی طرف سے غافل نہیں ہے۔۔۔۔۔۔

زویا راستے میں تھی اپنی زندگی کے متلعق سوچ رہی تھی۔۔۔۔۔۔

اور اسے صبح شہیر کے ساتھ ہونے والی ملاقات یاد آئیں تھی وہ ہلکا سا مسکرائی تھی

زویا اسے سمجھ میں۔پا رہی تھی یا جان بوجھ کر سمجھنا نہیں چاہتی تھی وہ اس کی اپنے لیے جنون اور دیوانگی جانتی تھی

لیکن ایسا تو پہلے بھی ہوا تھا۔۔۔۔

اس کے دماغ میں سوچ آئی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

لیکن شہیر ایسا تو نہیں ہے اس کے پاس آنے سے تمھیں۔کچھ عجیب تو نہیں لگتا اس کے لہجے میں تمھارے لیے محبت ہے عشق ہے۔۔۔۔

اس کے دل نے جواب دیا تھا۔۔۔۔۔۔

تو پھر وہ بھی تو محبت تھی نہ پھر کیوں برباد ہوئی یہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

دماغ نے پھر الجھا دیا تھا۔۔۔۔

وہ اپنی سوچوں میں گاڑی چلا رہی تھی جب اچانک کسی کے سامنے آنے کی وجہ سے گاڑی کو بریک لگا چکی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس نے ہارن دیا لیکن سامنے ولا ٹس سے مس نہیں۔ہوا تھا اس نے جھنجھلا کر ڈور اوپن کیا اور باہر نکلی تھی رات اتنی نہ تھی لیکن شام کے سائے پھیل رہے تھے۔۔۔۔۔۔۔

وہ چلتی ہوئی اس آدمی تک پہنچی تھی جب اس نے پلٹ کر رخ اس کی جانب کیا تھا

۔۔۔۔۔

تممممم۔۔۔۔۔۔۔

زویا نے تم کو خاصہ لمبا کرتے ہوے کہا تھا

سامنے ہی تو ایس۔کے کھڑا تھا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آج بھی اس کا چہرہ نظر نہیں آرہا تھا۔۔۔۔۔۔

اور شہیر بڑی مہارت سے ہر بار اپنی آواز تبدیل کر لیتا تھا۔۔۔۔۔۔

سنا ہے بے بی مجھے ڈھونڈھ رہی ہے تو سوچا دیدار کروادوں۔۔۔۔

اس نے اس کی جانب جھکتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

اب زویا کار کے ساتھ لگی تھی اور ایس۔کے ہلکا سا اس کی جانب جھکا تھا۔۔۔۔۔

لیکن زویا کی آنکھوں میں بھی اطمینان تھا۔۔۔

سوچوں ذرا اس تنہارات میں اور تم۔۔۔

ایس کے نے ایک انداز میں کہا تھا۔۔۔

اس کی بات پر زویا چونکہ ضرور تھی لیکن قابو پا چکی تھی۔۔۔۔۔۔

اب ایس۔کے کالی آنکھوں۔(جو صرف ان سب کاموں کے لیے یا پہچان بدلنے کے لیے لینز استعمال کرتا تھا)۔سے اس کی گرے میں جانکتا ہوا بولا تھا۔۔۔۔

زویا بغیر پلک جھپکائے بڑے پیار سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔

مقصد صرف اس کا دھیان بٹانا تھا۔۔۔۔۔۔۔

لیکن شاید۔ایس۔کے آج شہیر والے روپ کو گھر چھوڑ کر آیا تھا تبھی ذرا بھی ڈگمگایا تک نہیں تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

تمھیں پتا ہے تمھاری آنکھیں کتنی خوبصورت ہے یقیناً تم بھی ہو۔۔۔۔

زویا نے اسے مخاطب کیا تھا۔۔۔۔۔

اس کی بات پر وہ چونکا تھا کیسے وہ اس کی تعریف کر رہی تھی جبکہ وہ اس کے خود کے نکاح میں تھی لیکن اس وقت وہ اس کے سامنے شہیر نہیں ایس۔کے کھڑا تھا

۔۔۔۔۔۔۔۔

اور زویا اس چونکنے کا بھرپور فائدہ اٹھاتی ہوئی اب اسے دھکا دے کر خود سائڈ پر ہوئی تھی۔۔۔۔۔

اور ہاں خاصے بیوقوف بھی ہو۔۔۔۔

اس کی آنکھوں میں طنز تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

ایس۔کے اس کی چالاکی پر مسکرایا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

ویسے خیال برا نہیں ہے تمھاری آنکھیں تو پہلے ہی قیامت ہے اور میری بھی تمھیں پسند ہے تو کیوں نہ ایک دوسرے کی آنکھوں میں کھو جائے۔۔۔۔۔۔

ایس کے کہتے ہوئے بازو اپنے سینے پر باندھے تھے۔۔۔۔۔۔۔

جیل میں ایسے موقعے بہت آئے گے

زویا اب سریس ہو کر بولی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تم لے کر جاؤ گی تو ضرور۔۔۔۔۔۔۔

وہ ابھی بھی ویسے بولا تھا۔۔۔۔۔۔۔

ویسے تیار رہنا جلد لینے آؤ گی مسٹر ایس۔کے جلد تم میری گرفت میں ہو گے اور تمھیں ہر کام کی سزا ملے گی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

زویا نے سختی سے کہا تھا۔۔۔۔۔۔

اور گاڑی میں بیٹھنے لگی تھی۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جب ایس۔کے بولا تھا

جلد ملے گے بے بی۔۔۔۔۔۔۔۔۔بی ریڈی

وہ بھی کہتا ہوا پیچھے ہو گیا اور زویا بھی گاڑی بھگا لے گئی تھی۔۔۔۔۔۔

واپس پہنچ کر وہ سیدھا وہی آئی تھی جہاں مہندی رکھی تھی مہندی

شہیر کے گھر رکھی گئی تھی کہ ویسے تو عارف بھی زیادہ تر یہی رہتا تھا۔۔۔۔۔۔

وہ وہاں پہنچی تھی جہاں سب تیار کھڑے تھے۔۔۔۔۔۔

سب کچھ تیار تھا اور لگتا تھا اسی کا انتظار ہو رہا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

سب کچھ تیار ہے زویا نے ایک نظر ارد گرد مارتے ہوئے پوچھا تھا۔۔۔۔۔

یس سب تیار ہے آپ سناؤ۔۔۔۔۔

سونی ہی بولا تھا۔۔۔۔۔

ہمممم گڈ میں بھی تیار ہو جاتی ہوں۔۔۔۔۔۔

وہ بولتی ہوئی وہاں سے جانے لگی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

دلہن بننے سے گریز کرنا آج ہم ایک ہی دلہن کو افورڈ کر سکتے ہے ویسے بھی اپنے پیسوں سے اپنی شادی کرنا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

زونی کہاں چپ رہنے والوں میں سے تھا تبھی شرارت سے بولا تھا۔۔۔۔۔۔

اس کی بات پر شان اور حسن مسکراہٹ دبا گئے تھے۔۔۔۔۔۔۔

جبکہ زویا بولی تھی

لگتا تمھیں بھی کسی کے سپرد کرنا پڑے گا۔۔۔۔۔۔

اس نے الٹا رومی کو چھڑا تھا۔۔۔۔

جس کی بات پر وہ حیران ہوا تھا

آپ مجھ معصوم پر یہ ظلم کرے گی بڑی آپی۔۔۔۔۔

رومی معصوم سے لہجے میں بولا تھا بیس سالہ رومی اسے اپنی بہن ہی مانتا تھا۔۔۔۔۔

اچھا میری بات سنو سارے پہلے۔۔۔۔۔

زویا سیریس ہو کر بولی تھی۔۔۔۔۔۔۔

اور ان تینوں کو اپنے ساتھ لیتی وہاں گئی جہاں باقی سب بھی تھے۔۔۔۔۔

ابھی بات اس لیے کر رہی ہوں کہ بعد میں ٹائم نہیں ملے گا ہمیں فوراً شادی کے بعد نکلنا ہے۔۔۔۔

اس کی بات پر سارے متوجہ ہوئے تھے۔۔۔۔

ہم لوگ الگ الگ ملک میں جائے گے پتہ ہے نہ وہاں جا کر کیا کرنا ہے اور باقی کی ڈیٹیل

ویسے ہی ملے گی جیسے پہلے ملتی آئی ہے۔۔۔۔۔۔

اس نے سب پر نظر دوڑائیں اور پھر رک کر گویا ہوئیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ماہ نور اور عارف دبئی جائے گے۔۔۔۔۔۔

پری اور رومی تم لوگ امریکہ جاؤ گے۔۔۔۔۔۔

حسن تم یہی رکو گے کیوں کہ یہاں کی ایک ایک پل کی خبر مجھے ملنہ چاہے اور تمھاری فیملی ہے اس کی حفاظت کی ذمہداری ہے بلکہ ہم سب کی فیملی اور یہاں کے حالات تم اور شان سنبھالو گے۔۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

گوٹ اٹ۔۔۔۔

اس نے ان کی جانب دیکھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

جن پر اس نے اثبات میں سر ہلایا تھا

مسٹر ایس۔ایس آپ لندن تشریف رکھے گے۔۔۔۔۔۔

زویا کی بات پر اس نے اثبات میں سر ہلایا تھا لیکن۔اس کی آخری بات پر اس کی آنکھوں میں غصہ آیا تھا۔۔۔۔۔۔

اینڈ میں اور زیبی ترکی روانہ ہو گے سب کام دھیان سے کرنا ہمارا یہ کام ہا گیا تو ہم بہیت آگے پہنچ جائے گے غلطی کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔۔۔۔۔۔

از ڈیٹ کلئر۔۔۔۔۔

یس میم۔۔۔۔

سب نے یک زبان کہا سوائے شہیر مہا سے تو یہی تھا کہ زویا زیبی کے ساتھ جائے گی اس کی رگیں غصے سے تن گئی تھی لیکن وہ خاموش رہا تھا۔۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے اب بس بہت ہو گیا کام میں تیار ہو جاؤ۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

زویا کہتے ہوئے وہاں سے چلی گئی جب کہ باقی سب بھی باتوں اور کام میں مصروف ہو گے۔۔۔۔۔۔

وہ کمرے میں آئی جہاں اس کا ڈریس رکھا ہوا تھا کمرے کا وہ پہلے ہی شان سے پوچھ چکی تھی تبھی ڈریس اٹھائے فریش ہونے چلی گئی۔۔۔۔

فریش ہو کر واپس آئیں شیشے کے سامنے اپنے سراپے کو دیکھا جو اس وقت

گلابی رنگ کی کرتی اور سبز رنگ کے لہنگے میں تھی ہے تو وہ سمپل تھا لیکن اتنا بھی نہیں

اس رنگ میں وہ کھل رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔

اس کی بال اس کی پشت پر تھے سفید رنگت دمک رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔

سادگی میں بھی وہ کمال حسن کی مالک تھی۔۔۔۔۔

تبھی اس روم کے اٹیچ روم سے کوئی چلتا ہوا اس تک پہنچا تھا اس نے چونک کر دیکھا تھا

۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ تو روم لاک کر کہ آئی تھی پھر بھی۔۔۔۔۔

شہیر نے اس کی جانب دیکھا تھا جو اس وقت اس کے حواس قابو کیے ہوئے تھی

۔۔۔۔۔

اس کی حیرت بھاپتے ہوئے وہ بولا تھا۔۔۔۔

جان یہ میرا روم ہے اس طرح نہ دیکھوں اس کی ہر چیز جگہ سے واقف ہوں میں

شہیر گہری نظروں سے اس کی جانب دیکھتے ہوئے بولا تھا۔۔۔۔۔۔۔

زویا اس وقت ویسے ہی کھڑی تھی دوپٹہ بھی نہیں تھا کہتی تو وہ پہلے بھی نہیں تھا لیکن تب سکارف ہوتا تھا جو گلے میں موجود ہوتا تھا لیکن اس وقت اس طرح کی ڈریس میں وہ شہید کے سامنے بغیر دوپٹے کے کھڑی تھی۔۔۔۔

ناچاہتے ہوئے بھی وہ جھجھکی تھی تبھی پلٹنے لگی تھی کہ شہیر نے اسے اپنے پاس کیا تھا

۔۔۔۔۔

کہاں کی تیاری ہے جان کی۔۔۔۔۔۔

وہ اس کی گیلے بالوں کو پیچھے کرتے ہوئے بولا تھا۔۔۔۔۔

اس طرح تو زویا اور زیادہ گھبرائی تھی شاید پہلی دفع اس طرح اس کے سامنے وہ گھبرائی تھی جو شہیر بھی نوٹ کر چکا تھا۔۔۔۔۔۔۔

تبھی جھک کر اس کی شہہ رگ پر اپنے ہونٹ رکھ گیا تھا زویا نے مزاحمت کی تھی لیکن وہ اسے تھامے ایسے ہی کھڑا رہا تھا۔۔۔۔۔۔

شہیر جھکا اور اس کی شہہ رگ پر ہونٹ رکھ دیے تھے زویا نے مزاحمت کی تھی اس کا دل تیزی سے دھڑک رہا تھا ایک احساس اس پر حاوی تھا اس نے اپنے ہاتھ ایس۔ایس

کے کندھے پر رکھ کہ اسے دور کرنا چاہا جب وہ اس کے ہاتھ پکڑ کر اس کی کمر پر لگا چکا تھا

اب وہ اس کے ہونٹوں پر جھکا اس کی سانسیں قید کر چکا تھا۔۔لمحے کافی معنی خیز تھے شہیر اس پر جھکا خود کو سراب کر رہا تھا اور زویا مزاحمت کر رہی تھی لیکن اسے تو جیسے کوئی اثر ہی نہیں تھا۔۔۔

کیسے وہ کسی اور کے ساتھ جا رہی تھی منع بھی کیا تھا اسے لیکن وہ زویا ہی کیا جو مان جائے اس کی بات۔۔۔۔

پر آگے بھی شہیر تھا خود کی منوانے والا اس نے ابھی تک کوئی خاص کچھ نہ کیا تھا جب سے زویا اس کی زندگی میں آئی تھی تب سے کوئی بھی ایسا ویسا کام نہیں کیا تھا نہیں تو ایس۔کے سے کون نہیں ڈرتا تھا۔۔۔۔۔

ابھی بھی وہ اس پر جھکا اسے اپنے آپ میں قید کرنے کا ارادہ رکھتا تھا۔۔۔۔۔

جب زویا کو لگا کہ وہ پیچھے نہیں ہٹے گا اور وہ واقعی مر جائے گی تبھی ذہن میں کچھ آتے ہی اس نے فوراً اس پر عمل کیا تھا۔۔۔۔۔۔

اور اپنا پاؤں پوری طاقت لگا کر شہیر کے پاؤں پر مارا تھا۔۔۔۔۔۔

جس نے شہیر نے سر اٹھا کر گھور کر اسے دیکھا تھا۔۔۔۔۔

زویا اب بھی اس کے حصار میں تھی اس کی حرکت پر غصے اور شرم سے اس کا سفید رنگ سرخ ہو رہا تھا۔۔۔۔۔۔

یار کیا تمھیں ہاں ابھی میں کچھ کر نہیں رہا تو تم ایسا کر رہی ہوں اگر میں کچھ کرنے پہ آ جاؤ تو۔۔۔۔۔۔

شہیر معنی خیزی سے بولتا اسے مزید اپنے ساتھ لگا چکا تھا۔۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

زویا اس کی بات کا مطلب سمجھ کر اس کو گھور کر دیکھا تھا۔۔۔۔۔۔

واقع بہت خوبصورت ہے آنکھیں۔۔۔۔

شہیر کہتا ہوا ایک بار پھر اس کی آنکھوں پر جھکا اور محبت سے اس کی آنکھوں پر بوسہ دیتا پیچھے ہوا تھا۔۔۔۔۔

تم۔۔۔۔۔

ہاں مجھے پتہ ہے میں انتہائی بد تمیز بے شرم انسان ہوں پتہ ہے مجھے جان لیک وہ بھی

صرف تمھارے معاملے میں ہی ہوں۔۔۔۔۔۔

شہیر شرارت سے کہتا ہوا بولا تھا

یہاں سے جاؤ مجھے تیار ہونا ہے۔۔۔۔۔۔۔زویا غصے سے لفظ چبا کر بولی تھی۔۔۔۔

ابھی تو تھوڑی سی سزا دی ہے تمھیں اور ہاں تم میرے ساتھ ترکی جا رہی ہوں نہ کہ اس زیب کے ساتھ۔۔۔۔

شہیر نے اچانک ناگواری سے کہا تھا۔۔۔۔۔۔

مجھے کس کے ساتھ جانا ہے کس کے ساتھ نہیں تم سے نہیں پوچھا میں نے

زویا نے بھی روکھا لہجہ اپنایا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

پہلی بات تمھیں ہر کام میں میری جازت کی ضرورت ہے مت بھولو شوہر ہوں تمھارا ابھی کچھ کہہ نہیں رہا لیکن۔اب بس بہت ہوا اب تم سہی میں شہیر شاہ کو دیکھوں گی دوسری بات کہ میں بھی لیڈر ہوں جتنی تمھاری چلے گی اتنی میری بھی چلے گی

۔۔۔۔۔

اور اگر تم اس زیبی کو ساتھ لے کر گئی نہ ڈیئر وائفی تو اس کے کفن دفن کی تیاری بھی کر

لینا۔۔۔۔۔۔

شہیر انتہائی سفاکت سے بولا تھا زویا پہلی بار اسے ایسے بولتا دیکھ رہی تھی کبھی بھی اس نے لیڈر کے معاملے پر اس پر حکم نہیں چلایا تھا۔۔۔۔۔۔

اور اب یوں بول رہا تھا۔۔۔۔۔۔

اب تم تیار ہو جاؤ جان ویسے یہ کمرہ ہمارا ہے وہاں سے واپس آ کر تمھیں ادھر ہی رہنا ہے

۔۔۔۔۔۔۔

شہیر اسے کہتا ہوا باہر نکل گیا تھا جبکہ زویا اس کی بات سوچ کر غصے سے دروازے سے کو گھور کر رہ گئی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

فون اٹھا کر زیب کو میسج کیا تھا۔۔۔۔۔۔

زیب تم لندن جاؤ گے اینڈ مسٹر ایس ایس میرے ساتھ جائے گے۔۔۔۔۔۔

میسج بھیج کر وہ تیار ہونے میں لگ گئی تھی۔۔۔۔۔

جبکہ زیب نے ناگواری سے واپس آتے شہیر کو دیکھا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

زویا تیار ہو کر باہر آئی تھی پنک اور گرین کمبینیشن کے لہنگے میں بالوں کو کھلا چھوڑے ہلکے میک اپ کے نام پر صرف لپ اسٹک اور آنکھوں میں کاجل ڈالے وہ بہت پیاری لگ رہی تھی شہیر نے جب اسے دیکھا تو دیکھتا ہی رہ گیا وہ سیدھی اس کے دل میں سما رہی تھی

زویا نے شہیر کی طرف دیکھا تو اس کی نظروں سے خائف ہو کر رخ پھیر لیا اور شہیر ہلکا سا مسکرایا تھا۔۔۔۔۔۔

ماہ نور اور عارف ایک ساتھ بیٹھے تھے کیوں کہ فنکشن میں اپنے تھے تو مہندی اکٹھی رکھی گئی تھی۔۔۔

ماہ نور زرد اور ہلکے گرین رنگ کے کرتی شرارے میں ملبوس تھی پھولوں کی جیولری پہنے وہ خود بھی پھول لگ رہی تھی اور پاس بیٹھا عارف شروع سے اسے دیکھے جا رہا تھا اور ماہ نور نے سر جھکا لیا تھا۔۔۔۔۔۔۔

عارف بڑی محبت سے اسے دیکھتا کچھ بولا تھا جس پر اس کا رنگ سرخ ہو چلا تھا

۔۔۔۔۔۔

شہیر خود فل وائٹ رنگ کے کرتے میں تھے اس کی نیلی آنکھیں اور گورا رنگ اس میں مزید دلکش لگ رہا تھا بہت ہی ہینڈسم لگ تھا۔۔۔۔۔

عارف بلیک کلر کے کرتے میں تھا جو بلکل کسی ریاست کا شہزادہ لگ رہا تھا۔۔۔۔۔۔

شان حسن اور رومی نے ایک رنگ کے کپڑے پہنے تھے جو کہ نیوی بلیو رنگ کے کرتے میں بہت ہی پر کشش لگ رہے تھے

پری نے بھی ہلکے پیلو رنگ کی فراک پہنی تھی جس میں وہ واقع پری لگ رہی تھی

۔۔۔۔۔

زیبی بھی وائٹ رنگ کے کپڑوں میں ملبوس پیارا لگ رہا تھا۔۔۔۔۔۔

مہندی کی رسم شروع ہو چکی تھی جو بلال نے شروع کی تھی۔۔۔۔۔۔

آہستہ آہستہ سب نے مہندی لگائی تھی۔۔۔۔۔۔

زویا اور شہیر نے ایک ساتھ مہندی لگائی تھی جس پر زیبی کے چہرے پر ناگواری تھی پر باقی سب خوش تھے۔۔۔۔۔۔

مہندی کے بعد ہی رومی اور شان نے میوزک چلایا تھا اور ڈانس کا بولنے لگے تھے

۔۔۔۔۔۔

عارف ماہ نور ہاتھ پکڑے سٹیج سے نیچے آیا تھا۔۔۔۔

_____ 😍 _____ 😍 _____ &_ 😍 _____

_

عارف کے نیچے آتے ہی سب نے ہوٹنگ کی تھی سب بہت خوش تھے۔۔۔۔

زیبی جب زویا کی طرف بڑھا تھا تب ہی شہیر نے آگے بڑھ کر اس کا ہاتھ تھام کر اسے عارف اور ماہ نور کی درمیان لے گیا تھا۔۔۔۔۔۔

رومی اور شان۔کی معنی خیز آواز نکلی تھی۔۔۔۔

جس پر شہیر مسکرایا تھا اور پچھلوں دنوں کے برعکس زویا کے چہرے پر بھی ہلکی سی مسکراہٹ تھی۔۔۔۔۔۔

پر زیبی کو یوں شہیر کو زویا کو لے کر جانا زرا اچھا نہ لگا تھا۔۔۔

رومی جناب آپ بھی اجائے عارف نے رومی سے کہا تھا۔۔۔۔۔۔۔

جس پر رومی نے اس کی طرف دیکھا تھا

میں کیا اکیلے ڈانس کروں گا۔۔۔یا اس شان کے ساتھ آجاتا ہوں۔۔۔۔۔

رومی نے شان کو پکڑنے کی کوشش کی تو وہ بدک کر دور ہوا تھا۔۔۔۔

جس پر سب کا قہقہہ بلند ہوا

تم پری کے ساتھ ڈانس کر لو۔۔۔۔

زویا نے کہا تھا جس پر پری اور رومی دونوں کی مسکراہٹ غائب ہو گئی تھی

کیا۔۔۔۔۔۔۔۔نہیں اس کا صرف نام ہی پری ہے لگتی تو یہ صرف چڑیل ہے۔۔۔۔

زونی نے برا منہ بنا کر کہا تھا اس کی بات پر پری نے گھور کر اسے دیکھا۔۔۔

خود تم بندر ہوں۔۔۔۔۔

پری نے بھی حساب برابر کیا تھا

جب سے پری آئی تھی زویا اس کے حصے کی مستی اور وقت بھی پری میں بانٹ کہتی تھی

جس سے رومی کو اس سے خاصی چڑ تھی۔۔۔۔

بحث نہ کرو تم دونوں جلدی آو ڈانس کرنا ہے۔۔۔۔

شہیر نے تھوڑی سختی سے کہا جس پر وہ لوگ ناچاہتے ہوئے آگے بڑھ گئے تھے۔۔۔۔

حسن بھی نائلہ کے ساتھ اگیا تھا جبکہ بلال وہاں ایک کرسی پر بیٹھا اور شان ان سب کو دیکھ کر مسکراتا ہوا مرحا کے بارے میں سوچ رہا تھا۔۔۔۔۔

گانا شروع ہوا تھا

_____❤️___❤️❤️___❤️_____❤️_____

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میوزک شروع ہوا تو سب ڈانس کرنے لگے تھے سب نے سٹیپ لیے تھے ان کے ہاتھ لڑکیوں کے کمر پر جب کہ لڑکیوں کے ہاتھ ان کی کندھے پر تھے۔۔۔۔۔۔

ماحول کافی اچھا تھا۔۔۔۔۔۔

پری اور رومی تو اپنی حرکتوں سے باقیوں کے چہرے پر مسکراہٹ بکھیر رہے تھے کبھی پری رومی کے پیر پر اپنا سنڈل مار دیتی کبھی رومی اس کی کمر پر دباؤ ڈال دیتا تھا

گانے کے فقرے گونجے تھے

طلب ہے تو تو ہے نشہ غلام ہے دل یہ تیرا۔۔۔

کھل کے ذرا جی لوں تجھے آجا میری سانسوں میں آ۔۔۔۔۔۔

طلب ہے تو تو ہے نشہ غلام ہے دل یہ تیرا

کھل کہ ذرا جی لو تجھے آجا میری سانسوں میں آ۔۔۔۔۔

گانے کے ساتھ ہی سب بڑے دلکش انداز میں سٹیپ لے رہے تھے شہیر نے مسلسل زویا کو اپنی نظروں کے حصار میں لیے ہوئے تھا عارف بھی جھک کر ماہ نور کے کان میں کچھ کہہ دیتا تھا جس پر کبھی وہ اسے گھورتی تو کبھی شرما جاتی

مریضِ عشق ہوں میں کر دے دعا۔۔۔۔۔۔۔۔

ہاتھ رکھ دے تو دل پہ ذرا۔۔۔۔۔

اووووووو۔۔۔۔۔۔۔۔

ہاتھ رکھ دے تو دل پر ذرا۔۔۔۔۔

اس پر لڑکیوں نے لڑکوں کے دل کے مقام پر ہاتھ رکھا تھا جب کہ لڑکوں نے انہں۔ کمر سے تھاما تھا۔۔۔۔۔

ایسے ہی ڈانس کرتے گانا اپنے اختتام کو پہنچا اور پھر سب نے تالیاں بجائیں تھی۔۔۔۔

تھوڑی دیر اور گپے لڑاتے مہندی کی رسم ختم ہوئی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

_____ 😍 _____ 😍 _____ 😍 _____

آج صبح صبح ہی نکاح تھا اور شام کو انہوں نے اپنے اپنے کام پر نکل جانا تھا۔۔۔۔۔

نکاح کی تیاریاں ہو چکی تھی ماہ نور نے ریڈ کلر کا لہنگا پہنا ہوا تھا۔۔۔۔۔

اور بہت خوبصورت لگ رہی تھی جبکہ عارف نے بلیک سوٹ پہنا تھا باقی لڑکوں کی ڈریسنگ بھی سیم تھی

جبکہ لڑکیوں کی ڈریسنگ بھی ایک جیسی ہی تھی سب نے ہلکے ریڈ اور گولڈن کلر کی نیٹ کی فراکیں پہنی ہوئی تھی جن میں وہ بہت حسین لگ رہی تھی۔۔۔۔۔

شہیر مسلسل زویا کو دیکھ رہا تھا اور کبھی کبھی اس کے پاس سے کچھ کہہ کر گزر جاتا تھا

۔۔۔۔۔

نکاح شروع ہوا تھا۔۔۔۔

دونوں طرف سے ایجاب و قبول کے مرحلے طے ہوئے اور پھر مبارک باد کا سلسلہ چلا

تھا

سب خوش تھے اور عارف کے گلے مل کر اسے مبارک باد دے رہے تھے اور پری اور زویا نور کی طرف خوشی سے دیکھتی اس کو ویش کر رہی تھی۔۔۔۔

پھر نور کو کمرے میں چھوڑ آئیں تھی

اور عارف کی طرف آئی تھی۔۔۔۔۔۔

عارف تم نور سے مل لوں پھر ہمیں نکلنا ہے سب جلدی کرو۔۔۔۔۔۔

انہیں پتہ تھا کہ ان کا مشن کتنا ضروری تھا تبھی اس نے اثبات میں سر ہلایا وہ تو خوش تھا کہ اتنی جلدی اسے ملنے کا موقع دے رہے ہے۔۔۔۔۔۔

جب وہ جانے لگا تو آگے پرے اور پیچھے سے زویا نے اس کے کوٹ کو ہلکا سا پکڑا جب کہ پری اس کے راستے میں تھی۔۔۔۔۔۔۔

چلے جائے عارف بھائی پر پہلے کچھ دے کر زویا اور پری ایک ساتھ بولی تھی جس پر عارف اونچی آواز میں بولا تھا۔۔۔۔۔۔

آگئی شامت۔۔۔۔۔

اس پر سب نے مسکرا کر عارف کو دیکھا تھا۔۔۔۔۔

کیا چاہیے بہنوں۔۔۔۔۔

عارف نے بیچارگی اور محبت سے کہا تھا۔۔۔۔۔۔

ایک لاکھ۔۔۔۔

زویا نے ڈیمانڈ بتائی تھی جس پر سب نے عارف کی طرف پھر دیکھا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

نہیں ہم لڑکے اتنے پیسے نہج۔دے گے رومی اور شان بولے تھے۔۔۔۔

تم سے مانگے کسی نے نہ تمھارے پاس ہو گے۔۔۔۔۔

پری نے چہک کر کہا تھا۔۔۔۔۔

تمھارے پاس ہے بھوکی کہی کی۔۔۔۔

زونی نے بھی ہنس کر کہا تھا۔۔۔۔۔

تم لوگ اپنی دلہن کے جاؤں عارف نہیں دے گا اتنے پیسے۔۔۔۔۔۔

اب کہ ایس ایس نے بھی عارف کو چھڑنے کے ادارے سے بولا تھا۔۔۔۔۔۔

اور اس کی بات سن کر عارف نے شاک سے اسے دیکھا اور فوراً اپنی جیبوں سے جتنے پیسے تھے سارے نکال کہ دے دیے۔۔۔۔

اس کی اس حرکت پر سب کا قہقہہ بلند ہوا تھا۔۔۔۔۔

اور عارف بھی خجل سا ہو کر مسکرا دیا تھا۔۔۔۔۔

واہ کیا تیزی ہے۔۔۔۔۔

شان نے بولا تھا۔۔۔۔۔

بھئی ہو کیوں نہ بیوی بیٹھی ہے حسن نے بھی لقمہ دیا تھا۔۔۔۔۔۔

اور وہ بھی دلہن بن کر۔۔۔۔۔

زیبی نے بھی چھیڑا تھا۔۔۔۔۔

اور عارف بیچارہ جلدی سے وہاں سے غائب ہوا تھا۔۔۔۔۔۔

اس کے اس طرح جانے سے سب کے چہروں پر مسکراہٹ تھی۔۔۔۔

آؤ ہم بھی چلیں روم میں شہیر نے زویا کی جانب جھک کر سرگوشی کی تھی۔۔۔۔

جس پر زویا نے آنکھیں اٹھا کر اسے دیکھا اور اس کی بات کا مطلب سمجھ کر فوراً اس سے تھوڑا دور ہوئی تھی

نور ڈیسنگ کے سامنے اپنی جیولری اتارنے لگی تھی۔۔۔۔۔۔

ایک عجیب سی کیفیت اس کے اندر تھی آج اس کی زندگی میں کتنا کچھ بدل گیا تھا

۔۔۔۔۔۔

آج وہ ماہ نور عارف بن گئی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

یہ احساس آتے ہی اس کے چہرے پر بے اختیار ہی مسکراہٹ پھیلی تھی۔۔۔۔۔

جب ہی روم کا دروازہ کھولا تھا اور نور کی دھڑکنیں بڑھی تھی۔۔۔۔۔ نظریں نیچے کئے بھی وہ بتا سکتی تھی آنے والا شخص کون تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

عارف اس کے روپ کو مکمل خود میں سموتے ہوئے آگے بڑھا تھا۔۔۔۔۔۔۔

اور ٹھیک اس کے پیچھے اکر کھڑا ہوا تھا۔۔۔۔۔۔۔

نور کی پلکوں پر لرزش اور اس کے جھکے چہرے پر شرم و حیا کہ رنگ وہ بخوبی دیکھ سکتا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

عارف نے اسے کندھے سے پکڑ کر اپنی جانب کیا تھا۔۔۔۔۔

نور اس کے لمس پر شدت سے لرزی تھی۔۔۔۔

بے شک وہ دشمن سے لڑتی تھی لیکن سامنے اسی کا دشمن جاں کھڑا تھا جو بہت غور سے اس کے چہرے کو دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔

عارف نے ہلکے سے اس کے چہرے کو اوپر کیا تھا۔۔۔

نور نے عارف کی آنکھوں میں دیکھا اور نظریں جھکا گئی تھی اس کی اس حرکت پر عارف محضوظ ہوا تھا۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تمھیں پتا ہے نور ان چند دنوں میں تم میری زندگی بن گئی ہو تم سے دوری کا تصور بھی مجھے مارنے کو کافی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

میرے اندر سکون کی طرح دوڑتی ہو تم۔۔۔۔۔۔۔

عارف نے کہتے ہوئے اس کی آنکھوں پر اپنے ہونٹ رکھے تھے جس سے اس کی آنکھوں میں لرزش پیدا ہوئی تھی اور چہرے پر لالی صاف بڑھی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ۔۔۔ ہمیں جانا ہے لیٹ ہو جائے گی۔۔۔۔۔۔۔۔

ماہ نور نے جھجھکتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔۔۔۔

ہمممم تو میری جنگلی بیلی لگتا اب بھیگی بلی بن گئی ہے۔۔۔۔۔۔

عارف نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تھا اور ساتھ ہی جھکتے ہوئے اس کی گال پر اپنے ہونٹ رکھے تھے۔۔۔۔۔۔۔

ماہ نور اس کی بڑھتی جسارتوں پر گھبرا رہی تھی۔۔۔۔۔۔

اس کی حالت دیکھتا عارف محضوظ ہوا تھا اور اسے نرمی سے چھوڑا تھا۔۔۔۔۔۔

جاؤ چینج کر لوں ویسے بھی باقی کا ہم وہاں پہنچ کا بمٹینیو کرے گے۔۔۔۔۔

عارف کی بات پر جہاں نور واشروم کی طرف بڑھی تھی وہی رک کر اسے دیکھا تھا

۔۔۔۔۔۔۔

گھبرائی گھبرائی کنفیوژ سی وہ سیدھا اس کے دل میں اتر رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

مانو کام کا بولا ہے کہ باقی کام بھی تو کرنا ہے وہاں جا کر۔۔۔۔۔۔ لیکن اگر تم ایسے ہی کھڑی رہی تو کہا ہونا ہے مجھ سے کام۔۔۔۔۔۔۔

عارف نے فوراً بات بدلی تھی اور نور اس کے منہ سے اپنا نیا نام سن کر چونکی اور پھر اس

کی آخری بات سن کر فوراً واشروم میں چلی گئی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

اس کی حرکت پر عارف بھی گہرا مسکراتا چینجنگ روم کی طرف چل دیا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آؤ ہم بھی روم میں چلے۔۔۔۔۔۔

عارف اور باقی سب کہ جاتے ہی شہیر نے زویا کے کان کے پاس سرگوشی نما آواز میں کہا تھا۔۔۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اور اس کی بات کا مطلب سمجھ کر زویا بدک کر پیچھے ہوئی تھی

شہیر کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ تھی۔۔۔۔۔

شاید آپ بھول رہے ہے کہ ہمیں کام کے لیے نکلنا ہے کچھ ٹائم بعد۔۔۔۔۔۔۔

زویا نے چہرے پر سنجیدگی لاتے ہوئے کہا جو اس وقت خاصہ مشکل کام لگ رہا تھا

۔۔۔۔۔۔۔

جی جی جان اس لیے تو کہہ رہا ہوں آؤ کمرے میں چلے کچھ اپنے رشتے کہ متلعق بھی کام

کرتے ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

شہیر نے معنی خیز انداز میں کہا تھا۔۔۔۔۔۔

ہاں ہاں بلکل کیوں نہیں۔۔۔۔۔۔۔

زویا کی بات پر شہیر نے پہلے تو حیرت سے اسے دیکھا تھا ایک خوشگواری کی لہر اس کے جسم میں دوڑی تھی یعنی زویا بھی اس کی اہمیت جانتی تھی چلو کم از کم وہ مان تو رہی تھی

۔۔۔۔۔۔۔

اس لیے ترکی سے فارغ ہو کر طلاق کے پیپر کا بولتے ہے کسی اچھے وکیل کو

۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس کی پہلے والی بات پر جہاں اس کا موڈ تھوڑا خوشگوار ہوا تھا اس کی اس بات پر تو جیسے اس کے اندر اب غصے کی لہر دوڑ گئی تھی اس نے اپنی نیلی آنکھیں جو اس وقت غصے میں تھی زویا پر جما کر اسے دیکھا کم گھورا زیادہ تھا۔۔۔۔

شہیر فوراً چلتا ہوا اس کے پاس آیا تھا اور بنا کچھ بولے اسے اپنی بازوؤں میں اٹھایا تھا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔

زویا جو اس کے اس طرح آنے سے چونکی تھی اب اس کا یوں خود کو اٹھا لینا اس کے چہرے پر گھبراہٹ اور غصہ واضع تھا۔۔۔۔۔

تبھی فورا بولی تھی۔۔۔۔۔

جنگلی جانور یہ کیا طریقہ ہے چھوڑو۔۔۔۔۔۔۔

تمھیں سنائی نہیں دیتا نیچے اتارو مجھے۔۔۔۔۔۔۔۔

زویا اس کے کان کے پاس اکر بولی تھی گھر میں عارف اور ماہ نور بھی تھے۔۔۔۔

اس لیے وہ اونچا نہیں بولنا چاہتی تھی۔۔۔۔۔۔۔

شہیر نے اسے گھور کر ایک سرد نگاہ اس پر ڈالی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

لیکن وہ زویا ہی کیا جو چپ ہو جائے۔۔۔۔۔۔۔

چھوڑو مجھے ورنہ قتل کر دوں گی تمھارا پاگل انسان

۔۔۔۔۔۔۔

اب کہ زویا زرا زور سے بولی تھی اور شہیر کو اپنے کان کا پردہ پھٹتا ہوا محسوس ہوا تھا

۔۔۔۔۔۔

لیکن وہ بھی ڈھیٹ بنا رہا اور زویا کو کمرے میں لا کر اتارا تھا۔۔۔۔۔۔

آ کر اپنی بازو کی طرف دیکھا تھا جہاں آتے آتے اس نے ناخن مارے تھے

۔۔۔۔۔۔۔۔۔

زویا ابھی کھڑی ہوئی تھی کہ شہیر نے اسے خود کے قریب کیا تھا۔۔۔۔۔۔

کیا بکواس کی تھی باہر شہیر قدرے غصے میں بولا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہی جو تم نے سنی۔۔۔۔۔۔۔زویا نے سکون سے جواب دیا تھا۔۔۔۔۔۔۔

اور اس کے اس جواب پر شہیر کو تو جانے آگ لگ گئی تھی اس کی نیلی آنکھوں۔ میں حد سے سوا غصہ تھا۔۔۔۔۔۔۔

اور وہاں وحشت ہی وحشت تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس نے زویا کو مزید خود سے قریب کیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

تمھیں مجھ سے تم کیا کوئی بھی دور نہیں کر سکتا میں جان لے لوں گا اس کی جس نے یہ حرکت کی بھی تو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اور اگر تم نے یہ حرکت کی تو تمھاری اور خود کی دونوں کی جان لے لوں گا

شہیر نے اس کی کمر کے گرد گفت مضبوط کرت ہوئے کہا تھا۔۔۔۔۔

اس کی آنکھوں۔میں واضع وحشت اور جنون تھا جیسے جو وہ کہہ رہا تھا وہ کر دے گا

ایک پل کو زویا بھی اس کی آنکھوں سے خوف زدہ ہوئی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جہاں اس نے خود کے لیے اس کا جنون کی جنون دیکھا تھا۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جنون ہو تم میرا تمھیں اپنے سوا کسی اور کہ ساتھ دیکھوں مار دوں گا اسے اور خود کو بھی

جس نے یہ سب ہونے دیا۔۔۔۔۔۔

وہ کسی جنونی کی طرح بول رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

میرے عشق کو کوئی دیکھے آنکھیں نہ نکال لوں اس کی میں۔۔۔۔۔۔۔۔

شہیر نے سفاکت سے کہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

اور زویا کو ہلکا سا چھوڑا تھا پر ابھی بھی وہ فقط اس سے تھوڑا سا ہی دور ہوئی تھی

۔۔۔۔۔۔۔۔

اور جو تم نے مجھے تکلیف پہنچائی ہے اس کا مرہم رکھوں اب۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ایکدم ہی وہ ضدی لہجے میں بولا تھا زویا نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا

تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

شہیر نے اپنے بازو کی طرف اشارہ کیا تھا جہاں اس کے ناخنوں کے نشان تھے

۔۔۔۔۔۔۔۔

زویا نے ایک نظر اس کی جانب دیکھا اور پلٹنے لگی جب شہیر نے اس کا رخ دوبارہ اپنی

جانب کیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کہاں۔۔۔۔۔۔

نیلی آنکھیں اس وقت گرے آنکھوں۔سے ٹکرا گئی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

زویا نے فوراً نگاہیں پھیری تھی۔۔۔۔۔۔۔

ٹیوب لینے۔۔۔۔۔۔

وہ فقط اتنا ہی بولی تھی۔۔۔۔۔۔

تم نے اتنے ناخن مارے ہے تم ہی ٹھیک کرو گی نہ کہ کوئی ٹیوب۔۔۔۔۔۔۔

شہیر نے کہتے ہوئے اس کے ہونٹوں کی طرف اشارہ کیا تھا۔۔۔۔۔۔۔

زویا نے فوراً اسے گھورا تھا۔۔۔۔۔

نو۔۔۔۔۔۔اور فوراً بولی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

اس کے انکار پر شہیر کا میٹر پھر گھوما تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

زویا ابھی پلٹی ہی تھی کہ سامنے شیشے میں دیکھ کر اس کے اوسان خطا ہوئے تھے بھلا ایسا بھی کیا جنونی پن ایسے سمجھ نہیں آرہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

یہ شخص کیا تھا کیا وہ واقعی اس سے اس قدر عشق کرتا تھا اور وہ بھی جنون کی حد تک۔۔۔۔۔۔

پر چھ ماہ پہلے۔۔۔۔۔۔

اس نے فوراً پلٹ کر دیکھا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جہاں شہیر کھڑا اس زخموں پر جہاں زویا نے بری طرح ناخن مارے تھے اور ہلکا سا خون بھی تھا۔۔۔۔۔

وہاں پاس پڑی فروٹ باسکٹ میں بھری لے کر ان کے اوپر ہلکا ہلکا پھیر رہا تھا

یہ کیا کر رہے ہو

Are you mad ???

زویا نے غصے سے آگے بڑھتے ہوئے پوچھا تھا۔۔۔۔۔۔

Yes I am mad for you .....

شہیر اس کی آنکھوں میں جھانکتا ہوا بولا تھا۔۔۔۔۔

یہ زخم تم نے دیا ہے نہ اگر تم اس پر مرہم نہیں رکھوں گی تو یہ ایسا ہی رہے گا ہمیشہ کے لیے۔۔۔۔۔۔۔

اس وقت وہ واقعی زویا کو کوئی جنونی پاگل لگا تھا اس کی آنکھوں میں جھانکنے سے شاید زویا کو پتا لگا تھا کہ وہ جنونی پاگل پن کے ساتھ کتنا بے سکون اور شاید تنہا بھی

زویا نے فوراً نظریں ہٹائی تھی۔۔۔۔۔

اور چلتی ہوئی اس کے پاس آئی تھی۔۔۔۔۔

لیواٹ۔۔۔۔۔۔۔

زویا نے اب کی بار قدرے نرمی سے کہا تھا اور اس کی بات سن کر شہیر کے چہرے پر مسکراہٹ ابھری تھی۔۔۔۔۔۔

فوراً ابھری پیچھے لے کر گیا تھا۔۔۔۔۔

زویا نے جھک کر اس کے بازو پر اپنے ہونٹ رکھے تھے جس اس وقت کپکپا رہے تھے ۔۔۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نجانے شہیر کی نیلی آنکھوں میں کیا کچھ دیکھا تھا اس نے۔۔۔۔۔۔۔

اور شہیر اپنی مسکراہٹ دبائے اس کے لمس کو محسوس کر رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

یعنی اس نے یہ سب صرف اپنی بات منوانے کے لیے کیا تھا۔۔۔۔۔۔ ورنہ اس کی جنگلی شیرنی کبھی ان کے درمیان دوری کو مٹنے نہ دیتی جو وہ چاہتا تھا کہ مٹ جائے اور آج اس نے شروع کر دیا تھا۔۔۔۔۔۔۔

بے شک کوشش غلط طریقے سے تھی یا تھوڑی کم تھی لیکن وہ کامیاب ہوا تھا اور وہ

جانتا تھا کہ زویا اس سے ضرور محبت کرے گی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس کے اندر ایک سکون کی لہر دوڑی تھی۔۔۔

اس وقت وہ کالج میں بیٹھی تھی یہ شہر کا نامور کالج تھا اس دن حملے کے بعد سے ہی زویا نے ان کا گھر چینج کر دیا تھا اور اب وہ لوگ اسلام آباد کے ایک اچھے علاقے میں رہتے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔

کالج کے ایک گراؤنڈ میں۔ بیٹھی وہ اپنی زندگی میں۔ ہونے والی اس حد درجہ تبدلی کے بارے میں سوچ رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کہی نہ کہی اس کے اندر ایک کسک بھی تھی اس دن کے بعد واقعی ذیشان نے اسے ذرا تنگ نہیں کیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

نہ کوئی فون کال نہ ہی کچھ اور۔۔۔۔۔۔

اس سے میرب کو سکون ہونا چاہے تھا اور یہی سب سے بڑی بے سکونی کی وجہ تھی کہ اسے سکون نہیں مل رہا تھا کیوں وہ شاید نہیں جانتی تھی۔۔۔۔۔۔۔

آج تو اس کی دوست بھی نہیں آئی تھی جس سے وہ کچھ کہہ کر دل ہلکا کر سکے

۔۔۔۔۔۔۔۔

اپنے ہاتھوں کی لکیروں کو دیکھتے ہوئے وہ شاید ان میں کچھ اچھا ہونے کا احساس کھوج رہی تھی۔۔۔۔۔۔

لیکن کچھ نہیں ملا تھا تھک ہار کر وہ اٹھ بیٹھی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اٹھ کر وہ کنٹین کی طرف بڑھی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

وہاں قدم رکھتے ہی وہ چونکی تھی قدم آگے جانے سے انکاری تھے وہ وہی ساکت کھڑی رہی تھی۔۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سامنے ہی تو وہ دشمن جاں اپنی تمام تر وجاہت لیے بیٹھا ہوا تھا لیکن اس کی توجہ تو اس کے ساتھ بیٹھی اس لڑکی پر تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

یہ تو وہ جان گئی تھی کہ ماموں جان اس کالج کے ٹرسٹی تھے تو وہ یہاں اسکتا تھا لیکن یوں اس لڑکی کے ساتھ بیٹھا ہنس کر نجانے کیا بات کر رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

میرب کا دل پل میں بدل گمان ہوا تھا یعنی وہ اسے خود سے باندھ کر اب آزاد گھومتا پھرتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

کیسے اگر یہ سب کرنا تھا تو کیوں کی مجھ سے شادی کیا یہی سزا دینی تھی نہیں اگر وہ یہ سب کر سکتا ہے تو میں بھی کوئی اس کی غلام نہیں ہوں میری اپنی زندگی ہے میں جو مرضی کروں نہ کرو۔۔۔۔۔۔۔۔۔

میرب نے ایک سخت نظر اس بے خبر ستمگر پر ڈالی اور وہاں سے چلی گئی اب کوئی بھی کلاس لینے کا اس کا دل کہا کر رہا تھا۔۔۔۔

وہ تو بس جلد سے جلد گھر جانا چاہتی تھی تاکہ اپنے کمرے میں پہنچ کر وہ رو سکے

۔۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

لیکن اس بات سے وہ بھی بے خبر تھی کہ اگر وہ ذیشان سے نفرت ہی کرتی ہے تو تو پھر اس کا یوں لڑکی کے ساتھ ہنس کر باتیں کرنا اسے کیں جلا گیا تھا۔۔۔۔۔۔۔

اپنی ناسمجھی میں وہ بہت کچھ غلط کرنے والی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

شان سیدھا وہاں سے مرحا کے گھر کے لیے نکلا تھا وہ اتنے دن بعد اس ستمگر کو دیکھنے کی خواہش شدت سے جاگی تھی کہ پتہ نہیں وہ دوبارہ اسے دیکھ پائے گا کہ

نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

لیکن اس بات سے وہ بھی بے خبر تھا کہ آگے سے اس کی زندگی بدلنے والی ہے ایک نیا رخ ایک نیا تماشا اس کا انتظار کر رہا ہے جو اس کے سرشار سے روپ کو اپنی زد میں لینے کے لیے تیار بیٹھا ہے۔۔۔۔۔۔

گاڑی ان کے گھر کے دروازے پر روکے اس نے بالوں میں ہاتھ پھیرا تھا۔۔۔۔۔۔۔

اور مسکراتا ہوا گاڑی سے باہر نکا تھا۔۔۔۔۔۔

کتنے دن بعد وہ اسے دیکھے گا کتنا سکون ہو گا اسے۔۔۔۔وہ سرشاری سے چلتا ہوا ان کے گھر تک پہنچا ہاتھ بڑھا کر دستک دی تھی۔۔۔۔۔۔

اس بار وہ کوئی بدمزگی نہیں چاہتا تھا وہ سوچ کر آیا تھا کہ وہ اس بار عزت سے اس کے پاپا سے بات کرے گا اور مرحا کو ہمشہ کے لیے اپنا بنا لے گا۔۔۔۔۔۔

دروازہ کھولا تھا اور سامنے صارم کھڑا تھا

اسے دیکھ کر صارم کے چہرے پر خوف تھا جیسے شان نے بھی محسوس کیا تھا۔۔۔۔۔۔

ہیلو چھوٹو۔۔۔۔۔۔۔۔

شان نے محبت سے الفاظ میں نرمی کا کر کہا تھا۔۔۔۔۔۔

اس کی بات اور لہجے کو دیکھ کر صارم بھی ہلکا سا مسکرایا تھا۔۔۔۔۔۔۔

چھوٹو یار سوری اس دن کے لیے لیکن یار مجھے غصہ آگیا اب تو مجھے اندر تو بلا لے

۔۔۔۔۔۔

شان ہلکے پھلکے لہجے میں بولا تھا۔۔۔۔۔۔

صارم ہلکا سا مسکرایا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

ایک بات کہو تو مانے گے نہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

صارم نے الجھتی نظروں سے کہا تھا اور چہرے پر ہلکی سی پریشانی تھی اس چھوٹے سے لڑکے کو بھلا کیا پریشانی ہو گی۔۔۔۔۔۔۔۔

شان نے گھر میں داخل ہو کر ہلکا سا سر کو ہاں میں ہلایا اور مسکرایا تھا جس سے صارم کو ہمت ملی تھی۔۔۔۔

آپ میری آپی سے پیار کرتے ہے۔۔۔۔۔۔۔

صارم نے معصوم سے لہجے میں سوال کیا تھا۔۔۔۔۔۔

بہت۔۔۔۔۔اس کی بات سن کر شان مسکرا کر بولا تھا۔۔۔۔

پھر آپ انہیں اپنے ساتھ کیوں نہیں لے جاتے وہ اتنے بڑے جیجو نہیں چاہے اور وہ تو ہنستے بھی نہیں۔۔ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

صارم کی بات سن کر شان کو جھٹکا لگا تھا تبھی فوراً بولا تھا۔۔۔۔

کیا ہوا چھوٹو بتاؤ مجھے شان نے پریشانی میں کہا تھا۔۔۔۔۔۔

وہ ماما پاپا آپی کی شادی نہ اتنے بڑے انکل سے کروا رہے ہے وہ آپی سے بڑھے ہے ۔۔۔اور ہنستے بھی نہیں ہے آپی بھی کچھ نہیں بول رہی اور جب میں نے آپی کو کہا وہ نہ کرے تو وہ انہوں نے مجھے ڈانٹا اور کہا تم ابھی چھوٹے ہو تو چپ رہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

صارم نے معصوم منہ بنا کر اسے تفصیل بتائی تھی جس سے شان کی چہرے کی رگیں تن گئی تھی آنکھوں میں واضح غصہ تھا اور غصہ کی شدت سے اس کی آنکھیں سرخ ہو رہی تھی۔۔۔۔۔۔

وہ مٹھیاں بیچے اندر کی طرف بڑھا اندر آتے ہی اس کا دماغ اور زیادہ گھوم گیا تھا۔۔۔۔۔

اب اس کے چہرے پر وحشت بھی تھی۔۔۔۔۔۔۔

جہاں قاضی صاحب بیٹھے تھے اور ایک سائیڈ مرحا سے چوگنی عمر کا انسان بیٹھا تھا یقیناً صارم اسی کی بات کر رہا ہو گا۔۔۔۔۔۔

اور صوفے کے ایک طرف رمزہ بیگم کے ساتھ مرحا بیٹھی تھی سر نیچے کیے۔۔۔۔۔

وہ فوراً آگے بڑھا تھا۔۔۔

❤❤❤

آگے بڑھتے ہی قاضی جو ابھی نکاح پڑھوانے والا تھا اس کی سختی سے ابھری آواز پر پلٹ کر دیکھا تھا

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

یہ سب کیا ہو رہا۔۔۔۔۔۔

سب نے پلٹ کر آواز کی سمت دیکھا تھا اور سب کے رونگٹے کھڑے ہوئے تھے سوائے صارم کہ جو سب سے زیادہ ڈرتا تھا لیکن آج اس کہ چہرے پر ڈر تھا کہ نہیں۔۔۔۔۔۔

یہ کیا حرکت یوں منہ اٹھا کر کسی کہ بھی گھر نہیں آتے

زید صاحب نے آگے بڑھ کر اسے ڈپٹا تھا۔۔۔۔۔۔

جس پر مرحا بھی سہم گئی تھی۔۔۔۔۔۔

یہ نکاح کر رہی تھی تم ہاں کس سے پوچھ کر یہ کر رہی تھی ہاں۔۔۔۔۔۔

شان دھاڑتے ہوئے بولا تھا۔۔۔۔۔۔

تم سے مطلب یہ اس کی زندگی ہے تم دفع ہو جاؤ یہاں سے اب کہ زید صاحب بھی قدرے اونچی بولے تھے۔۔۔۔۔

دلہا جو نکاح کرنے آیا تھا ان کی جنگ دیکھ کر ہی خوف کھا گیا تھا۔۔۔۔۔۔

تمھاری ہمت ہوئی ہے اس سے نکاح کرنے کی تمھاری ہاں

شان غصے سے کہتا اس بیچارے کہ پاس پہنچا اور زور سے گھونسا اسے رسید کیا تھا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جس سے دلہے کو اپنی دنیا گھومتی ہوئی محسوس ہوتی تھی ویسے بھی اس عمر میں اتنا جاندار ہاتھ پڑنا اسے ہلا گیا تھا۔۔۔۔۔۔

یہ کیا کر رہے ہو تم ہاں اپنی مرضی سے کر رہی ہوں میں اس سے نکاح سمجھے تم

۔۔۔۔۔۔

مرحا نے ہمت کر کہ بولا تھا اور یہ بات شان کو آگ لگا گئی تھی اس کی محبت خود اپنی

زندگی برباد کرنے والی تھی صرف اس وجہ سے کہ شان اس سے چاہتا تھا۔۔۔۔۔۔

اس کی آنکھوں میں اترا خون ایک پل کو مرحا زید کو بھی ڈرا گیا تھا

شان نے آگے بڑھ کر پسٹل نکالی اور صارم کے پاس جا کر اس کی کن پٹی پر رکھ دی

۔۔۔۔۔۔

اس کے اس عمل پر سب ششدر ہوئے تھے۔۔۔۔۔۔۔

یہ کیا کر رہے ہو تم میرا بچا۔۔۔۔۔

رمزہ بیگم نے تڑپ کر صارم کو دیکھا تھا۔۔۔۔۔۔۔

ابھی کہ ابھی میرا نکاح پڑھواے ورنہ ادھر جنازہ اٹھے گا۔۔۔۔۔۔۔

وہ غصے سے کہتا مرحا کو ایک نظر دیکھ کر زید سے مخاطب ہوا تھا۔۔۔۔۔۔

شان نے صارم کی طرف دیکھا جو تھوڑا سہما ہوا تھا۔۔۔۔۔۔

اور منہ پھرتے اس کے کان میں ہلکا سا کچھ کہا تھا۔۔۔۔۔۔۔

جسے کسی نے نوٹ نہ کیا تھا مرحا کی تو سانس کی اٹک گی تھی اس کی وجہ سے اس کا

بھائی۔۔۔۔۔۔

پلیز مجھے ڈر لگ رہا ہے مما اسے ہٹاؤ صارم با قاعدہ روتے ہوئے بولا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

اس کی رونا دیکھ کر سب تڑپ گئے تھے۔۔۔۔۔

زید صاحب اب اس قابل بھی نہ تھے کہ وہ کچھ بولتے آخر ایک طرف بیٹی تھی تو دوسری طرف بیٹا۔۔۔۔۔۔۔

ان کی مشکل کو حل کرتے ہوئے مرحا نے بے دردی سے اپنی آنکھیں رگڑی تھی ۔۔۔۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ٹھیک ہے نکاح کرتی ہوں میں۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس نے ایک نفرت بھری نظر سے شان کو دیکھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

تھوڑی دیر تک قاضی صاحب نے نکاح پڑھوا دیا تھا مرحا کی آنکھوں میں ہنوز آنسو تھے جو زید صاحب اور رمزہ کو تڑپا رہے تھے آخر کو ان کی لاڈلی بیٹی تھی۔۔۔۔۔۔

اور یہی حال شان کا تھا کیا تھا اگر وہ اس کی محبت کو سمجھ جاتی کیسے وہ اپنی مرضی سے اس شخص سے شادی کر رہی تھی صرف اس کی ضد میں اکر۔۔۔۔۔۔

اس نے نکاحِ ہوتے ہی مرحا کا ہاتھ پکڑا اور وہاں سے جانے لگا۔۔۔۔

مجھے نہیں جانا ذلیل انسان تمھارے ساتھ اپنی کرتوتوں کی ہے تم نے۔۔۔۔۔۔

لیکن وہ سب کی ان سنی کرتا اسے گھر کے باہر لے گیا اور گاڑی میں بیٹھایا اور گاڑی زن سے اڑا لے گیا تھا۔۔۔۔۔۔۔

پیچھے سے زید صاحب رمزہ بیگم بس تڑپ کر اسے جاتا دیکھتے رہے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔

جبکہ صارم کہ چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ تھی کہ اس کا جیجو وہ کھڑوس میں بنا تھا

۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جبکہ اگر شان کا پتہ چلتا تو پتہ نہیں کیا ہونا تھا۔۔۔۔۔۔

زید صاحب بھی مرحا کو واپس لانے کے بارے میں سوچنے لگے تھے کہ وہ اپنی بیٹی کو یوں مرتا نہیں دیکھ سکتے تھے۔۔۔۔۔۔

شہیر کے چہرے پر اس پل سکون تھا زویا ہلکا سا اس سے دور ہوئی تھی۔۔۔۔۔۔

خفت سے اس نے اپنا چہرہ موڑ لیا تھا۔۔۔۔۔۔

جبکہ شہیر کے چہرے پر ایک مسکراہٹ تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اب چلو اگر تم اپنا سین ختم کر چکے ہو تو تیار ہو جاؤ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

زویا نے اپنی خفت مٹانے کے لیے بولا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

ابھی کہا سین ختم ہوا ہے ابھی تو شروع ہونا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

شہیر شرارت سے اسے پکڑتا ہوا بولا تھا۔۔۔۔۔۔۔

اس کی حرکت پر زویا نے چہرہ پھر موڑا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

دیکھو ہمیں نکلنا ہے اور اس سے پہلے اور بھی بہت سے کام ہے مجھے۔۔۔۔۔۔۔

اب کہ زویا سنجیدگی سے گویا ہوئیں تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ہمممم میں بھی تو کام ہی کر رہا ہوں اپنا۔۔۔۔۔

شہیر کہتا ہوا اس کی شہ رگ پر اپنے ہونٹ رکھ چکا تھا۔۔۔۔۔۔۔

زویا کہ جسم میں ہلکی سی لرزش ہوئی تھی جو شہیر نے بھی محسوس کی تھی اور سیدھا ہوتا اسے دیکھا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جو نظروں کا زاویہ بدلی کھڑی تھی یعنی اس کی قربت سے اسے اب فرق پڑتا تھا

چھوڑوں مجھے زویا نے گرے آنکھیں اس پر گاڑ کر کہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اور یہ سچ تھا کہ زویا تھوڑا اس کی طرف سے پگھل رہی تھی۔۔۔۔۔وہ انسان اس قدر برا نہیں۔ تھا جتنا وہ سمجھتی تھی۔۔۔۔۔

لیکن وہ بس ماننے کو تیار نہ تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

ہمممم جاؤ تر کی جا کر تمھیں بتاتا ہوں ذرا۔۔۔۔۔۔

شہیر اس کے ماتھے پر لب رکھتا ہوا بولا تھا اور اسے چھوڑ دیا تھا۔۔۔۔۔۔

جس سے زویا فوراً واش روم بھاگی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

اور واشروم اکر اپنی سانسوں کو ترتیب دیا تھا پتا نہیں اس کی دل کی دھڑکن کیوں اتنی بڑھی تھی۔۔۔۔۔۔۔

ہاں شاید میں بھاگ کر یہاں آئی ہوں نہ اس لیے۔۔۔۔۔

اس نے ایک بے تکا سا بہانہ خود کو دیا تھا۔۔۔۔۔۔

لیکن ایک دن یہ انکشاف بھی ہو جانا تھا کہ زویا شہیر کبیر شاہ بھی شہیر کی محبت میں گرفتار ہو رہی تھی۔۔۔۔۔

_____ 😍😍😍💘 _____

Past....

وہ یونی سے چلتی ہوئی ارہی تھی اپنی ہی دھیان میں وہ چل رہی تھی۔۔۔۔۔۔

سڑک پار کر کہ اسے دوسری جانب جانا تھا اپنی بے دھیانی اور جلد بازی سے وہ چل رہی تھی سڑک پر اس وقت گاڑیاں کم تھی۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اور وہ خاصی لیٹ ہو گئی تھی جب ایک گاڑی سامنے سے آئی تھی۔۔۔۔۔۔

اس کی چیخ فضا میں بلند ہوئی تھی۔۔۔۔۔۔

لیکن صد شکر سامنے والے نے بروقت بریک لگا لیا تھا۔۔۔۔۔۔۔

جس سے وہ بچ گئی تھی گاڑی میں بیٹھے انسان کے چہرے پر ناگواری آئی تھی اور یہی حال اس زمین پر بیٹھی اس خوبصورت حسینہ کا بھی تھا۔۔۔۔۔

جو غصے سے گاڑی والے کو گھور رہی تھی جیسے وہ سامنے ہی بیٹھا ہو۔۔۔۔۔۔

گاڑی کا دروازہ ایک جھٹکے سے کھولا تھا اور کوئی چلتا ہوا اس تک آیا تھا لیکن اسے دیکھ کر مقابل اپنے ہوش بھلا بیٹھا تھا۔۔۔

نور واشروم سے نکلی تھی عارف اب مکمل تیاری کر چکا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اور اس وقت نور کو باہر نکلتے دیکھ اس کی جانب برے غور سے دیکھ رہا تھا اور ماہ نور اس کی نظروں سے پزل ہو رہی تھی۔۔۔۔۔۔

وہ شیشے کے سامنے آئی اور اپنے بال سکھانے لگی ایک آدھ نظر عارف پر مار لیتی جو اسے ہی دیکھ رہا تھا نظر ملنے پر وہ نظریں جھکا جاتی گئی تھی۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عارف چلتا ہوا اس تک آیا تھا اور اس کا رخ اپنی جانب کیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

لگتا آج مشن پر جانے کا کوئی ارادہ نہیں ہے۔۔۔۔۔

عارف اس کے کندھے پر سر رکھ کر بولا تھا اور ماہ نور کی سانس اٹکی تھی اس کی قربت سے۔۔۔۔۔۔

جانا ہے ہمیں مجھے تیار ہو لینے دو۔۔۔۔۔۔

نظریں نچی کر کہ بولی تھی۔۔۔۔۔۔

ہممم چلو یار میں آج تمھاری زوئی کھڑوس سے بات کر لیتا ہوں کہ میں اور تم کل چلے جائے گے۔۔۔۔۔

عارف نے اسے مزید اپنے حصار میں لیتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔۔۔

اس کی بات پر ماہ نور نے غصے سے اسے گھورا اور فوراً بولی تھی۔۔۔۔۔

تم نے زوئی کو کھڑوس بولا۔۔۔۔۔۔۔

ماہ نور اسے تیکھی نظروں سے گھورتی بولی تھی جو اس وقت عارف کے دل میں اتر رہی تھی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

چلو اب زیادہ پھیلو نہیں ہٹو پیچھے جانا ہے ہمیں۔۔۔۔۔۔

ماہ نور نے عارف کو دور کرتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔۔۔۔

کوئی بات نہیں مسز ماہ نور عارف وہاں تو چلو ایک بار تمھیں میں اچھے سے بتاؤ گا

۔۔۔۔۔۔

عارف کہتا واپس تیاری میں لگ گیا جبکہ ماہ نور کے گال اس کی بات پر سرخ ہو گے تھے

۔۔۔۔۔۔

وہ بھی سر جھٹک کر دوبارہ اپنے کام میں لگ گئی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

گاڑی اپنی منزل کی طرف رواں دواں تھی۔۔۔۔۔۔

اور گاڑی میں اس کی سسکیاں گونج رہی تھی مسلسل رونے سے اس کی آنکھیں سرخ ہو گئی تھی لیکن اس کا رونا ختم ہی نہیں ہو رہا تھا۔۔۔۔۔

اور اب شان کو تپ چڑھ گئی تھی۔۔۔۔۔۔

مسلسل آدھے گھنٹے سے وہ اگنور کر رہا تھا لیکن مرحا میڈم تو لگتا آج اس کی گاڑی سیلاب لانے کا سوچ رہی تھی۔۔۔۔۔

بھلا اتنے آنسوں کہاں سے آگے ہے تمھارے پاس۔۔۔۔۔۔۔۔

شان تپ کر بولا تھا اور مرحا پھر آنسوں بہا رہی تھی بغیر اس کی بات کا جواب دیے

۔۔۔۔۔

چپ کرو اب یار ایسا بھی کچھ خاص نہیں کیا میں نے کون سا اغوا کر کے لے کر جا رہا ہوں۔۔۔۔۔

شان نے اب نرمی سے کہا تھا۔۔۔۔۔۔

مرحا نے زخمی نظروں سے اس کی طرف دیکھا تھا۔۔۔۔۔۔۔

یہ کام تمھارے لیے خاص نہیں ہے کیسے تم نے میری زندگی برباد کی ہے ہاں۔۔۔

تمھارے ساتھ جانے سے اچھا کوئی اور اغواہ کر لیتا مجھے یا میں مر جاتی۔۔۔۔

کسی کے ساتھ بھی رہ لوں گی چاہے ایک جانور کے ساتھ لیکن تمھارے ساتھ کبھی نہیں رہوں گی میں۔۔۔۔

مرحا روتے ہوئے بولی تھی۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شان جو کہ اب سوچ رہا تھا کہ اس سے نرمی سے منائے گا اس کی بات پر اسے حد سے زیادہ غصہ آیا تھا غصے سے اس کے جبڑے تن گے تھے۔۔۔۔

مرحا اسے یوں دیکھ کر اور سہم گئی تھی۔۔۔۔۔

گاڑی گھر کے اندر داخل ہوئی تھی اس نے اتر کر زور سے مرحا کا بازو پکڑا اور وہاں سے تقریباً گھسیٹتے ہوئے اندر لے گیا تھا۔۔۔۔۔۔

مرحا کو اس کے انداز سے اور خوف آیا تھا۔۔۔۔۔

جانور کے ساتھ رہ لو گی نہ تم ہے نہ میری جان۔۔۔۔۔۔

شان نرمی سے بولا تھا اور اس کی نرمی کے پیچھے چھپے سرسراتے لہجے کو مرحا نے محسوس کیا تھا۔۔۔۔۔۔

اس کے رونے کی شدت میں مزید آضافہ ہوا تھا شان نے اسے لا کر ایک روم میں بند کر دیا تھا۔۔۔۔۔

کمرے میں اندھیرا تھا۔۔۔مرحا بری طرح ڈری تھی

پلیز دروازہ کھولے خدا کے لیے میں دوبارہ نہیں کرتی مرحا بری طرح چلا چلا کر اسے کہہ رہی تھی مگر وہ کان لپیٹے ہوئے دوسرے روم میں گیا تھا۔۔۔۔۔۔

جب مرحا کو احساس ہوا تھا کہ وہاں کوئی اور چیز بھی ہے اس نے اندھیرے میں ادھر ادھر دیکھا تو دو ڈراؤنی آنکھیں اسے نظر آئیں تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ مگرمچھ تھا۔۔۔

مرحا نے آنکھوں کو دیکھ کر زور سے چیخ ماری اور بے ہوش ہو گئی تھی جبکہ اگر اسے پتہ چلتا کہ وہ قید ہے تو شاید ہی اس میں تھوڑی ہمت ہو جاتی۔۔۔۔۔

زویا خود کو نارمل کرتی واشروم سے باہر آئی تھی۔۔۔

ایک نظر شہیر کو دیکھا تھا جو کمرے میں موجود تھا اچانک اس کی نظر ایک چیز پر رکی تھی

۔۔۔۔۔۔

زویا نے دماغ پر تھوڑا سا زور ہی دیا تو اسے یاد آ گیا تھا وہ چیز اس نے کہاں دیکھی تھی

۔۔۔۔۔۔

یہ تمھاری رنگ کہاں سے لی تم نے۔۔۔۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

زویا نے شاکی نظروں سے شہیر سے سوال کیا تھا کیونکہ اس رات ایس۔کے کے ساتھ ہوئی ملاقات میں وہ اس کی رنگ دیکھ چکی تھی جو اس وقت چمک رہی تھی۔۔۔۔۔

یہ رنگ کیوں تمھیں جان میری محبت کی نشانی۔۔۔۔۔۔

شہیر نے نارمل لینے رکھتے ہوئے شرارتی انداز میں کہا تھا تبھی دروازہ پر دستک ہوئی تھی

۔۔۔۔۔۔

اور عارف اندر داخل ہوا تھا

بھابی چلیں سب تیار ہے عارف نے ایک نظر ایس کے پر ڈال کر کہا تھا۔۔۔۔۔۔

ہمممممم تم نے ابھی تک جواب نہیں دیا۔۔۔۔۔۔۔۔

اس نے عارف کو بول کر پھر سے شہیر سے پوچھا تھا۔۔۔۔۔۔۔

یہ رنگ کہاں سے لی۔۔۔۔۔۔۔

زویا نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا تھا۔۔۔۔۔۔

اووووں یہ رنگ بھابھی یہ تو میرے پاس بھی ہے انفیکٹ یہ حسن اور شان کے پاس بھی ہے ابھی ایک دو دن پہلے ہی لی ہم سب نے سیم سیم شادی کی شاپنگ پر

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

شہیر کی جگہ عارف بولا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

شہیر پہلے ہی ان سب کو اپنے ساتھ کی رنگ بنوا کر دے چکا تھا کیں کہ وہ اتنا تو سمجھ گیا تھا اس رات زویا کی نظر اس پر پڑ گئی ہو گی اور اب شادی میں بھی اس نے یہ پہنی ہوئی تھی وہ بھی تھوڑا کوئی کچا کھلاڑی تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ایس۔کے تھا جو اڑتی چڑیا کے پر گن لے۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے تم لوگ نکل جاؤ پھر۔۔۔۔۔

زویا نے اسے عارف کو کہا جس پہ وہ سر ہلاتا ہوا چلا گیا تھا۔۔۔۔۔۔۔

پلیز تم میری بھی تھوڑی پیکنگ کر دینا مجھے ایک ضروری کام ہے۔۔۔۔۔۔۔

زویا نے التجائی نظروں سے کہا تھا۔۔۔۔۔

اور شہیر اس کی بات پر حیران کھڑا تھا پھر کچھ سوچ کر بولا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کر سکتا ہوں مگر میری ایک شرط ہے۔۔مانو گی تو۔۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry

شہیر نے زویا سے کہا تھا

ٹھیک ہے جو بھی ہے مان لوں گی پر ابھی نہیں۔مجھے بہت ضروری کام ہے

۔۔۔۔۔۔۔۔

زویا نے بھی سوچے سمجھے کہا تھا۔۔۔۔۔۔۔

ویسے ایک آدھ ڈریس رکھ دیتا ہوں ویسے بھی ہم ہنی مون پر جا رہے ہے اگر باقی وہاں جا کر ڈریس کی ضرورت پڑی تو لے لے گے۔۔۔۔۔۔

شہیر نے مسکراہٹ دبا کر کہا تھا مقصد اسے تپ چڑھانا تھا جو وہ کر چکا تھا

اس نے گھور کر اسے دیکھا تھا اس کی بات پر ناچاہتے ہوئے بھی زویا کا چہرہ لال ہوا تھا اگر وہ نقاب میں نہ ہوتی شہیر یہ دیکھ کر ضرور دیوانہ ہو جاتا۔۔۔۔۔

گھور کر دیکھنے کی وجہ سے آنکھ کے تھوڑا فاصلے پر پڑنے والا ڈمپل نمایاں ہوا تھا

جیسے شہیر نے بہت غور کہ دیکھا تھا۔۔۔۔۔۔

وہ بنا کچھ بولے وہاں سے چلی گئی تھی اور شہیر بھی اب سوچ میں پڑ گیا تھا۔۔۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میم آپ کہاں جا رہی ہے زیبی زویا کو دیکھتے اس کے پاس آیا تھا۔۔۔۔۔

اس کے سوال پر زویا نے کوئی جواب نہیں دیا تھا۔۔۔۔۔۔۔

میم ایک امپورٹنٹ بات کرنی تھی آپ سے زیبی نے پھر سے زویا کو مخاطب کیا تھا

۔۔۔۔۔

ہممم چلو ساتھ پھر جاتے جاتے کر لینا زویا نے کہتے ہی گاڑی میں ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھی تھی اور ساتھ ہی زیبی بھی کار میں بیٹھ گیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

صد شکر تھا کہ وہاں شہیر نہیں تھا ورنہ پتا نہیں زیب کا کیا ہوتا۔۔۔۔۔۔۔۔

تھوڑے راستے گاڑی میں خاموشی رہی تھی نہ زیب کچھ بولا نہ زویا نے اسے مخاطب کیا تھا۔۔۔۔۔۔۔

یا شاید وہ اس وقت کسی کو بھی بولانا نہیں چاہتی تھی۔۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

گاڑی ایک عجیب سی عمارت کے آگے رکی تھی زویا گاڑی سے نیچے اتری پیچھے ہی زیبی بھی اترا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

اب زویا اس عمارت نما گھر میں داخل ہوئی تھی اندر آتے ہی اسے کچھ ٹوٹنے کی آواز آئی تھی وہ فورا بھاگتی ہوئی اس جانب گئی تھی پیچھے سے زیب بھی اس طرف اس کے پیچھے گیا تھا

وہاں نیچے بکھرے بالوں ابتر حلیے میں ایک لڑکی بیٹھی تھی جبکہ ایک طرف ایک نرس

کھڑی تھی۔۔۔۔۔۔۔

اور وہ لڑکی زور زور سے ہاتھ پاؤں نیچے فرش پر مار رہی تھی نیچے بکھرے ہلکے سے کانچ پر اس کے ہاتھ لگ کر اب زخمی ہو گے تھے۔۔۔۔۔۔۔

زویا فوراً آگے بڑھی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مشی میری جان یہ سب کیا کر رہی ہوں چلو شاباش اٹھو یہاں سے۔۔۔۔۔۔۔

زویا مشی کو پچکارتے ہوئے بولی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

نو۔۔۔۔۔۔زی یہ والی آنٹی نہیں ٹھیک یہ مشی کے ٹیڈی کو اس سے دور کر رہی تھی

۔۔۔۔۔۔

مشی جو اس وقت بیس سال کی تھی کسی چھوٹے چھ سال کے بچے کی طرح کر رہی تھی

۔۔۔۔۔۔

اس کی ہاتھوں سے خون اور اس کی حالت دیکھ کر زویا کی گرے آنکھیں سرخ ہوئی تھی

۔۔۔۔۔۔۔

مشی کو ٹیڈی زی دے گی تم زی کی بات نہیں۔مانو گی کیا۔۔۔۔۔۔۔

اپنی سرخ آنکھیں بند کر کہ کھولتے ہوئے اس نے پھر سے مشی کو کہا تھا۔۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے پر مشی کو ابھی چاہے ٹیڈی۔۔۔۔۔۔

مشی نے ضدی بچے کی طرح کہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔ٹھیک ہے میری جان

لاؤادھر دوا سے اب کہ وہ نرس سے مخاطب ہوئی تھی اس کی آنکھوں۔میں ہلکی سی نمی تھی جیسے وہ کمال مہارت سے ایک بار پھر چھپا گئی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

میم یہ میڈسن نہیں لے رہی تھی اس لیے۔۔۔۔۔

نرس نے اپنی صفائی پیش کی تھی اور ٹیڈی بیئر زویا کو تھما دیا تھا

میڈسن زویا نے میڈسن کی تھی

یہ لو مشی کا ٹیڈی اب مشی زی کی بات مانے گی اور میڈیسن کھائے گی ورنہ زی کبھی مشی سے ملنے نہیں آئے گی۔۔۔۔۔

زویا نے جلدی سے اس کے ہاتھ پر پٹی کرتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

جہاں خون تھا اور شیشے کے چند ایک ٹکڑے ایک ٹکڑا نکالتے وقت مشی کی چیخ نکلی تھی جس پر زویا تڑپ گی تھی اور ساتھ ہی زیب کو بھی اس کیوٹ سی لڑکی پر ترس آیا تھا

۔۔۔۔۔۔

جوان تمام میں سے خاموش کھڑا ساری کاروائی دیکھ رہا تھا

زویا نے پٹی کے بعد مشی کو بیڑ پر بیٹھایا تھا۔۔۔۔۔۔۔

یہ کون ہے زی؟؟

مشی نے معصوم منہ بنا کر پوچھا تھا۔۔۔۔۔۔۔

میں فرینڈ جیسے ٹیڈی فرینڈز یبی نے جواب دیا تھا

اگر آپ میری فرینڈ بنے گی تو زیبی آپ کو چاکلیٹ اینڈ اور بہت سے ٹیڈی لا کر دے گا

زیب نے بھی پیار سے کہا تھا اسے اس لڑکی کی حالت دیکھ کر بہت رحم آیا تھا

۔۔۔۔۔۔۔

ہممممممم اوکے۔۔۔۔۔۔۔

مشی نے سوچتے ہوئے کہا تھا زویا نے اسے دوائی پلائی جو اس نے برے منہ بنا کر پی تھی

اور اسے لٹا کر کمفرٹر اس پر اوڑھ دیا میڈیسن کے زیر اثر وہ جلد غنودگی میں چلی گئی زویا

نے جھک کر اس کے سر پر بوسہ دیا تھا

اور کمرے سے باہر نکل آئی تھی گرے آنکھوں میں پھر سے سفاکت بھر آئی تھی

۔۔۔۔۔۔۔

زیب بھی اس کے پیچھے اگیا تھا ابھی وہ اس سے کچھ پوچھتا کہ زویا نے گاڑی میں بیٹھتے ہوئے اسے کہا تھا

زیب کافی دیر ہو گئی ہے تم ادھر سے ہی کوئی ٹیکسی لے کر ائرپورٹ کے لیے نکل جاؤ

زویا کہتی گاڑی آگے بڑھا لے گئی جبکہ زیب پیچھے سے کئی سوچوں میں الجھ گیا تھا

اس وقت زویا بہت ڈسٹرب تھی آج اس کی حالت دیکھ کر ایک بار پھر سے اپنا ماضی یاد آنے لگا تھا۔۔آخر کو دو زندگیاں برباد ہوئی تھی غلطی اسے اپنی بھی لگتی تھی ان سب میں کاش وہ نہ اس وقت ہاں کرتی نہ یہ سب ہوتا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مشی کی تو وہ جان تھی نہ تو جب جان تکلیف میں تھی تو اسے کیوں نہ پتا چلا۔۔۔۔۔

ڈرائیور کرتے وہ سوچوں میں گھم تھی اپنی سوچوں کو ایک طرف رکھ کر وہ اب گھر کی جانب گاڑی موڑ چکی تھی آخر اور بھی بہت سے کام تھے جو اس کے موڈ پر ڈیپنڈ نہیں کرتے تھے۔۔۔۔

مرحا نے اپنی آنکھیں بامشکل کھولی تھی ابھی وہ اس روم میں تھی لیکن۔اب وہاں لائٹ آن تھی یا شاید شان نے جان بوجھ کر اسے مزید ڈرانے کے لیے کی تھی۔۔۔۔

خود بھی وہ اسی روم میں موجود تھا مرحا کا سر بری طرح گھوم رہا تھا ہمت کر کہ وہ کھڑی ہوئی اور یہی سوچ رہی تھی وہ کہاں ہے اس وقت جب ہوش میں آتے اسے پھر سے وہ ڈراؤنی آنکھیں سامنے نظر آئیں تھی

پیچھے مڑ کر دیکھا جہاں شان ایک کرسی پر بیٹھا اس کی تمام حرکت نوٹ کر رہا تھا اور تھوڑے ہی فاصلے پر ایک مگرمچھ تھا۔۔۔۔۔۔

مرحا کی آنکھیں تحیر سے پھر پھیل گئی تھی ابھی وہ چیختی جب شان تیزی سے بولا تھا

جاناں اگر تم چیخی تو میں اسے تمھارے ساتھ چھوڑ کر خود چلا جاؤ گا یہاں سے

۔۔۔۔۔۔۔۔

شان اب مزید اسے ڈرانے کے سنجیدگی سے بولا تھا

اور ایسا ہی ہوا مرحا ڈر بھی گئی اور منہ پر زور سے ہاتھ رکھ کر نفی میں سر ہلانے لگی تھی

۔۔۔۔

آنسوں ایک بار پھر اس کی آنکھوں سے جاری تھے شان کا دل تڑپ کر رہ گیا تھا لیکن وہ باہر ڈھیٹ بنا رہا

آخر اگر یہ نہ کرتا تو وہ پھر سے اس پر چیختی چلاتی اور جانے کی ضد کرتی جو نا ممکن تھا

شان اٹھا اور اس کے قریب آیا تھا۔۔۔۔

اچھا چلو بتاؤ کیسا لگا جانور کے ساتھ رہ کر۔۔۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شان بے نیازی سے بولا تھا۔۔۔۔

مرحا نے سہمی ہوئی نظروں سے اسے دیکھا تھا اور منہ سے ہاتھ ہٹا کر بولی تھی

تم تو کہتے تھے مجھ سے محبت کرتے ہو بھلا کوئی انسان اپنی محبت کے ساتھ ایسا کرتا ہے بہت برے ہو تم کبھی معاف نہیں کروں گی میں تمھیں زندگی میں۔۔۔۔۔

مرحا اب بری طرح رونے لگی تھی اس کی حالت اور ڈر دیکھ کر شان نے اسے اپنے ساتھ لگا لیا تھا۔۔۔۔

محبت تو بہت کرتا ہوں لیکن تم غلطیاں کرو گی تو سزا تو ملے گی نہ پھر جاناں اب چپ کر جاؤ ورنہ میں جا رہا ہوں تمھیں یہی چھوڑ کر۔۔۔۔۔۔۔

شان اس کی کمر سہلاتا ہوا بولا تھا مرحا کا جسم ہلکا ہلکا کانپ رہا تھا اور شان یہ باخوبی جانتا تھا

اس کی بات سن کر مرحا نے ڈر سے اپنا چہرہ اوپر کیا تھا آنکھیں اب رونے کی وجہ سے لال ہو رہی تھی نم آنکھوں سے وہ شان کو دیکھتی اس کا دل دھڑکا گئی تھی

شان نے جھک کر باری باری اس کی نم آنکھیں پر اپنے ہونٹ رکھے تھے مرحا اس کی حرکت پر لرز گئی تھی اور جب اپنے آپ کو دیکھا تو خود پر بھی خاصہ غصہ آیا تھا فوراً اس سے دور ہوئی تھی۔۔۔۔۔

شان کو اس کی حرکت ناگوار گزری تھی لیکن خاموش رہا جانتا تھا وہ بہت ڈر گئی ہے

۔۔۔

دروازے کی طرف بڑھا اور اس کا لاک کھول گیا تھا

چلو اب باہر کہ ادھر رہنا ہے

شان نے اس کے جانب دیکھتے ہوئے کہا تھا

اس کی بات پر مرحا فوراً باہر نکلی تھی اب شان اسے لے کر اپنے کمرے میں آیا تھا جو کافی بڑا اور خوبصورت تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کمرے کے ساتھ شیشے کے گلاس وال تھی جیسے کھول کر آپ سویمنگ پول پر جا سکتے تھے اور ساتھ ہی تھوڑے فاصلے پر ایک چھوٹا سا لان تھا منظر بہت خوبصورت تھا

۔۔۔۔۔۔۔۔

اسے روم میں چھوڑ کر کچن میں اس کے لیے کھانا لایا تھا مرحا اب بھی ویسے ہی کھڑی تھی کھانا بیڈ پر رکھ کر اسے بھی بیڈ پر بیٹھایا تھا۔۔۔۔۔

اور نوالہ توڑ کر اس کی طرف بڑھایا تھا

لیکن مرحا نے منہ نہ کھولا تھا شان نے اسے پکارا تھا اور پھر نوالہ اس کی طرف بڑھایا لیکن نہیں۔۔۔۔

چلو پھر آؤ تمھیں وہی چھوڑ کر آؤ ابھی لگتا تمھارا دل نہیں بھرا اور ویسے بھی کون سا تم نے اس سے بات کیں تھی اب کی بار اسے آزاد کر کے آؤ گا۔۔۔۔

شان سنجیدگی سے بولتا اس کا بازو پکڑ چکا تھا مرحا کا چہرہ اس کی بات سن کا سفید پڑا تھا مگر مچھ کا تصور کرتے وہ ایک بار پھر لرزی تھی تبھی جلدی میں سے ناں میں گردن ہلائی تھی۔۔۔۔

کھاؤ پھر کھانا شان اب اسے کھانا کھلانے لگ گیا تھا اور وہ کھانے لگ گئی تھی۔۔۔۔۔

آنکھیں ابھی رونے والی ہو گئی تھی

اگر تم روئی یا میری بات نہ مانی جاناں تو کل آپ شیر کے ساتھ سوئے گی۔۔۔۔۔۔۔

اس کی بات سن کر مرحا نے اس کی جانب دیکھا تھا

نہیں پلیز میں آپ کی ہر بات مانو گی لیکن ایسا نہیں کرے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مرحا آنسوں پونچھتے ہوئے بولی تھی۔۔۔۔۔

کھانا کھا کر شان ٹرے ایک سائڈ پر رکھتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا تھا۔۔۔۔۔۔

اچھا مجھے ضروری کام ہے میں چلتا ہوں اور بھاگنے کی کوشش بے کار ہے میری نظر ہر وقت تم پہ ہو گی

شان جھکا اور اس کی پیشانی پر اپنا لمس چھوڑتا بنا اسے دیکھے روم سے باہر نکل گیا تھا

۔۔۔۔

ادھر مرحا ساکت سی اس کی حرکت کو محسوس کر رہی تھی۔۔۔۔۔۔

جلدی سے کمفرٹر اپنے اوپر درست کیا اور سونے کے لیے لیٹ گئی تھی کہ شاید ہی نیند آ جائے۔۔۔۔

_____ 🥰🥰 _____ 🥰 _____

_____

زویا گھر پہنچی تھی کافی چیزیں اس کے دماغ میں تھی وہ پورچ میں آئی اور گاڑی سے اتری تھی۔۔۔۔۔

لیکن۔سامنے شہیر اسی کا ویٹ کر رہا تھا چلتا ہوا اس تک آیا تھا۔۔۔۔۔

چلو اب چلیں میرے خیال میں دیر ہو رہی ہے۔۔۔۔۔

شہیر اسے کہتا ہوا چل پڑا تھا جبکہ وہ بھی اس کے ساتھ چل پڑی تھی۔۔۔۔

گاڑی میں بیٹھتے ہی شہیر نے گاڑی بھگا کی تھی۔۔۔۔

ویسے تمھیں اپنی شرط یاد ہے نہ شہیر نے مسکرا کر پوچھا تھا

ہممم یاد ہے بتاؤ کیا ہے۔۔۔۔۔۔

شہیر نے اسے اپنی شرط بتائی تھی اور زویا کا منہ کھل گیا۔۔۔۔۔۔۔

حیرت سے شہیر کو دیکھا تھا

کیا تم واقعی پاگل ہوا بھی تمھیں۔ میٹل ہاسپٹل کی ضرورت ہے

زویا نے چڑ کر جواب دیا تھا۔۔۔۔۔۔۔

ایسے کیسے جان اب تم نے کہا تھا پوری کرو گی اب کرو پوری ورنہ کیوں شاہوں اور خان کی ناک کٹوانی ہے جو اپنی بات پوری نہیں کر سکتی۔۔۔۔۔۔۔

شہیر بھی مزہ لے کر بولا تھا

دیکھوں کچھ اور مانگ لوں یہ نہیں۔۔۔۔۔

اچھا کچھ اور مانگو گا تو دو گی تم۔۔۔۔۔۔۔

شہیر دلچسپی سے اسے دیکھتا ہوا بولا تھا۔۔۔۔۔۔

زویا نے نگاہ سامنے کی تھی گاڑی چلاؤ دھیان سے فضول نہیں بولو کر دوں گی تمھاری

شرط پوری۔۔۔

ہو جانا خوش تم دوبارہ کبھی تم سے ہلپ نہ لوں۔۔۔۔۔۔

زویا تپ کر کہتی خاموش ہو گی

اور شہیر اپنی ہنسی دباتا ڈرائیو کرنے لگ گیا

چلو اگر تمھارا بناؤ سنگھار ختم ہو گیا ہو تو بندری چلے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

رومی فون میں بزی پری کے کمرے میں آیا تھا جو تیار ہو کر بس اپنا سکارف درست کر رہی تھی۔۔۔۔۔

اس کی بات سن کر غصے سے بولی تھی

تمھیں واقعی مینرز نہیں ہے بندر تو تم خود ہو جاہل انسان کسی کے روم میں ایسے نہیں آتے

پری نے بھی حساب برابر کرتے ہوئے کہا تھا

رومی نے اس کی جانب دیکھا تھا جو وائٹ شارٹ فراک اور بلیک پینٹ پہنے اوپر لانگ بلیک کوٹ پہنے کھڑی تھی اور گلے میں سکارف تھا۔۔۔۔۔۔

پری واقعی اس لمحے رومی کو پری لگی تھی پھر اپنا سر جھٹک کر بولا تھا

سب چلے گے ہے اور تم بلا کو میرے ساتھ چھوڑ گے ہے چلو جلدی ورنہ یہی رہوں تم میں جا رہا ہو۔۔۔۔

زونی کہتا ہوا باہر نکل گیا جبکہ پری پیچھے سے جلدی سے اپنا سامان لے کر باہر آ گی کہ کہی سچ میں نہ چھوڑ جائے

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بند رہی ہے۔۔۔۔۔۔۔

منہ بھاڑ کر کہتی ہوئی اس کے پیچھے چل تھی

میرب غصے سے بیٹھی تھی رو رو کر اس کی آنکھیں سرخ ہو گئی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

پر اس نے فیصلہ کر لیا تھا اب بس وہ ذیشان کے ساتھ مزید نہیں رہے گی وہ بھی آزاد ہے جو دل میں آئے وہ کرے گی جیسا اس کا دل چاہے گا۔۔۔۔۔۔

کیسے اگر وہ کسی غیر لڑکی کہ ساتھ رہ سکتا ہے تو میں بھی اس کے ساتھ ہر گز نہیں۔

رہوں گی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

دل میں عزم کرتے وہ اٹھی تھی منہ ہاتھ دھویا اور باہر آئی آنکھوں۔میں کاجل ڈالا کہ

سرخ آنکھیں چھپ سکے۔۔۔۔۔۔

جو اسے مزید دلکش بنا گیا تھا

نیچے آئی تو شور سن کر ڈرائنگ روم میں آگئ

سامنے ہی دشمن جاں بیٹھا تھا۔۔۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میرب کو فوراً وہ منظر یاد آیا تو نفرت سے اسے دیکھا تھا

میرب بیٹا آؤ ادھر آؤ ممانی نے اسے اپنے پاس بلایا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ چلتی ہوئی ان کے پاس جا بیٹھی۔۔۔۔۔۔۔

بیٹا کیسی ہو آپ ممانی نے محبت سے اسے پوچھا تھا

میں ٹھیک ہوں ممانی جان آپ بتائیں مسکرا کر کہتی ان کی جانب دیکھا تھا

میں بھی بلکل ٹھیک ہوں بیٹا یہ تمھاری آنکھیں۔ سرخ کیوں ہو رہی ہے

ممانی نے تشویش سے پوچھا تھا

میرے نے نظریں جھکالی تھی ذیشان نے بھی اس کی آنکھوں میں دیکھا تھا

وہ مامی جان میرا ٹیسٹ تھا تو رات سوئی نہیں اس لیے میرب نے بہانہ بنایا تھا لیکن۔

ذیشان سمجھ گیا تھا تبھی گہری سانس فضا میں خارج کی

بیٹا دھیان سے اپنی طبیعت کا بھی خیال کرو۔۔۔۔۔۔

جی اچھا کہتی میرب اٹھ گئی میں ابھی آتی ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ذیشان بھی کال کا کہہ کر اٹھ گیا تھا کچن میں آیا جہاں میرب تھی۔۔۔۔

ایک گلاس پانی دوں مجھے۔۔۔۔۔۔۔

ذیشان کہتا ہوا اپنے قدم اس تک لایا تھا اسے خود کے قریب آتا دیکھ میرب کی جان ہوا ہوئی تھی

خود لے لے۔۔۔۔۔۔۔

میرب نے بنا کوئی لحاظ کیے جواب دیا تھا۔۔۔۔۔۔۔

اور اس کی بات سن کر ذیشان کو پہلے حیرت اور پھر غصہ بڑھ گیا تھا

تمیز سے بات کیا کرو مجھ سے یہ نہ ہو کہ اپنی کہی بات سے میں پلٹ جاؤ پھر اپنے طریقے سے تمھیں سیدھا کروگا میں

ذیشان غصے میں بولا تھا

ہاں اب اس لڑکی سے دل بھر گیا ہے جو میرے ساتھ ایسا کرنا ہے آپ نے

میرب رندھے ہوئے لہجے میں بولی تھی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیا بکواس کر رہی ہو اس کی بات سن کر ذیشان کو سمجھ نہ آیا کہ وہ کیا بول رہی ہے

اب بکواس ہی کرو گی میں خود اپنی آنکھوں۔سے کسی اور کے ساتھ دیکھا ہے اس لیے میری زندگی برباد کی ایک کریکٹر لیس انسان کے ساتھ میری لائف

ابھی وہ کچھ اور بولتی جب ذیشان کا ضبط جواب دے گیا تھا اور اس کا ہاتھ میرب کے چہرے پر اپنے نشان چھوڑ گیا تھا۔۔۔۔۔۔

ایک بار پھر سے بغیر کچھ سوچے اس لڑکی نے اس کے کریکٹر پر انگلی اٹھادی تھی ذیشان

کی آنکھیں اس وقت غصے سے لال ہو رہی تھی۔۔۔

کریکٹر لس ہوں میں دراصل میری غلطی ہے جو تمھیں یوں چھوڑ دیا ہے لیکن اب نہیں تمھیں سیدھا کرنا ہی ہو گا اب میں تمھیں تمھاری ہر غلطی بتاؤ گا

ذیشان غصے سے کہتا ہوا وہاں سے چلا گیا جبکہ میرب روتے ہوئے بے یقینی سے اسے جاتا دیکھتی رہی اور اس سے مزید بد گمان ہو گی

یہ جانے بغیر وہ ایک اچھا انسان تو صرف اس سے محبت چاہتا تھا اور اس نے کیا کیا

۔۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شہیر اور زویا فلائٹ میں بیٹھ چکے تھے۔۔۔۔۔

زویا آرام سے بیٹھی تھی جب شہیر نے اسے مخاطب کیا تھا

یار عجیب لڑکی ہو تم تمھیں ڈر نہیں لگتا فلائٹ سے بندہ ڈر کر اپنے شوہر کے گلے ہی لگ جاتا ہے پر میری ہی قسمت خراب ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

شہیر معصومیت سے کہتا زویا کو ہنسنے پر مجبور کر گیا تھا اور اس کا مسکرانا شہید نے اس کی

آنکھوں اور ڈمپل سے نوٹ کیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

تبھی جھک کر اس کے ڈمپل پر اپنے ہونٹ رکھ دیے تھے۔۔۔اور پیچھے ہوا

زویا اس اچانک عمل پر کبھی شہیر اور کبھی آس پاس لوگوں کو دیکھتی۔۔۔۔۔

فکر نہ کرو کسی نہیں نہیں دیکھا اگر تم کہو تو ایک پھر کرتا ہو پھر تم دیکھ لینا واقع کسی نے نہیں دیکھا ہو گا

شہیر مسکراہٹ دبا کر بولا تھا

تم نہ بے شرم انسان پاگل

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

زویا کا بس نہیں چل رہا تھا اسے کچھ کر دے جیسے کوئی پرواہ ہی نہیں تھی۔۔۔۔۔۔

تبھی جہاز ہوا میں آ گیا تھا

زویا نے اسے کچھ بھی کہنے کا ارادہ ترک کیا اور ونڈو کے پار دیکھنے لگی شہیر جانتا تھا اب وہ کچھ نہیں بولے گی تبھی اپنا سر اس کے کندھے سے ٹکا گیا۔۔۔۔

زویا نے ایک نظر اس کی بند آنکھوں کو دیکھا اور پھر سے باہر دیکھنے لگ گئی پتا تھا اسے نے ہٹنا نہیں تھا۔۔۔

فلائٹ لینڈ ہونے پر وہ لوگ نیچے آئے اور اب ہوٹل کی جانب چل پڑے۔۔۔۔۔۔

ہوٹل پہنچ کر ریسیپشن سے کمرہ پوچھا کیا کہ اور اوپر والے فلور کی طرف چل پڑے ابھی تھوڑی آگے بڑے تھے جب شہیر کو کسی کی آواز آئی تھی

یار کیا آفت ہے۔۔۔۔۔

پاس سے گزرتے لڑکے نے اپنے ساتھ چلنے والے کو آہستہ آواز میں کہا تھا۔۔۔۔

لیکن شہیر کے تیز کانوں سے یہ جملہ بچ نہ سکا تھا۔۔۔۔۔۔

اس نے مڑ کر خون آلود نظروں سے اسے گھورا تھا۔۔۔

اور فوراً اس لڑکے تک گیا تھا۔اور بنا کچھ سوچے سمجھے ایک زوردار مکا اس کے جبڑے پر مارا تھا جس سے وہ لڑکھڑا گیا تھا۔۔۔۔۔

تمھاری ہمت کیسے ہوئی یہ سب بولنے کی تم نے میری بیوی میری جان کے بارے میں یہ بولا میں تمھاری جان نکال لوں گا۔۔۔۔۔۔۔

شہیر مسلسل اسے مار رہا تھا حتی کہ اس لڑکے کا چہرہ خون سے بھر گیا تھا اور پاس کھڑا لڑکا

جو آگے بڑھنے کو تھا اس کی نیلی آنکھوں میں موجود وحشت دیکھ کر وہی رک گیا تھا

۔۔۔۔۔۔

شہیر لڑکے کو مارے جا رہا تھا اور زویا وہاں سٹل ہوئی کھڑی اس کا جنون دیکھ رہی تھی پھر فوراً آگے کو بڑھی تھی۔۔۔۔۔

زویا فورا بھاگتی ہوئی اس تک آئی تھی شہیر چھوڑو اسے شہیر۔۔۔۔۔۔

زویا اسے اس لڑکے سے دور کرتی بولی تھا اور وہ لڑکا جلد ہی بھاگ گیا تھا۔۔۔۔

شہیر کی آنکھوں میں وحشت تھی جو زویا سے مخفی نہیں رہی تھی

تبھی زویا اسے کمرے میں لے آئی تھی

زویا وہ کیا بکواس کر رہا تھا جان سے مار دوں گا میں اسے۔۔۔۔۔۔

شہیر اپنے آپے سے باہر ہو رہا تھا اور فون نکال کر ایک میسج بھیجا تھا۔۔۔۔۔

شہیر میں کہی نہیں جا رہی اور وہ بکواس کر رہا تھا کرتا رہے تم خاموش ہو جاؤ یہاں اپنا کام کرنا ہے تماشہ نہیں۔۔۔۔۔

زویا اس کی جانب دیکھتی ہوئی بولی تھی تبھی روم پر دستک ہوئی تھی

انہیں تم پر شک تو نہیں ہوا نہ۔۔۔۔۔۔۔

چما مقابل کھڑے انسان سے استفسار کرتا ہے۔۔۔۔۔

نہیں تم بے فکر رہوں میں کام ہی ایسے کرتا ہوں کہ میرے دوسرے ہاتھ کو خبر نہیں ہوتی ان لوگوں کو کیا ہو گی

ایک شاطر مسکراہٹ کے ساتھ وہ چما کو کہتا ہے۔۔۔۔۔

ہمممم اچھا ہے تمھارے لیے ورنہ وہ حشر کروگا نہ سب کا کہ خود کو بھی نہیں پہچان پاؤ گے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اور اب آئے گا کھیل میں مزہ جب میں یہاں سے لڑکیاں سمگل کروگا اور وہ لوگ ادھر دوسرے ملک ڈھونڈنے پھرے گے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ہاہاہاہاہاہاہا صحیح ہے بس میرا حصہ نہ بھولنا اب میں چلتا ہوں دیر ہو رہی ہے باقی کا کام بھی کرنا ہے۔۔۔۔۔

وہ شخص مکروہ ہنسی ہنستا ہوا باہر کی جانب قدم بڑھا دیتا ہے۔۔۔۔۔

بہت جلد برباد ہو گے سب کہ سب۔۔۔۔۔۔

چما بھی چال چلتا وہاں سے چلا جاتا ہے

پھوپھو جان مجھے آپ سب سے کچھ ضروری بات کرنی ہے۔۔۔۔۔۔۔

ذیشان ڈرائنگ روم میں اکر کہتا ہے غصہ اب بھی اس کے چہرے پر ہوتا ہے اور اسے اس قدر سنجیدہ دیکھ کر سب اس کی جانب متوجہ ہو جاتے ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

جی جی بیٹا بولو۔۔۔۔۔۔۔اب کہ حافظ صاحب اس سے پوچھتے ہے

میں کراچی جا رہا ہوں وہی بزنس سیٹ اپ ہے تو وہی سے چلاؤ گا لیکن میں چاہتا ہوں میری بیوی بھی میرے ساتھ جائے میں اس قابل ہوں کہ اسے سنبھال لوں گا اگر آپ لوگوں کو کوئی اعتراض نہیں ہے تو اور اس کی پڑھائی کی فکر نہ کرے وہ ادھر سے ہی شروع کروا دوں گا۔۔۔۔۔۔

ذیشان اب ان کی جانب دیکھتا ہے حافظ صاحب کے چہرے پر سوچ کے اثرات تھے جبکہ باقی سب اس اچانک فیصلے پر شاک میں تھے۔۔۔۔

لیکن بیٹا یوں اچانک ابھی تو میرب کی رخصتی دو ماہ بعد رکھی تھی نہ۔۔۔۔۔۔۔

پھوپھو جان ابھی ہو یا دو ماہ بعد کیا فرق پڑتا ہے ویسے بھی میں چاہتا ہوں کہ ابھی ہو جائے ابھی سے مائنڈ بنائے گی تو ٹھیک رہے گا ورنہ پھر آپ لوگوں سے الگ ہو نہ ہو

ٹھیک ہے بیٹا جیسا تم چاہو۔۔۔۔بس ہماری بیٹی کا خیال رکھنا۔۔۔

اب کہ حافظ صاحب بولے تھے۔۔۔۔۔

جی بلکل آپ فکر نہ کرے کل ہی نکلنا ہے تو باقی کا کام میں خود کر لوں گا آپ بس اسے بتادے ابھی میں چلتا ہوں کام ہے مجھے تھوڑا۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کہتا ہوا وہ اٹھا اور باری باری پیار لیتا وہاں سے بنا اپنے ماں باپ کو دیکھے چلا گیا تھا جانتا تھا اگر انہیں دیکھا تو پھر وہ اس سے سوال پوچھے گے جبکہ فلحال تو وہ ایسا کچھ نہیں۔چاہتا تھا

ذیشان لوگوں کے جانے کہ بعد ہی میرب کی ماں اس کے روم میں آئی تھی۔۔۔۔

اور اسے ساری بات بتادی تھیں۔۔۔۔۔

جبکہ میرب کبھی ماں کی طرف دیکھتی تو کبھی ان کی باتیں سنتی۔۔۔۔۔

لیکن مما آپ لوگ ایسا کیسے کر سکتے ہے ابھی میری پڑھائی اور ویسے بھی مجھے نہیں جانا ان کے ساتھ۔۔۔۔۔۔

میرب رندھے ہوئے لہجے میں بولی تھی۔۔۔۔

بیٹا ایسے نہیں۔بولتے شوہر ہے وہ تمھارا اور آج نہیں تو کل تمھیں اس کے ساتھ ہی جانا ہے سو تم اپنی تیاری کر لو باقی ذیشان خود دیکھ لے گا۔۔۔۔۔

حرا بیگم کہتی ہوئی چلی گئی جبکہ میرب پیچھے سے اب آنسوں بہانے میں لگ چکی تھی

۔۔۔۔۔۔۔

ایسا نہیں ہو سکتا یہی سزا دینی تھی نہ تم نے کہ اپنی آنکھوں سے میں تمھیں۔کسی اور لڑکی کہ ساتھ دیکھوں پر تم غلط ہو ایسا ہر گز نہیں ہو گا دیکھنا تم میں ایسا ہونے نہیں دوں گی۔۔۔۔۔۔۔۔

تبھی میرب اٹھی اور اپنی شال لی اور گھر سے باہر نکل گئی۔۔۔

یزدان جو اس وقت اپنی ایک ضروری میٹنگ میں تھا یہاں کا کام ختم کر کہ اسے پھر ہی

کراچی جانا تھا اپنا دماغ ہر طرح کی سوچ سے ختم کر کہ وہ میٹنگ کر رہا تھا۔۔۔۔۔

تبھی دروازہ کھولا ذیشان نے دروازے کی طرف دیکھا تو حیران اور غصے سے اس کا چہرہ تن گیا جو وہاں بیٹھے رضا بھائی نے بھی محسوس کیا تھا۔۔۔۔۔۔

میرب دروازے کی درمیان میں کھڑی تھی پیچھے بیچاری سکریٹری کھڑی تھی جو میرب کو روکتے ہوئے آئی تھی لیکن میرب تو میرب روکی ہی نہیں۔۔۔۔۔

میرب بنا کسی کی پرواہ کیسے آگے بڑھی اور ذیشان کے مقابل کھڑی ہو گئی تھی

۔۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مجھے آپ کے ساتھ کہی نہیں جانا بلکہ رہنا ہی نہیں ہے مجھے آپ کے ساتھ طلاق چاہیے مجھے آپ سے ابھی کہ ابھی۔۔۔۔۔۔

میرب روانی سے بولتی ذیشان کو حیرانی میں ڈال گئی تھی دوسرے ہی پل ذیشان کے چہرے پر غصہ تھا مٹھیاں غصے سے بھینچ لی تھی۔۔۔۔

رضا بھائی بھی حیران پریشان کھڑے تھے تبھی باقی کہ لوگ بھی بات سمجھنے کی کوشش کر رہے تھے۔۔۔۔۔۔

تبھی رضا بولا تھا۔۔۔۔۔۔

آپ لوگ ابھی پلیز جائے یہاں سے ہم لوگ تھوڑی دیر تک ملتے ہے واپس

۔۔۔۔۔۔۔۔

لوگوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور اٹھ کھڑے ہوئے۔۔۔۔۔۔۔۔

کمرے سے باہر چلے گے جبکہ اتنی دیر میں غصہ ضبط کیے ہوئے اب ذیشان کا پیمانہ لبریز ہوا تھا۔۔۔۔۔۔

بکواس بند کرواپنی اور دفعہ ہو جاؤ یہاں سے اس کا حساب میں تم سے بعد میں لیتا ہوں اور طلاق تو تمھیں ہر گز نہیں ملے گی ہاں بیوہ بن سکتی ہو تم۔۔۔۔۔

ذیشان اتنے غصے سے دھاڑا کہ میرب بھی بدک کر پیچھے ہوئی تھی آنکھوں سے آنسوں بہہ نکلے تھے۔۔۔۔

تبھی رضا آگے آیا تھا میرب بیٹا جاؤ آپ یہاں سے ہم لوگ گھر جا کر بات کرے گے

رضا میرب کے سر پر ہاتھ رکتا ہوا بولا تھا۔۔۔۔۔۔

اور میرب بھی ذیشان کو غصے سے دیکھ کر وہاں سے چلی گئی تھی۔۔۔

پیچھے ذیشان کرسی پر ڈھے سا گیا تھا۔۔۔۔۔

آخر کیسے وہ ایسی بات کر سکتی ہے کس طرح سوچ لی ایسی بات خود سے جدا کرو اسے میں جو میری سانسوں کی طرح میرے پاس ہو تو زندہ ہوں میں۔۔۔۔۔۔۔

اسے سمجھ نہیں ارہا تھا کہ وہ کیا کرے آخر کس چیز سے یہ مسلہ حل ہو گا جو بڑھتا جا رہا تھا

وہ اس وقت سو کر اٹھی تھی پچھلی رات اس پر عذاب گزری تھی۔۔۔۔۔۔۔کیسے اس کے ساتھ سب ہوا تھا ایک دن رات میں ہی اس کی زندگی بدل گئی تھی لیکن اب کیا ہو سکتا تھا

میں یہاں سے بھاگ نہیں سکتی جو بھی میری قسمت میں لکھا تھا وہی ہوا میرے ساتھ اگر میں نہیں۔بھاگو گی تو شاید وہ پاگل انسان مجھے خود چھوڑ دے۔۔۔۔۔

لیکن اگر میں نے ایسا کچھ بھی کیا تو پتا نہیں اب کس جانور کہ ساتھ چھوڑے گا مجھے خود بھی تو ایک جانور ہی ہے۔۔۔۔۔۔

منہ بگاڑ کر کہتی وہ اٹھی تھی اور واشروم گئی فریش ہوئی اور واپس آئیں تھی۔۔۔۔۔۔

سامنے پول والے سائیڈ کو دیکھ کر مرحا کو موڈ خود بخود فریش ہو گیا تھا۔۔۔۔۔

وہ خراماں خراماں چلتی ہوئی پول سائیڈ گئی تھی۔۔۔۔۔

پول کا منظر دیکھ کر اس کے اندر چھائی گھٹن ختم ہو رہی تھی ہر طرف اچھا نظر آ رہا تھا

۔۔۔۔۔۔

وہ وہی لان میں رکھی ایک بینچ پر بیٹھ گئی تھی اور کچھ سوچنے میں محو تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تبھی بارش کی ایک بوند نے اس کی سوچوں کا تسلسل توڑا تھا۔۔۔۔۔

بارش آتے ہی اس کا موڈ مزید خوشگوار ہو گیا تھا۔۔۔۔۔۔۔

اپنے دونوں ہاتھوں کو بینچ میں رکھے آنکھیں بند کیے چہرہ اوپر کیے وہ بارش کو محسوس کر رہی تھی۔۔۔۔۔۔

تبھی شان جو کمرے میں اسے ڈھونڈ رہا تھا اسے پول سائڈ پر بیٹھا دیکھا وہاں آ گیا تھا

۔۔۔۔۔۔

تھوڑے فاصلے کھڑا اس کی ہر حرکت نوٹ کر رہا تھا مرحا کہ چہرے پر ہلکی مسکراہٹ

دیکھ کر اسے اندر تک سرشاری ہوئی تھی۔۔۔۔۔۔۔

چلتا ہوا پیچھے سے اس تک آیا اور اس کے اوپر اٹھے چہرے کو دیکھنے لگ گیا تھا

۔۔۔۔۔۔۔۔

مرحا کو جب محسوس ہوا کہ کوئی اس کے بہت نزدیک ہے تو اس نے آنکھیں کھولیں پر بارش کی وجہ فور آ ہی ایک جھلک دیکھ کر بند کر لی تھی۔۔۔۔۔

شان نے جھک کر اس کی پیشانی پر بوسہ دیا تھا اور مسکرانے لگا تھا۔۔۔۔۔۔۔

مرحا اس کی حرکت پر فور آ سیدھی ہوئی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

ابھی بھی اس نے وہی جوڑا پہنا تھا جو وہ اپنے گھر پہنے ہوئے تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

شان آگے بڑھا اور بغیر مرحا کو سنبھلے اسے گود میں اٹھا لیا تھا اب دونوں بارش میں مکمل بھیگ چکے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔

ہلکی ہلکی سردی سے مرحا کانپ رہی تھی اور کچھ شان کی قربت کا نتیجہ تھا۔۔۔۔۔

مجھے نیچے اتارو۔۔۔۔۔۔۔۔

مرحا نے کانپتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔۔۔

اچھا اس طرح تمھیں دیکھ کر میرا تو کچھ اور ہی پلین ہے۔۔۔۔۔۔

شان معنی خیزی سے بولتا ہوا مرحا کو حیران کر دیتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مرحا مضبوطی سے آنکھیں بند کر لیتی ہے اور شان کی شرٹ کو مٹھی میں لے لیتی ہے

۔۔۔۔۔

ریلکس یار کچھ نہیں۔ کر رہا میں۔۔۔۔۔۔

کمرے میں لاتے اسے نیچے اتارتے شان بولتا ہے۔۔۔۔

مرحا کا سر اب بھی نیچے کو جھکا ہوا ہوتا ہے۔۔۔۔۔۔

یہ تمھارے کپڑے لایا ہوں چینج کر لینا اور کس نے کہا ہے سردی میں یوں نہانے کو

۔۔۔۔۔۔

اور میں اب بہت ضروری کام سے جا رہا ہوں جلد لوٹوں گا تب تک اپنا خیال رکھنا

میرے لیے۔۔۔۔۔

کہتا ہوا باری باری اس کی آنکھوں کو چوم لیتا ہے۔۔۔۔۔۔

مرحا کا چہرہ شرم سے لال ہو جاتا ہے۔۔۔۔

اور کچھ بھی بولنگ کی ہمت ہی نہیں ہوتی تبھی کپڑے نکالتی وہ واشروم میں گھس جاتی ہے۔۔۔۔

اور شان بھی مسکرا کر واپس چلا گیا تھا اگر مزید وہ وہاں

روکتا تو شاید جانے کو دل نہ کرتا مگر جانا بھی ضروری تھا

_____ ❤️❤️ _____ 🥰🥰 _____

_____

کمرے میں دستک ہوئی تھی زویا نے دروازے کی طرف دیکھا تھا اور اب ایس۔ایس دروازے کی جانب بڑھا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

دروازہ کھولتا ایک نظر پیچھے کی طرف دیکھا اور روم سے باہر نکل گیا تھا اور زویا کو کچھ گربڑ کا احساس ہوا تھا اور وہ بھی ایس۔کے کے پیچھے گئی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

ایس۔ایس گاڑی چلا رہا تھا اور اس کے پیچھے زویا بھی اس کا پیچھا کر رہی تھی۔۔۔۔۔۔

گاڑی ایک کلب کہ آگے روکی تھی۔۔۔۔۔۔

زویا نے کلب کا نام پڑھا تو اسے یاد تھا کہ اسی کلب میں تو ان کا کام شروع ہونا تھا

لیکن حد ہے اس کی مجھے کیے بغیر ہی اکیلا آگیا میری بھی ضرورت پڑے گی اسے لیکن نہیں اسے تو اب ثابت کرنا ہے نہ کہ وہ شہیر شاہ ہے۔۔۔۔۔۔

زویا کہتی ہوئی ایس۔کے کے پیچھے ہی کلب میں داخل ہوئی تھی۔۔۔۔۔۔۔

شہیر ایک روم میں آیا تھا روم کہ اندر ایک شخص رسیوں سے بندھا ہوا تھا

وہ روم میں داخل ہوا تھا۔۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اپنا چاقو نکالا اور اس انسان کے پاس آیا۔۔۔۔

میری زویا کو کیا کہا تھا تم نے بول کیا بکواس کی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ایس۔کے کہتا ہوا ہوئی اس کی زبان پر چاقو سے وار کرتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مقابل کے چہرے پر درد ہی درد تھا لیکن۔ شہیر کو تو مانو کوئی فرق ہی نہیں۔پڑ رہا تھا

جگہ جگہ وار کر کہ اس انسان کو موت دے چکا تھا چاقو صاف کرتا ہوا باہر آیا تھا

جہاں زویا اسی روم کی طرف ارہی تھی۔۔۔۔تم یہاں اکیلے آگے مجھے لانا بھی گوارا نہیں۔کیا کیا سمجھتے ہو میرے بغیر کر لو کام تم ہاں اب چلو یوبے بن کر کیا کھڑے ہو

زویا اسے سناتی ہوئی آگے بڑھی تھی۔۔۔۔۔

جبکہ ایس۔کے نے سکون کا سانس لیا تھا۔۔۔۔

اپنی ذات پر سب کچھ برداشت کر سکتا ہوں لیکن کوئی تم پر کچھ کرے برداشت نہیں ہوتا مجھ سے پہلے ہی بہت کچھ کھویا ہے میں نے پر اب تمھیں نہیں چاہے اس کے لیے مجھے کچھ بھی کرنا پڑے کچھ بھی۔۔۔۔۔۔۔

محبت سے زویا کی پشت کو دیکھتا ہوا دل میں بولا تھا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اب وہ لوگ کلب کہ اس حصے میں تھے جہاں سب ایک دوسرے کی باہوں میں باہیں ڈالیں مستی سے جھوم رہے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔

ان کا شکار بھی سامنے تھا زویا چلتی ہوئی اس تک آئی تھی اور وہ شخص اتنا گھٹیا تھا کہ کچھ

بھی کہے بغیر زویا کو کمر سے اپنی جانب کھینچ چکا تھا۔۔۔۔۔۔۔

زویا نے ایک نظر پیچھے دیکھا تھا جہاں شہیر کی غصے سے رگیں تن گئی تھی۔۔۔

شہیر آگے بڑھا اور زویا کا بازو پکڑتا ہوا باہر لے آیا اسے گاڑی میں بیٹھایا اور اپنے اس گھر کی جانب اگیا جو اس نے خریدا تھا۔۔۔۔۔۔

یہ سب کیا تھا شہیر۔۔۔۔۔

کمرے میں آتے ہی زویا پھٹ پڑی تھی اگر تھوڑا بھی وہ اس انسان کا بھروسہ جیت لیتی تو پلان آگے موو کر جاتا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اور وہ سب کیا تھا بتاؤ گی تم۔۔۔۔۔۔

وہ ہمارے کام کا حصہ ہے اور کچھ نہیں اگر یوں ہی رہا تو ہم کام کر چکے۔۔۔۔۔۔

زویا بھی سختی سے بولی تھی۔۔۔۔۔

ہاں کام کے نام پر کوئی بھی میری بیوی کو اکر چھوتا رہے اس سے اچھا میں اسے مار دوں

۔۔۔۔۔۔

ادھر دیکھوں میری طرف تمھیں پتا ہے نہ میں کس قدر محبت کرتا ہوں تم سے میری

جان بستی ہے تم میں میں نے بہت سے لوگوں کو کھویا ہے اپنی زندگی میں اپنوں سے دھوکا کھایا ہے بڑی مشکل سے میں نے خود کو سمیٹا ہے میں مزید کسی کو کھونا نہیں چاہتا

۔۔۔۔۔۔۔۔

شہیر اس کا چہرہ ہاتھوں میں لیے بولتا ہے۔۔۔۔۔

کچھ تھا اس کے چہرے پر درد جو زویا نے محسوس کیا تھا اس کی آواز کا دکھ آج زویا کو محسوس ہوا تھا۔۔۔۔

تبھی اس کے ہاتھوں پر اپنا ہاتھ رکھ کر بولی تھی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شہیر نکاح ایک دفعہ ہی ہوتا ہے اور میرا ہو چکا ہے اس سے زیادہ میں کچھ نہیں کہوں گی مجھے آرام کرنا ہے۔۔۔۔۔

زویا کہتے ہوئے کمرے میں چلی گئی تھی۔۔۔۔

جانے انجانے میں وہ شہیر شاہ کو اپنا شوہر اپنی زندگی بول گئی تھی اور اس کی بات شہیر کو اندر تک سکون پہنچا گئی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

دبئی پہنچتے ہی عارف نور کو لیے ہوٹل روانہ ہوا تھا۔۔۔۔۔۔

عارف کو کچھ غیر معمولی سا احساس ہوا تھا اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو کوئی نہیں تھا

شاید میرا وہم ہو۔۔۔۔۔

سر جھٹکتا وہ آگے بڑھا تھا۔۔۔۔۔

ہوٹل کے روم میں پہنچتے ہی نور فریش ہونے چلی گئی تھی جبکہ عارف اس کی چالاکی پر

مسکرا کر رہ گیا تھا۔۔۔۔۔

بھاگ لو بھاگ کو کوئی بات نہیں چھوڑوں گا تو میں بھی نہیں۔۔۔۔۔

سوچتا ہوا وہ دلکشی سے مسکرایا تھا۔۔۔۔

تھوڑی دیر تک نور باہر آ گئی تھی۔۔۔۔۔۔

اور عارف اسے گہری نظروں سے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

کیا ہے آخر۔۔۔۔۔زچ ہو کر ماہ نور نے ہی کہہ دیا تھا۔۔۔۔

محبت ہے۔۔۔۔۔

عارف نے ایک ادا سے کہا تھا کہ نور کے چہرے پر شرمیلہ مسکراہٹ آ گئی اور وہ چہرہ جھکا گئی تھی۔۔۔۔۔

عارف اس کے نزدیک آیا اور اس کا چہرہ اوپر اٹھایا تھا۔۔۔۔۔

بتاؤ کتنی ہے۔۔۔۔۔

کہتے ہوئے عارف جھکا اور اس کے دائیں گال پر اپنے ہونٹ رکھ دیے تھے۔۔۔۔۔۔

یہ کیا کر رہے ہو۔۔۔۔۔۔۔

نور اپنے ہی سوال پر دانتوں تلے لب دبا گئی تھی۔۔۔۔۔

اور اس کی حالت دیکھ کر عارف کا قہقہہ بے ساختہ تھا۔۔۔۔۔۔

بہت ہی برے ہو آپ۔۔۔۔۔

نور کہتی ہوئی اس کے سینے سے سر ٹکا گئی تھی جبکہ عارف ہولے سے مسکرایا تھا

۔۔۔۔۔۔۔

اگر تم مجھے اجازت دے رہی ہو تو ٹھیک ہے پھر پوری طرح دو۔۔۔۔۔۔

نوراس کی بات پر شرم سے سرخ ہوئی تھی۔۔۔۔۔۔

اس کے سینے پر مکا مارتے اس سے پیچھے ہوئی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ظالم لڑکی۔۔۔۔۔۔

عارف کراہ کر رہ گیا۔۔۔۔۔

جائے فریش ہو جائے۔۔۔۔

نوراسے غائب کرنا چاہتی تھی تبھی جھٹ سے بولی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

اور عارف بھی گردن ہلاتا ہوا واشروم گھس گیا تھا۔۔۔۔۔

شاید اتنا بھی برا نہیں ہے یہ۔۔۔۔۔

نور پیچھے سے سوچتی مسکرا گئی تھی

فلائٹ میں بھی وہ لوگ تقریباً سارا راستہ لڑتے ہوئے آئے تھے کبھی کسی بات پر اختلاف ہو جاتا تو کبھی کسی بات پر اب بھی بچوں کی طرح ایک بات پر دونوں نے منہ

پھلایا ہوا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

بات بھی ایسی کوئی سنے تو ہنستے ہنستے انہیں پاگل بول دے۔۔۔

فلائٹ میں جب وہ لوگ اترے تو ادھر ہی انہیں ایک ایک چھوٹی سی بلی نظر آئی تھی

پری نے رومی کو بھی دیکھائی۔۔۔۔۔۔۔

ہاں پیاری ہے میرے خیال میں جاپانی ہے۔۔۔۔۔۔۔

رومی نے پری کو دیکھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔۔

ایسے کیے جاپانی ہے چینی بھی تو ہو سکتی ہے بلکہ چینی ہی ہے۔۔۔

پری نے گویا فیصلہ سنایا تھا۔۔۔۔

نہیں یہ جاپانی ہی ہے۔۔۔۔۔۔

نہیں چینی ہے چینی بلیاں خوبصورت ہوتی ہے۔۔۔۔

رومی اس کی جانب دیکھ کر حیران ہوا تھا

بھلا تمھیں کیسے پتا۔۔۔۔۔۔۔

بس مجھے پتا ہے

اچھا چلو آؤ اس سے ہی پوچھ لیتے ہے جس کی ہے۔۔۔۔

رومی نے بہترین حل نکالتے ہوئے کہا تھا لیکن افسوس وہ لیڈی جا چکی تھی جس کی بلی تھی۔۔۔۔

اب بھی ہوٹل آتے تک دونوں میں خوب بحث ہو چکی تھی۔۔۔۔۔۔

ایک چھوٹی سی بلی کو لے کر۔۔۔۔۔

ہوٹل میں آتے ہی پری نے اپنے ریسیپشن پر جا کر اپنے کمرے کی چابی لی اور وہاں سے بغیر کچھ کہے منہ بنائے چلی گئی جبکہ رومان اس کی حرکت پر کلس کر رہ گیا۔۔۔۔

ہنہہہہہ آئی بڑی پری زوئی میم ہی بتائے گی بلی کس ملک تھی پھر اس کا منہ دیکھنے والا ہوا گا

اپنی چابی لیتا وہ بھی وہاں سے چلا گیا پر ان کی سوئی اب بھی بلی پر اٹکی تھی کیسے شاید کچھ معلوم ہی نہیں تھا

😍 _____ 😍 _____ 😍 _____

میرب کا رونا دھونا کسی کام نہ آیا تھا اور ذیشان اسے لیے کراچی شفٹ ہو چکا تھا

لیکن میرب میڈم بغیر کھانا کھائے رہ رہی تھی لیکن اس بار ذیشان بھی ڈھیٹ بنا ہوا تھا اس سے کچھ نہ پوچھا تھا۔۔۔

دوپہر کے آئے اب انہیں رات ہو چکی تھی جبکہ ذیشان نے ایک بار بھی اس سے کھانے کا نہیں پوچھا تھا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شاید اب میرب کو سیدھا کرنا چاہتا تھا۔۔۔

اس نے گھر بھی کچھ نہیں کھایا تھا غصے میں اور اب پچھتا رہی تھی ذیشان نے اس کے سامنے بیٹھ کر ہی دوپہر کو کھانا کھایا تھا لیکن ایک بار بھی اس سے نہیں پوچھا تھا

پیٹو کہی کا حد ہے ویسے بندہ صلح ہی مار کیتا ہے لیکن یہ پیٹو خود کھالے تو بہت ہے اس کے لیے۔۔۔۔

غصے میں وہ بڑبڑا رہی تھی بھوک شدید لگی تھی لیکن انا کہ کچھ مانگ بھی نہیں۔سکتی تھی

تھک ہار کر اب وہ ذیشان تک گئی تھی جو لیپ ٹاپ میں کام میں مصروف تھا۔۔۔۔۔

ذیشان نے سر اٹھا کر دیکھا تو حیران رہ گیا میرب میڈم رو رہی تھی شروع سے ہی بھوک کی کچی تھی

مجھے بھوک لگی ہے۔۔۔۔۔۔۔

روتے ہوئے کہتی وہ کیوٹ سی ذیشان کو مسکرانے پر مجبور کر چکی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

اچھا بیٹھوں ادھر رو نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔

ذیشان اسے بیٹھا کر کھانا لانے چلا گیا تھا کھانا لاتے اسے اپنے ہاتھ سے کھلایا اور میرب نے بھی بغیر کچھ کہے اس کے ہاتھ سے کھانے لگ گئی تھی۔۔۔۔۔

بس میری جان۔۔۔۔۔۔۔

میرب کو اب یہ وہ ذیشان نہیں۔لگا تھا یہ تو پہلے والا تھا جب وہ اس سے پہلی بار ملی تھی

اثبات میں سر ہلا کر میرب نے کہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

چلو اٹھو سو جاؤ آرام کرو تم۔۔۔۔۔۔

اسے بیڈ تک لاتے ہی اس پر کمفرٹر اڑایا اور اس کی پیشانی پر لب رکھ کر واپس اپنی جگہ پر چلا گیا جبکہ میرب کو کئی سوچوں میں ڈال گیا تھا

دوسرے دن ہی وہ ایک کلب میں بیٹھے تھے۔۔۔۔۔

جب کچھ غیر معمولی سا محسوس ہوا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔زویا نے آگے بڑھ کر اپنے شکار کو پکڑا تھا۔۔۔

بولو کس مقصد سے تم لوگ یہاں ہو اور کیا کرنا چاہتے ہو۔۔۔۔۔۔۔۔

زویا نے استفسار کیا تھا۔۔۔۔۔۔۔

جبکہ وہ آدمی خاموش تھا شہیر نے آگے بڑھ کر اس کے منہ پر پنچ مارا تھا

بول تجھے سنائی نہیں دیا کیا۔۔۔۔۔

غصے سے کہا تھا۔۔۔۔۔۔

تبھی زویا کا فون رنگ ہوا تھا میسج حسن کا تھا جیسے پڑھ کر زویا کو حیرانی کا جھٹکا لگا تھا

۔۔۔۔۔

چھوڑو اسے ہمیں۔ٹریپ کیا گیا ہے نکلو یہاں سے زویا جلدی بولتی وہاں سے جانے لگی تھی۔۔۔۔۔

اور شہیر اس کے بات سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔۔۔۔

ہو کیا بتاؤ تو صحیح۔۔۔۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شہیر ابھی یہی بولا تھا جب دونوں کی کن پٹی پر کسی نے گن رکھی تھی۔۔۔۔۔

بے شک دونوں ہی قابل تھے پر اس اچانک افتاد کے لیے تیار نہیں تھے۔۔۔۔

اور وہ لوگ خود پہ اتنا یقین بھی رکھتے تھے کہ وہ لوگ اپنے دشمن کو جڑ سے اکھاڑ دے گے۔۔۔۔۔۔۔

بے شک موت ان کے بے حد قریب تھی۔۔۔۔

تبھی ایک آدمی چلتا ہوا ان تک آیا تھا۔۔۔۔۔

وہ چما کا خاص آدمی تھا۔۔۔۔۔

راجو۔۔۔۔۔۔

ایس کے نے کہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ان لوگوں کا پلین کامیاب ہوا تھا وہ تو ایس۔کے کو پھنسانا چاہتے تھے۔۔۔۔۔۔۔

اور کب سے ہی اس تک پہنچنا چاہتے تھے جو پچھلے دنوں ان کے ساتھ کی وجہ سے ممکن ہوا تھا۔۔۔۔۔۔

آخر کار انہیں معلوم ہو ہی گیا کہ ایس۔کے ہے کون۔۔۔۔

تبھی راجو نے فون پر کال کی تھی۔۔۔۔۔

بوس ایس۔کے میری آنکھوں۔کے سامنے ہے اور اپنی کسی معشوقہ کے ساتھ ہے

۔۔۔۔

زویا جو صورتحال کا جائزہ لے رہی تھی کہ کیسے بچا جائے راجو کے الفاظ سن کر ساکت رہ گئیں تھی۔۔۔۔۔۔

بے یقینی سے ساتھ کھڑے انسان کو دیکھا تھا جیسے اندر بہت کچھ ٹوٹا تھا۔۔۔

جبکہ ایس۔کے بھی زویا کی جانب دیکھ رہا تھا

عارف جب روم سے نکلا تھا تبھی دروازے پر دستک ہوئی تھی۔۔۔۔۔ماہ نور نے آگے بڑھ کر دروازہ کھولا تھا۔۔۔۔

یا شاید اپنی موت کا دروازہ کھولا تھا یوں کہہ لے تو بہتر ہو گا۔۔۔

کیونکہ جو صبح عارف کو وہم ہوا تھا وہ وہم تھوڑی تھا وہ تو سچ تھا نہ۔۔۔۔۔۔۔

ماہ نور جیسے ہی دروازہ کھولا تھا سامنے سے ایک شخص روم میں۔داخل ہوا تھا۔۔۔۔۔

کون ہو تم اور ایسے کسی کے روم میں داخل ہوتے ہے کیا۔۔۔۔۔۔

ماہ نور نے درشتی سے اسے بولا تھا۔۔۔۔

تبھی عارف جو روم کی دوسری سائیڈ پر تھا ادھر کی جانب قدم بڑھائے لیکن اسے کیا پتہ تھا اس کی زندگی اب کس موڑ پر جانے والی ہے

جب برا وقت آتا ہے تو بتا کہ نہیں آتا اور ہمیں پتہ بھی نہیں لگتا کیسے ہم سے قریبی لوگ سانپ کی طرح ہمیں ہی ڈس لیتے ہے ایسا ہی زویا اور پوری ٹیم کے ساتھ ہوا تھا اور شاید آگے بہت برا ہونے والا تھا۔۔۔۔

اس سے پہلے کہ عارف وہاں پہنچتا اس آدمی نے ماہ نور پر فائر کیا جو سیدھا اس کے پیٹ پر لگا تھا۔۔۔۔۔

ماہ نور کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی تھی درد کی ایک شدید لہر اسے اپنے پیٹ سے اٹھتی ہوئی محسوس ہوئی تھی۔۔۔۔۔

عارف فور آنور کی طرف گیا لیکن اس آدمی نے عارف پر بھی فائر کیا لیکن صد شکر جلد ہلنے کی وجہ سے وہ بچ گیا۔۔۔۔۔۔

نور پر نظر گئی تو جان جیسے کسی نے کھینچ لی ہو اس کی نور خون سے لے پت فرش پر پڑی تھی دماغ جیسے سن ہو گیا تھا کچھ بھی کرنے سوچنے سمجھنے کی ہمت نہیں تھی۔۔۔۔۔۔۔

اس نے سر اوپر اٹھایا تو وہاں موجود شخص اب جا چکا تھا

رفی فور آنور کی طرف بھاگا۔۔۔۔

نور اٹھو میری جان یہ سب کیسے یوں مجھے چھوڑ کہ نہیں جا سکتی اٹھو یار دیکھوں قسم سے میں مر جاؤ گا ایسے نہیں کرو۔۔۔۔

عارف کی آنکھوں میں آج دس سال بعد پھر سے آنسوں تھے۔۔۔۔۔۔۔

اس نے فوراً نور کو اٹھایا اور ہاسپٹل کی طرف بھاگا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

نور کو فوراً ہی آئی۔سی۔یو میں لیا گیا تھا۔۔۔

ڈاکٹر اسے دیکھ رہے تھے۔۔۔

اور باہر عارف بکھرا ایک کرسی پر بیٹھا اس کے لیے دعا گو تھا۔۔۔۔۔۔۔

کیسے وہ جی پائے گا اگر اسے کچھ ہو گیا یہی سوچ اس کے لیے سوہان روح تھی وہ بلکل ایسا سوچنا نہیں چاہتا تھا۔۔۔۔۔۔۔

آج دل میں مسلسل وہ اللہ سے دعا گو تھا کہ اس کی نور کو لٹا دے پہلے ہی بہت ظلم ہو چکے ہے مجھ پر ایک اور نہیں برداشت کر سکتا میں۔۔۔۔

تبھی آپریشن تھیٹر سے ڈاکٹر باہر نکلا تھا۔۔۔۔۔

عارف فوراً ان کی جانب لپکا ایک ڈر خوف اس کے اندر تھا۔۔۔۔۔

پیشنٹ اب خطرے سے باہر ہے اگر آپ وقت پر نہ لاتے تو شاید ان کی جان جا سکتیں تھی آپ لکی ہے کہ زیادہ نقصان نہیں ہوا ورنہ آپ کی وائف کے اگر گولی غلط جگہ لگتی تو وہ کبھی ماں بھی نہ بن پاتی۔۔۔۔۔ناؤ وہ بے ہوش ہے انہں۔کل تک ہوش آئے گا

ڈاکٹر اب جا چکا تھا جبکہ عارف کو ان کی باتوں نے ایک نئی زندگی دی تھی لیکن جس نے اس کی زندگی کو اس سے دور کرنا چاہا اسے وہ زمین میں ضرور گاڑھے گا۔۔۔

تبھی اس کا فون رنگ ہوا تھا۔۔۔۔۔

میسج پڑھ کر رفی کے ہوش خطا ہوئے تھے۔۔۔۔۔یعنی سب کی زندگیاں خطرے میں تھی۔۔۔۔

تبھی کال آئی تو رفی نے فوراً اٹھائی تھی۔۔۔

رفی یار ہمیں بری طرح ٹریپ کیا گیا ہے ایک دو کو نہیں پوری ٹیم کو یار سب کی جان خطرے میں ہے سب کو آگاہ کرنا ہو گا تو اپنے آدمیوں کو کام پہ لگا۔۔۔۔۔۔

بھابھی نے ٹھیک کہا تھا کوئی ہے جو انفارمیشن لیک کر رہا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

شانی روانی سے بولا تھا رفی نے شان کو نور کے بارے میں کچھ نہیں۔بتایا کہ کہی وہ زیادہ پریشان نہ ہو جائے۔۔۔

ٹھیک ہے تم ادھر خیال رکھوں وہ لوگ ضرور ادھر کچھ کرے گرے کیسے بھی کہ چما بھائی کے کیسی بندے کو پکڑ کر اس کے متلعق اگلوا واس کا ٹھکانہ پتا کر لا زماً وہ وہی سے

کچھ کر رہا ہو گا۔۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔۔۔شانی نے بھی فون بند کر دیا تھا اور رفی بھی ایک نظر گالا ڈور سے نور کو دیکھ کر ہاسپٹل سے نکل گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس کی آنکھوں میں غصہ بھرا ہوا تھا۔۔۔

_____ ❤️ _____ ❤️❤️ _____

ہاہاہاہاہاہاہا دیکھا بہت بنتی ہے یہ زویا اب آئی ہے ہاتھ میں بہت نقصان کیا ہے اس نے ہمارا اب پتہ لگے گا اسے ویسے فایدہ بھی بہت دیا ہے اس نے ہمیں تو تھوری رعایت کے طور پر میں اسے اپنے ساتھ رکھ سکتا ہوں

خباثت سے کہتے ایک قہقہہ لگایا تھا۔۔۔

مزہ آئے گا زویا اور ایس۔کے جب دونوں ایک دوسرے کو برباد کروں گے۔۔۔۔۔

ہاہاہاہاہاہاہا۔۔۔۔۔۔

ایک قہقہہ لگاتے ہوئے وہ کوئی پاگل ہی لگ رہا تھا

_____ 🥰🥰🥰 _____

پری کے روم کی طرف بڑھ رہی تھی جب کسی نے پیچھے سے اس کا بازو پکڑا تھا

۔۔۔۔۔۔۔

پری ہوشیار ہوئی تھی ابھی کچھ کرتی کہ رومی کی آواز نے اسے کچھ کرنے سے منع کیا تھا

اب مان جاؤ کہ بلی جا پانی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

رومان اس کے ساتھ چلتا ہوا بولا تھا۔۔۔۔۔

پری نے تپ کر اس کی جانب دیکھا تھا تم مان لو کہ وہ چین سے تعلق رکھتی تھی۔۔۔۔۔

پری بھی پری تھی کیسے مان لیتی اس کی۔۔۔۔۔

رومان کو اس کی بات پہ غصہ آیا تھا جو اس کی زرا نہیں مان رہی تھی۔۔۔

ابھی وہ دونوں بحث کرتے جب پیچھے سے ان کے سر پر کسی نے وار کیا ایک چکر سا

دونوں کو آیا تھا دنیا گھومتی تھی اور اگلے ہی لمحے ایسے ہی جیسے رومان نے اس کا ہاتھ پکڑا

تھا ویسے ہی وہ لوگ زمین پر گر گے۔۔۔۔۔۔

اس آدمی نے انہں۔رومال سونگھایا کہ کہی جلد ہوش میں نہ آجائے اور کال ملائی تھی

۔۔۔۔۔

سر کام ہو گیا جلد آ رہے ہے پاکستان۔۔۔۔

یہ فقرہ بول کہ کال کاٹ دی گئی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

عارف نے کال ملائی پری اور رومان کو لیکن دونوں کے موبائل بند جا رہے تھے کال مل ہی نہیں رہی تھی۔۔۔۔

عارف مزید پریشان ہوا تھا ادھر زویا اور شہیر کی کال بھی نہیں مل رہی تھی یقیناً ان کے ساتھ بہت بڑا گیم کھیلا گیا تھا جس میں ان کا کوئی اپنا ہی شامل تھا۔۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

زویا نے بے یقین نظروں سے شہیر کی طرف دیکھا تھا۔۔۔۔۔۔

دیکھوں زویا میری بات سمجھو جی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ابھی وہ کچھ بولتا کہ کسی نے بھاری چیز کے ساتھ اس پر وار کیا تھا۔۔۔۔۔۔۔

شہیر کے سامنے اندھیرا یا تھا۔۔۔۔۔

شہیر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

زویا چیخی تھی لیکن شہیر کی آنکھیں بند ہو رہی تھی۔۔۔۔۔۔

دیکھوں تم لوگ اچھا نہیں۔ کر رہے تم لوگوں کی حالت بہت بری ہو گی یہ یاد رکھوں بہتر ہے ہمیں چھوڑ دو۔۔۔۔

زویا نے چلاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

ابھی فلحال وہ شہیر کو کچھ نہیں کہنا چاہتی تھی پہلے اس کا دماغ سن ہوا تھا کہ جس کہ ساتھ اس کی قسمت تھی وہ انسان جیسے وہ ڈھونڈ رہی تھی ایک ہے۔۔۔۔

اپنے اندر ایک بار کچھ ٹوٹتا ہوا محسوس ہوا۔ تھا لیکن وہ اس لیے کچھ نہ بولی کہ انہیں یہاں سے نکلنا تھا۔۔۔پر اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ اب شہیر کے ساتھ نہیں رہے گی اور یہی تو دشمن چاہتا تھا

آواز نیچے ویسے بھی تیری ساتھ ٹیم تو پاکستان کے لیے روانہ ہو گی ہے جیسے ہمارے آدمی کے کر جا رہے تھے۔۔۔۔۔۔۔

راجو خباثت سے مسکرایا تھا

تم جیسے کتوں کو مار کر میری ٹیم کے شیر لے جائے گے یہاں سے ہمیں جہاں مرضی

چھپالو تم لوگ دھول ہی چاٹو گے زمین کی۔۔۔۔۔۔

زویا بھی کہاں ڈرنے والی تھی فور آ بولی تھی۔۔۔۔۔

لیکن شہیر کو بے ہوش کر دیا گیا تھا۔۔۔۔۔۔۔

اور اب زویا پر بھی رومال رکھ کر بے ہوش کر دیا گیا تھا۔۔۔۔

سر اس کے سر پر بھی کچھ مار دے کیسے بول رہی ہے۔۔۔

وہاں موجود ایک انسان نے کہا تھا۔۔۔۔۔

نہیں۔ نہیں اپنے سر کو یہ صحیح سلامت ان کے بیڈ پر چاہے۔۔۔۔

راجو بے شرمی سے آنکھ دباتا بولا تھا۔۔۔۔

جبکہ وہ زویا تھی رومال رکھنے پر ہی اپنی سانس روک چکی تھی جب رومال ہٹایا تو ہلکی ہلکی مہک سے وہ گوندگی میں گی تھی پر جانتی تھی وہ جلد ہوش میں آجائے گی۔۔۔۔

کس مصبت میں پھنس گے تھے وہ ایک طرف اندر ٹوٹ پھوٹ تھی تو دوسری طرف باہر دشمن۔۔۔۔۔۔

_____ 😻💝 _____ 💝😻 _____

____

Past...

آپ کو نظر نہیں آتا کیا اندھے ہے۔۔۔۔۔۔

زویا اٹھتے ہوئے بولی تھی۔اس کی گرے آنکھوں میں تو جیسے کھو ہی گیا تھا وہ اوپر سے اتنا سادگی پسند حسن مانو چھولو تو تو وہ مومی گڑیا کہی گندی نہ ہو جائے

پہلے تو آتا تھا پر اب نہیں ارہا۔۔۔۔۔۔

احمر شوخی سے بولا تھا۔۔۔۔

ہنہہ اندھے کہی کے زویا ناک سے مکھی اٹھاتی وہاں سے چلی گئی تھی پر احمر کو قید کر کہ

۔۔۔۔

زویا گھر آئی تو مشی اسی کا انتظار کر رہی تھی

مشی میرب سے بڑھی تھی وہ ان کی سگی بہن نہی تھی ان کے والدین کو ملی تھی لیکن انہیں سگی بیٹیوں سے بڑھ کر پیار دیا سب سے زیادہ مشی زویا کی جان تھی وہ نازک سی

لڑکی زویا کو بہت پسند تھی جان بستی تھی اس میں۔کوئی بھی مسلہ ہوتا تو زویا فوراً پہچان لیتی۔۔۔۔

تبھی مشی اسے نجومی کہتی تھی تو بدلے میں زویا ہنس کر کہہ دیتی

صرف تمھارے معاملے میں۔۔۔۔

گویا اپنی بہن سے زیادہ وہ اسے عزیز تھی

آ گئی تم زوئی۔۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہاں جی کیا ہوا میری جان کو۔۔۔۔۔۔

یار کالج میں۔مجھے باہر ٹریپ پر جانا ہے پر کوئی مان ہی نہیں۔رہا کیا کرو میں۔

۔۔۔۔۔۔۔

مشا نے بیچارگی سے کہا تھا۔۔۔۔۔

۔زویا نے آگے بڑھ کر اس کے پھلے ہوئے گال کھینچے تھے

میری جان میں ہو نہ چلی جانا تم۔۔۔۔۔۔

زویا نے جیسے اس کی مشکل حل کی تھی اور مشی کی تو مانو خوشی کا کوئی ٹھکانہ ہی نہ ہو

۔۔۔۔۔

یو آر گریٹ۔۔۔۔۔۔

وہ اس کے گلے لگتی مسکرائی تھی

اور زویا اسے گلے لگائے خوش تھی مشی شروع سے اس کی جان تھی

میرب جب سو کہ اٹھی تو بیڈ کہ دوسری جانب دیکھا جہاں ذیشان سویا ہوا تھا۔۔

کتنا کیوٹ لگتا ہے سوتے ہوئے پر ہے کھڑوس کہی کا۔۔۔۔

بے اختیار ہی اس نے دل میں سوچا تھا۔۔۔

لیکن زوئی آپی تو کہہ رہی تھی مجھے سمجھنا چاہے اسے اچھا انسان ہے تو کیا واقعی اچھا ہے

یہ۔۔۔۔

میرب اپنے ہی خیالوں میں گم سوچ میں ڈوبی ہوئی تھی

مان لو کہ ہینڈسم ہوں۔۔۔۔۔

ذیشان نے آنکھیں کھولتے ہوئے میرب سے کہا تھا اور میرب کی مسکراہٹ چھپی تھی

۔۔۔۔

جی نہیں ایسی کوئی بات نہیں مانا کہ آپ ہینڈسم ہے لیکن شوہر بھی تو ہمارے ہے اور

ہمارا ہی اثر ہے بس۔۔۔۔

میرب نے بھی ادا سے کہا تھا رات کو اس کا رویہ سوچتے ہوئے اور زویا کی بات کو دیکھتے

ہوئے وہ اس انسان کو ایک موقع تو دے ہی سکتی تھی تبھی نارمل لینے میں بولی تھی۔۔۔

اچھا جی ایسا کیا۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ذیشان کا منہ اس کی بات سن کر کھل گیا تھا۔۔۔۔۔

جی بلکل ایسے نہ دیکھے اٹھے اور ناشتہ دے مجھے بھوک لگی ہے تب تک میں فریش ہو

جاؤ۔۔۔۔

میرب اسے حیران کرتی اٹھنے والی تھی۔۔۔جب ذیشان نے اسے کمر سے پکڑ لیا تھا

۔۔۔۔

اچھا ناشتہ چاہے تمھیں اور میرا ناشتہ اور مجھے فریش کون کرے گا۔۔۔۔۔۔

ذیشان میرب کا بدلہ روپ دیکھ کر حیران ہوا تھا لیکن اگر وہ اچھے سے رہ رہی تھی تو اس کا بھی فرض بنتا تھا پھر وہ بھی اس کے ساتھ آرام سے رہے اسے اپنی محبت کا یقین دلائے

مطلب۔۔۔۔۔۔

میرب اس کے قریب آنے سے کنفیوژ ہوئی تھی۔۔۔۔

مطلب۔۔۔۔۔۔

ذیشان کہتا ہوا جھکا تھا اور اس کے ہونٹوں پر اپنے لب رکھ چکا تھا۔۔۔۔۔میرب اس کی حرکت سے سخت بوکھلائی تھی اور مزاحمت کی تھی پر ذیشان پیچھے نہ ہٹا اور آخر کار اپنی مرضی کر کہ ہی وہ پیچھے ہٹا تھا۔۔۔۔۔

میرب کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا۔۔۔۔۔۔

اسے دھکا دیتی فوراً نیچے اتری اور واش روم کی طرف بھاگی تھی اندر جا کر لاک کیا

۔۔۔۔۔

دیکھیں ناشتہ بنائے بہانے نہیں۔۔۔۔۔

میرب اندر بیٹھی بول رہی تھی۔۔۔۔

اور ذیشان باہر کھل کر مسکرایا تھا اچھا باہر آؤ پھر بناتا ہوں۔۔۔۔۔۔

ذیشان مسکراتے ہوئے بولا تھا۔۔۔۔۔۔

قسم سے اول درجے کی برے ہے آپ۔۔۔۔۔۔۔۔

میرب اندر سے ہی چہکی تھی۔

یہ تو تمھیں۔میں بتاؤ گا آہستہ آہستہ کہ کتنا برا ہوں میں قسمیں

ذیشان زو معنی بولتا میرب کو سرخ کر چکا تھا۔۔۔۔۔

جائے اب بات ہی نہیں کرنی۔۔۔۔

میرب خاموش گئی اور ذیشان بھی اسے خاموش پا کر اٹھ کر باہر کچن میں چلا آیا آخر اس کی بیوی نے پہلی بار اس سے فرمائش کی تھی پوری تو کرنی تھی۔۔۔۔

زیبی پر بھی حملہ ہوا تھا جس سے وہ بامشکل بچا تھا اپنا کام کرتا وہ واپس پاکستان آگیا تھا

۔۔۔۔۔

تبھی اس کا موبائل بجا تھا اس نے کال اٹھائی تو مشی کی نرس کی تھی۔۔۔

سر زویا میم کی کال نہیں لگ رہی اس دن کے بعد آپ کا نمبر ہے آپ پلیز آجائے مشی بی بی چھری لے کر کھڑی ہے۔۔۔۔۔۔

نرس بہت گھبرائی ہوئی تھی

کیا کیسے آئی چھری اس کے پاس میں آتا ہوں رکو دھیان رکھو اس کا۔۔۔۔۔۔

زیب فوراً گاڑی کو بھگاتا ہوا وہاں گیا تھا۔۔۔

سامنے کا منظر کچھ یوں تھا کہ ٹی وی سکرین پر ایک لڑکی اپنے بازو پر چھری رکھے ہوئے تھی اور چلا رہی تھی میں مر جاؤ گی۔۔۔۔۔

وہ شاید کوئی سیریل تھا اور اسی کو دیکھتے مشی بھی یہی کر رہی تھی

اسی جگہ پر چھری رکھیں وہ کہہ رہی تھی میں مر جاؤ گی۔۔۔۔۔۔

زیبی کو اس کی حالت دیکھ کر ایک پل کو کسک ہوئی تھی۔۔۔۔۔

مشی میں ہوں فرینڈ ادھر دیکھو۔بے بی یہ مجھے دوں فرینڈ کو یہ نہیں پسند آپ بات مانو کی نہ زیبی کی۔۔۔۔

زیب ایک قدم آگے بڑھتا ہوا بولا تھا۔۔۔۔۔

نو زیبو وہ آنٹی بھی وہی کر رہی ہے مجھے بھی کرنا ہے۔۔۔۔۔۔

مشی ضد پر اڑی ہوئی تھی۔۔۔۔۔۔۔

اور زیبی اب پریشان ہو رہا تھا کیوں کہ سامنے وہ لڑکی بس نس کاٹنے والی تھی۔۔۔۔۔

چینج دی چینل ناؤ۔۔۔۔

تبھی زیبی نے کچھ سوچتے ہوئے چینل بدلنے کا بولا تھا فوراً

پاس کھڑی نرس نے پھرتی سے بدلا تھا۔۔۔۔۔

اور اب بھی وہ غلط جگہ لگا چکی تھی جہاں لڑکا لڑکی ہگ کیے کھڑے تھے اور اب مشی میڈم برے غور سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

اب ٹی وی کی طرف دیکھتی آگے بڑھی اور زیب کو بلکل ویسے ہی ہگ کر چکی تھی جیسے لڑکی نے کیا تھا زیب ان منہ کھولے کبھی اسے تو کبھی نرس کو دیکھتا۔۔۔۔۔۔

لیکن اس بار بھی مشی چھری کی نوک زیبی کے شولڈر پر لگا چکی تھی۔۔۔۔

جس سے زیبی نے بامشکل برداشت کیا تھا اور فوراً مشی سے دور ہوا

مشی اپنے روم میں جاؤ ورنہ زیبو کبھی بات نہیں کرے گا زیب نے اسے دھمکی دی تھی

جس سے وہ فوراً بات مانتی اپنے کمرے کی طرف بھاگی تھی

تبھی زیب کو ایک میسج موصول ہوا اور وہ فوراً نرس کو ہدایت دیتا وہاں سے چلا گیا تھا

😘😘

وہ لوگ اب پاکستان پہنچ چکے تھے شہیر ابھی تک بے ہوش تھا اور زویا بے ہوشی کا ناٹک کرتے ہوئے سن رہی تھی۔۔

شان لوگ ڈھونڈ لے گے اسے یہ تو پتا تھا اور کیسے وہ یہ بھی جانتی تھی۔۔۔۔۔

جو رومال اس وقت اس نے باندھا ہوا تھا کور کیا تھا اپنا چہرہ اس کی کچھ لڑیاں جو باظاہر تو ڈیزائن کے لیے تھی پر جب اسے باندھتی تو وہ پیچھے کو بندھتی تھی اور ان میں سے ایک کے ساتھ ڈیوائس تھا جس سے وہ لوگ اسے ڈھونڈ لیتے اور یہ ہر کسی کے پاس کسی بھی ایسی جگہ چھپا ہوتا تھا جس کی لوگ گمان بھی نہ کر سکے۔۔۔

یہ سب زویا نے اسی کے لیے کروایا تھا۔۔۔

اور شہیر اس کے لیے تو عارف اپنی جان دے دیتا ابھی بھی

رفی۔شانی۔زیبی اور حسن باہر کھڑے تھے۔۔۔

بے شک وہ گلی تیار تھے لیکن اب اندر ان کے عزیز از جان بھی تھے کہ ان کی ایک غلطی انہیں موت تک پہنچا دیتی۔۔۔۔۔۔۔

اور وہ سب لوگ اندر ایک کمرے میں بندھے ہوئے تھے۔۔۔۔۔

اور اب باہر ان کی زندگیاں تین چیزوں پر منحصر تھی

باہر والوں پر اندر والوں پر اور خدا جیسے وہ بخوبی جانتے تھے کہ کچھ غلط نہیں ہو گا انتظار تھا تو بس ان ہٹے کٹے لوگوں کے ہلنے کا تب ہی زویا کچھ کر سکتی تھی۔۔۔۔

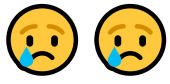

باقی سب کو بھی ہوش آ چکا تھا سب کے سر بھاری ہو رہے تھے درد کی ایک لہر ان کہ سر میں اٹھی تھی۔۔۔

ان لوگوں نے ادھر ادھر دیکھنے کی کوشش کیں تھی تو سامنے وہ ایک شخص کھڑا نظر آیا

جو سیدھا ان پر گن تانے ہی کھڑا تھا۔۔۔

آہستہ آہستہ ان کو سب سمجھ آنے لگا تھا۔۔۔۔۔

روم کے باہر چما اور خاص آدمی ہنس رہے تھے جیسے انہیں لگ رہا تھا وہ جیت گے لیکن موت بہت تو ان کے قریب تھی نہ۔۔۔۔۔۔

شاید وہ اپنی زندگی میں آخری بار ہنس رہے تھے

پری رومی کچھ ہو سکتا ہے۔۔۔

زویا نے دونوں کو کہا تھا اور شہیر جیسے نا سمجھی سے زویا کی طرف دیکھا کہ یہاں پر اسے کیا چاہیے جیسے وہ اتو کا کر دے دے گے نہ۔۔۔۔

جی میم بالکل ڈرامہ دیکھنے کو دل کر رہا ہے آپ کا کیا خیال ہے۔۔۔۔

شہیر کو اب واقعی لگ رہا تھا وہ دونوں پاگل ہو گے ہے۔۔۔

جب پری اور رومی کی آواز آئی یہ سامنے والا تو پاگل ہے بس گن بھی کچھ اچھے طریقے سے نہیں پکڑی ہم لوگ بچ سکتے ہے بس اب دیکھوں۔۔۔۔۔۔

پری نہیں یار ایسا نہیں ہو سکتا یہ انسان اور اتنا بھاری ڈنڈا مارے ہم دونوں کو ہو ہی نہیں

سکتا۔۔۔۔

زونی نے اونچی آواز میں کہا تھا

تم کبھی میری بات نہ ماننا یہ اتنا بوڈی بلڈر انسان نے ہی مارا تھا ہمیں۔۔۔۔

ہنہہہ یہ چھوٹو سا پری تم بھی نہ۔۔۔۔۔ہاہاہاہاہاہا

دونوں اونچی آواز میں بحث کر رہے تھے

جیسے سن کر وہ انسان متوجہ ہوا تھا۔۔۔۔

اوئے ئے تمیز سے میں نے ہی مارا ہے تمھیں یہ لڑکی سچ بولتی ہے۔۔۔۔

میں نہیں مانتا رومی نے پھر سے بولا تھا تبھی اس انسان نے زور سے پوری قوت سے مکا رومی پر جیڑا تھا جس سے اس کے ہوش گم ہوئے تھے جبکہ پاس بیٹھے تینوں کو اس کی توقیر ہر گز نہیں تھی

اب پتا چلا۔۔۔اس شخص نے اکڑ کر کہا تھا

نہیں روکی نے بڑی مشکل سے اپنا درد برداشت کرتے ہوئے کہا تھا

تم نے راڈ سے مارا تھا وہ مارو تو مانو۔۔۔۔۔

اچھا ایسی بات ہے تو رک میں ابھی راڈ کے کر تجھے بتاتا ہوں ذرا۔۔۔۔۔۔

وہ آدمی باہر گیا تھا راڈ لینے یار تم ہوں۔۔۔

پری نے بے اختیار پوچھا تھا

نہیں میں تو ایک اے۔ سی والے روم میں بیڈ پر بیٹھا مووی دیکھ رہا ہوں

رومی نے تنک کر جواب دیا تھا جبکہ زویا اور شہیر ایک دوسرے کی رسیاں کھول رہے تھے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تبھی باہر فائر کی آواز آئی تھی۔۔۔۔۔

دھیان سے۔۔۔۔

ہمارے پاس کچھ نہیں ہے ایسے ہی لڑنا ہے اپنا خیال رکھو سب زندگی رہی تو پھر ملے گے

ابھی باہر نکلو یہاں سے رومی اور پری کو کھولتے ہوئے کہا تھا

جب وہ لوگ باہر نکلے تو باہر بری طرح فائر ہو رہے تھے۔۔۔۔

ٹیم نے باہر قابو کرنے کی کوشش کی تھی وہ لوگ ایک جگہ چھپے تھے فوراً۔۔۔۔۔۔

اور دشمن بھی ایسے ہی چھپا تھا تبھی۔۔۔۔۔

ادھر ادھر دیکھتے شہیر ذرا باہر آیا تھا اور اسی کا فائدہ اٹھا کر ایک فائر ہوا تھا لیکن یہ کیا

۔۔۔۔۔

فائر شہیر کے فوراً سامنے آنے والے شان کو لگ گیا تھا۔۔۔

اور وہ زمین بوس ہوا تھا۔۔۔۔

سب لوگ وہاں بھاگے تھے چما اور خاص آدمی بھی صورتحال دیکھ رہے تھے اور خوش ہو رہے تھے کہ وہ لوگ کامیاب ہو رہے ہے جبکہ یہ تو ناممکن تھا۔۔۔

باہر آنا وہ بھی گن کہ بغیر ان کی سب سے بڑی غلطی تھی

ایک گولی چیرتی ہوئی پری کو لگی تھی۔۔۔۔۔

اور ایک چیخ کے ساتھ وہ زمین پر گری تھی۔۔۔۔۔

سب ہوش کھو بیٹھے تھے اس وقت شہیر کی آنکھوں میں اس قدر غصہ تھا کہ کوئی بھی خوف کھا جاتا اور یہی حال زویا کا تھا۔۔۔۔

تبھی سب سے پہلے ہوش میں آتے زویا نے پاس پڑی گن اٹھائی تھی اور فائر پہ فائر کیا تھا حسن نے اس کا پورا ساتھ دیا تھا جبکہ عارف اب شہیر کو کور کر رہا تھا اور رومی پری کے وجود کے پاس تھا جس کی سانسیں کم ہو رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

چماوہاں سے فرار ہو چکا تھا جبکہ اس کے خاص بندے راجو کو زویا نے مار دیا تھا۔۔۔۔

اور خاص آدمی جو فل کور تھا کچھ نظر نہیں آ رہا تھا زویا کی نظر میں آیا تھا۔۔۔۔۔

اس آدمی کا ماسکو گرا تھا لیکن وہ لگا چکا تھا۔۔۔۔۔۔

زویا اسے دیکھ رہی تھی تبھی وہ بھاگ نکلا تھا جبکہ زویا نے ایک چاکو اس کی کمر پر مارا تھا جو گہرا تو نہ تھا لیکن لگ چکا تھا۔۔۔۔

ہر طرف لاشیں تھی وہ واپس جگہ پر آئی تھی ڈیم اٹ تم لوگ بت بن کر کھڑے ہو یار ان دونوں کو ہاسپٹل لے کر جاؤ نہ۔۔۔۔۔۔

زویا جلدی سے بولی تھی اور فوراً ہی اس کی بات پر عمل ہوا تھا

شہیر کو آج اپنی قسمت پر رونا آ رہا تھا جو اس کی وجہ سے آج اس کا دوست بھی۔اسے چھوڑ کر کہی چلا نہ جائے کوئی نہیں تھا جو اسے کچھ بتاتا۔۔

سب ہاسپٹل کے باہر تھے ایک طرف عارف کو نور کے ہاسپٹلرز ہونے کا دکھ تھا تکلیف تھی تو دوسری طرف اپنے بھائی سے بڑھ کر دوسری طرف اپنے بھائی سے بڑھ کر دوست کی۔۔۔۔

سب ہی گم کا شکار تھے۔۔۔۔۔

پری کے لیے رومی جو ہر وقت اس سے لڑتا تھا آج سب سے زیادہ اداس ہو رہا تھا یہ مسکل وقت جو گزر جائے تو بہتر تھا۔۔۔۔۔

ورنہ ان کا سب کچھ لے کر جا سکتا تھا

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شہیر بھی اس وقت افسردہ تھا ایک طرف زویا کو سچ پتا لگا تھا اور دوسری طرف شان کو گولی لگی تھی واقعی وہ ایک بھائی ہی ثابت ہوا تھا اس کے لیے جس نے آگے بڑھ کر اس کی خاطر گولی کھائی تھی۔۔۔۔۔

سب ٹنشن میں تھے جب شہیر عارف سے بولا تھا۔۔۔

رفی جاؤ جا کر شان کے گھر سے مرحا کو لے کر آؤ۔۔۔۔

شہیر کی بات پر رفی نے حیرانی سے دیکھا تھا بھلا کون مرحا۔۔۔

اس کی حیرانی کو بھانپتے ہوئے شہیر پھر گویا ہوا۔۔۔

اس کی بیوی ہے۔۔۔ابھی بحث نہیں لے آؤ اسے اس کا حق ہے کہ وہ اس وقت اپنے شوہر کے پاس ہو۔۔۔۔۔۔

شہیر نے گویا بات ختم کی تھی ایسا تو ہو نہیں سکتا تھا کہ وہ ان سب سے بے خبر ہو۔۔۔۔۔

سب پریشانی سے چکر کاٹ رہے تھے۔۔۔

تبھی پری کا ڈاکٹر باہر نکلا تھا سب اس کی جانب لپکے تھے۔۔۔۔۔

دیکھیں ان کی حالت اب بہتر ہے خدا کا شکر ہے کہ وہ خطرے سے باہر ہے۔۔۔۔۔۔

ڈاکٹر کی بات سن کر سب نے سکھ کا سانس لیا تھا کیا ہم مل سکتے ہے۔۔۔

زویا فوراً گویا ہوئیں تھی ابھی نہیں آپ لوگ تھوڑی دیر تک مل لیجیے گا

ڈاکٹر کہتا ہوا وہاں سے چلا گیا تھا۔۔۔۔

رومی کی سانس میں سانس آیا تھا جانے کب وہ لڑکی اس کے لیے اتنی ضروری ہو گئی تھی۔۔۔۔

مرحا بھی اچکی تھی لیکن کچھ بھی سمجھ نہیں ارہا تھا تبھی شہیر نے آگے بڑھ کر اسے ساری بات بتائی تھی اور اس کے سر پر ہاتھ رکھا تھا۔۔۔

$$_____😍😍_____

جیسا بھی تھا شوہر تو تھا نہ لیکن وہ اتنا برا نہیں ہے مرحا تو یہی سوچ رہی تھی کہ وہ اسے ٹھیک کر دے گی اس کا غصہ کم کر دے گی یا پھر اب نکاح تو ہو چکا تھا معافی مانگنے کو بولے گی۔۔۔

والدین اولاد کو خوش دیکھنا چاہتے ہے اور مجھے اس نے کوئی تکلیف تو نہیں۔دی

۔۔۔۔۔

ایک آنسو ٹوٹ کر گرا تھا اور پھر یہ دم آنکھیں بھگتی چلی گئی تھی۔۔۔

تبھی ڈاکٹر روم سے باہر آئے تھے۔۔۔۔۔

سب نے بے چین نظروں سے اس کی جانب دیکھا تھا

مرحا کو اپنی سانسیں رکتی ہوئی محسوس ہوئی تھی مان جانا چاہیے تھا مرحا شان کہ تمھیں شان سے محبت ہو گئی ہے۔۔۔

ان کی حالت سریس ہے آپ لوگ دعا کرے۔۔۔۔

ڈاکٹر کہتا ہوا اندر چلا گیا تھا سب کے چہروں پر ایک سایا سا آیا تھا۔۔۔۔۔

شہیر فوراً پیچھے بھاگا تھا اور سب کے منع کرنے کے باوجود اندر چلا تھا جہاں وہ مشینوں میں لیٹا ہوا تھا۔۔۔۔

اپنی آنکھوں میں نمی سی آئی تھی۔۔۔

تھوڑی دیر بعد ہی شہیر باہر آیا تھا اس کا چہرہ کسی ہارے ہوئے انسان کی طرح لگ رہا تھا ۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جیسے سب کچھ لوٹ لیا گیا ہو اب کا چہرہ دیکھ کر پریشان ہوئے تھے۔۔۔۔۔

تبھی مرحا بولی تھی۔۔۔۔

کیا ہوا آپ ایسے کیوں چل رہے ہے بھائی سب ٹھیک ہے کیا بولے نہ۔۔۔۔

مرحا آنسوں کے درمیان بولی تھی۔۔

نہیں

He is no more .....

شہیر نے نظریں نیچی کر کہ یہ بم سب پر گرایا تھا۔۔۔۔

اور مرحا کی تو جیسے جان نکل گئی تھی سب وہا اپنے ہوش کھو بیٹھے تھے تبھی مرحا بھاگتی ہوئی اندر گئی تھی۔۔۔۔۔

جہاں وہا لیٹا ہوا تھا۔۔۔۔

ایسے کیسے ہو سکتا ہے میں جب آپ کو چاہنے لگی سوچا آپ کو سمجھ لوں تب ہی آپ چلے گے دور آپ مجھے تکلیف دیتے ہے ہمشہ اور آج بھی۔۔۔

محبت کرنے پر آپ چلے گے۔۔۔۔

مرحا دروازے کے ساتھ لگی بولی تھی اپنے اندر کچھ ٹوٹتا ہوا محسوس ہو رہا تھا ۔۔۔۔جیسے اس کہ زندہ رہنے کا کوئی جواز نہ ہو۔۔۔۔

یار پہلے نہیں بتا سکتی تھی بندہ ایسے موقعوں پر رومانس کر لیتا ہے لیکن تم نے ابھی بتایا پھر سے سزاوالا کام۔۔۔۔

شان کی آواز پر مرحا نے دروازے سے لگے سر اوپر اٹھایا تھا جہاں وہ مسکرا رہا تھا۔۔۔۔

وہ حیران کھڑی تھی۔۔۔۔۔یہ سب تو مطلب ایک بار پھر سے دھوکا دیا نہ اور اس باہر شہیر بھی شامل تھا۔۔۔۔

جب شہیر روم میں آیا تو شان ہوش میں۔ہی تھا وہ تو شہیر لوگوں کو جھٹکا دینے کا سوچ رہا تھا لیکن جب اسے پتہ چلا مرحا آئی ہے تو سوچا تھا اسے ڈرا سکے۔۔۔

لیکن پتہ نہیں ہو محبت کا اظہار ہو جائے گا۔۔۔

ادھر آؤ۔۔۔۔۔

شان نے اسے دیکھتے ہوئے کہا تھا اور وہ کھڑی اپنی انگلیاں چٹک رہی تھی اب کیا ہو سکتا تھا کاش وہ نہ بولتی اب یہ انسان واقعی اسے نہیں چھوڑے گا تو کیا وہ خود دور جانا چاہتی تھی اس سے نہیں ہر گز نہیں۔۔۔۔

وہ نظریں نیچے کیے چلتی ہوئی آئی تھی۔۔۔۔

اتنی محبت مجھے پتہ ہوتا تو پہلے ہی گولی کھا لیتا۔۔۔۔

مرحا نے نے اس کی جانب سر اٹھا کر دیکھا تھا یا شاید گھورا تھا۔۔۔

بس اب میں یہاں نہیں رہنا چاہتا اب گھر جا کر اپنی محبت تو دیکھانی ہے نہ۔۔۔۔

ہاسپٹل میں ہونے کہ باوجود اسے چین نہیں تھا۔۔۔۔

میں ناراض ہوں آپ سے۔۔۔۔

اور میں منانا چاہتا ہوا محبت سے۔۔۔۔

اس کی بات پر مر حاشر ما گئی تھی۔۔۔۔

سب اندر داخل ہوئے تھے اور سب خفگی سے اسے گھور رہے تھے لیکن وہ سر شاری سا لیٹا ہوا تھا۔۔۔۔۔۔

مجھے گھر جانا ہے شام تک ورنہ میں بھاگ جاؤ گا یہاں سے۔۔۔۔

اس سے پہلے کوئی بولتا شان ہی بول اٹھا اور اس کی بات پر سب کے چہروں پر ہنسی تھی اور رفی جانتا تھا کہ وہ واقعی بھاگ جائے گا تبھی حسن کو اشارہ کیا تھا اس کے ہاسپٹل سے ڈسچارج کا۔۔۔۔

شام تک ڈاکٹر نے ڈسچارج دے دیا تھا لیکن مکمل خیال رکھنے کی صورت میں

_____ 🥰🥰 _____

وہ پری کے سرہانے بیٹھا تھا۔۔۔۔

دیکھوں پری چڑیل بس کر دے سونا مان لیا میں نے کہ بلی چینی تھی۔۔۔۔۔

رومی بیٹھا بات کر رہا تھا۔۔۔۔۔۔چہرے پر اداسی چھائی تھی۔۔۔۔۔۔

دیکھا مان گے نہ تم بھی۔۔۔جب پری کی آواز آئی تھی رومی کے اندر خوشی کی ایک لہر دوڑ گئی تھی گولی اتنی طریقے سے نہیں لگی تھی بس دائیں سائیڈ پر نیچے چھو کر گئی تھی لیکن خون بہہ گیا تھا جس کی وجہ سے وہ بے ہوش تھی۔۔۔۔

تم ٹھیک ہو رومی خوشی سے بولا تھا۔۔۔۔۔۔۔

سب لوگ اندر آئے تھے اور ساتھ ہی پری کو بھی ڈسچارج کیا گیا تھا۔۔۔۔۔

اور صد شکر اس ہاسپٹل کا پیچا چھوٹا تھا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عارف بیڈ پر بیٹھا تھا ساتھ ماہ نور لیٹی ہوئی تھی وہ اسے بھی واپس لایا تھا اس وقت اس کی متاع حیات سکون میں تھی اس کا سکون برباد کر کہ جیسے کچھ پتہ نہیں تھا۔۔۔۔۔

وہاں کہ ماہر ڈاکٹر نے اسے بڑے اچھے سے ٹریٹ کیا تھا اور ساتھ ماہ نور بھی ری کور کر رہی تھی پانچ دن ہو گے تھے اس واقع کو۔۔۔۔

عارف نرمی سے اس پر جھکا تھا نور کو اپنی سانسیں گھٹتی ہوئی محسوس ہوئی تھی۔۔۔

عارف اس پر جھکا اتنے دن کی شدت لٹا رہا تھا نور نے آنکھیں کھول کر اسے دیکھا تھا

۔۔۔۔۔

اور مزاحمت کی تھی لیکن اس کی مزاحمت کو قابو میں لیتے ہوئے وہ دیوانہ وار اس پر جھکا

تھا۔۔۔۔

تھوڑی دیر بعد وہ اس پر رحم کھاتا دور ہوا تھا۔۔۔۔۔

آپ نے میری جان لینی ہے نور سانسوں کو ہموار کرتی ہوئی بولی تھی۔۔۔۔

اور جو تم نے میری جان اٹکائی اتنے دنوں تک اس کا حساب کون دے گا۔۔۔۔۔

عارف کہتا ہوا پھر سے جھکا تھا اور اس کی گردن پر اپنے لب رکھے تھے نور نے آنکھیں

بند کر لی تھی۔۔۔۔۔

مت کرے پلیز نہ۔۔۔۔۔

نور نے التجائی لہجے میں کہا تھا جبکہ وہ شاید آج اسے بخشنے کہ موڈ میں نہیں تھا۔۔۔۔۔۔

چپ کر و یار تمھیں پتا ہے میری جان اٹکی ہوئی تھی اور اب اگر مجھے سکون چاہے تو تم

مجھے روک رہی ہو۔۔۔۔۔

چپ۔۔

لیکن۔۔۔۔۔

ابھی وہ کچھ بولتی کہ عارف پھر سے اسے چپ کروا گیا تھا۔۔۔۔۔۔

اس بار بھی اس کے عمل میں شدت تھی اور آہستہ آہستہ اس کے ہونٹوں کو چھوڑتا گردن تک آیا تھا۔۔۔

نور اس کے انداز پر سمٹی تھی۔۔۔۔۔۔

اور عارف نے اسے مکمل اپنی قید میں لے لیا تھا۔۔۔۔۔۔

وہ اپنی متاعِ جاں سے سکون حاصل کر لینا چاہتا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

اس رات نور کو احساس ہوا تھا واقعی عارف اس سے کتنی محبت کرتا تھا وہ بھی خود سپردگی کرتے اس کی باہوں میں سمٹی تھی۔۔۔۔۔

ذیشان آج پھر اس لڑکی کے ساتھ تھا اور حد یہ کہ وہ آج گھر پر تھی اور میرب کی جان پر بنی تھی یہ انسان ایسا ہی ہے اسے کوئی موقع نہ دے۔۔۔۔۔

وہ مسلسل لاؤنج کہ چکر کاٹ رہی تھی جہاں وہ دنوں بیٹھے ہوئے تھے۔۔۔۔

آخر کار روم میں آ گئی تھی۔۔۔

تھوڑی دیر تک ذیشان بھی روم میں چلا آیا تھا اور اس کے ساتھ لیٹا تھا لیکن میرب رخ موڑے لیٹی رہی تھی۔۔۔۔

ذیشان نے اسے کمر سے پکڑ کر اپنی جانب کینچھا تھا اور وہ سیدھی اس کی جانب گئی تھی ۔۔۔۔۔

کیا ہوا میری مرچی کو بات ہی نہیں کر رہی۔۔۔

ذیشان نے محبت سے اس کی پیشانی کو چومتے ہوئے کہا تھا اور میرب جیسے لگا تھا وہ لڑیں گی اس سے اب اس کے حصار میں قید بولنے کی ہمت نہیں ہو رہی تھی۔۔۔۔

آپ کو میری فکر ہے آپ کو بس اس لڑکی کی فکر ہے۔۔۔۔

میرب نے روٹھے لہجے میں واضح ہی کہہ دیا تھا۔۔۔۔۔

اس کی بات سن کر ذیشان نے اپنی ہنسی دبائیں تھی یعنی اس کی لٹل مرچی جیلس ہو رہی تھی۔۔۔۔۔

یار وہ لڑکی نہیں بہن ہے میری بے شک سگی نہیں لیکن بہن ہے اس کہ فادر کی ڈیتھ ہو گئی تھی اس لیے وہ جاب کے سلسلے میں ارہی تھی تو اسے وہاں اس کے شہر میں ایک جگہ جاب دلوائی میں نے۔۔۔۔

ذیشان صاف گوئی سے بولا تھا اور میرب نے سکھ کا سانس لیا تھا۔۔۔۔۔

میری کیوٹ مرچی جل رہی تھی نہ۔۔۔

ذیشان اسے کہتے اس کی آنکھوں۔پر باری باری بوسہ دیتا بولا تھا جس سے میرب کا چہرہ کانوں کی لو تک سرخ ہو چکا تھا

افففففففف ہار تم کیوٹ مرچی کتنا زیادہ شرماتی ہو۔۔۔۔۔

ذیشان اسے دیکھتا محبت سے بولا تھا

نہیں جی آپ ہٹے پیچے مجھے سونا ہے

میرب بولی تھی اور اسے پیچھے ہٹانا چاہا لیکن وہ ٹس سے مس نہ ہوا۔۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جی نہیں۔ایسے ہی سو جاؤاور اگر تم نکلی یہاں سے تو پھر سونا کینسل۔۔۔۔۔

ذیشان نے شرارت سے کہا تھااور اس کے گرد بازواور زور سے کسے تھے۔۔۔۔۔

جس سے اب ان میں ذرا سا بھی فاصلہ نہیں تھا۔۔۔۔

جب ذیشان نے نہ چھوڑا تو میرب تھک ہار کر وہی سونے لگ گئی تھی ذیشان اس کے بالوں پر لب رکھتا ہوا اسے حصار میں لیے سو گیا تھا۔۔۔۔۔۔۔

_____ 🥰🥰 _____

زویا اس وقت ایک کافی شاپ میں بیٹھی تھی سامنے ایک انسان بیٹھا تھا جو سر کا ہی جاننے والا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

یہ بھی زویا کو ابھی معلوم ہوا تھا۔۔۔۔۔۔

جی وہ میرے فادر کے دوست ہے زویا نے بھی اپنی پہچان چھپانے کو بولا تھا۔۔۔۔۔۔۔

ابھی اس کا ہاتھ ٹیبل پر تھا جب حنان نے اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھا تھا۔۔۔۔۔۔زویا چونکی تھی۔۔

اور وہاں آتے شہیر نے یہ منظر دیکھا تھا دیکھا تو غصے سے اس کی آنکھیں لال ہوئی تھی

۔۔۔۔۔

وہ آگے بڑھا تھا کافی شاپ میں اتنی شدید سردی کی وجہ سے لوگ تقریباً کم تھے

۔۔۔۔۔

ہاتھ اٹھاؤ ورنہ کٹ جائے گا۔۔۔۔۔

ابھی زویا اپنا ہاتھ کھینچتی جب شہیر کی غصے سے پر آواز آئی تھی اور حنان نے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔

زویا نے اپنا ہاتھ پیچھے کیا اور بغیر یہ دیکھے کہ وہ اس وقت کتنے غصے میں ہے اس کے طرف قدم بڑھائے تھے۔۔۔

اور ایک کاغذ اس کی طرف بڑھایا تھا۔۔۔۔

جسے پڑھ کر شہیر کی نیلی آنکھیں پل میں لال ہوئی تھی۔۔۔۔

اس نے ڈائیو اس پیپر کہ ٹکڑے کرتے ہوا میں اچھلے تھے زویا بے یقینی سے اس کی جانب دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

نہیں ہو گی تم مجھ سے الگ ہونے نہیں دوں گا میں۔ یہ یاد رکھنا تم۔۔۔اور تم ہاں تم نے

ہاتھ لگایا اسے۔۔۔

شہیر اب لال انگارہ آنکھیں لیے حنان کی طرف بڑھا تھا جب زویا درمیان میں آئی تھی

ہونے والا شوہر ہے وہ میرا شہیر۔۔۔۔۔۔

زویا بھی برہمی سے بولی تھی اس کی بات سن کر شہیر کا پارہ ہائی ہوا تھا۔۔۔

اور میں تمھارا شوہر ہوں اس نے ہوں پر زور دیا تھا اور زویا کا ہاتھ پکڑتا اسے شاہ سے باہر لے گیا تھا۔۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

گھر آتے ہی اس نے اسے کمرے میں دھکیلا تھا۔۔۔۔

تمھاری ہمت کیسے ہوئی اس نے تمھارا ہاتھ پکڑا تم تھپڑ نہیں لگا سکی اسے۔۔۔۔۔

۔شہیر مسلسل چیخا تھا۔۔۔۔۔۔۔

اور تم نے کیا کیا ہے شہیر ہاں بولو۔۔۔۔۔۔

دھوکا دیا ہے اور میں زویا شاہ تمھیں گرفتار کروں گی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

زویا بھی اونچی آواز میں بولی تھی

اور وہاں موجود ایک شخص تو چاہتا ہی یہی تھا تبھی اس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ تھی اور

وہ ان دونوں کو جدا کرتے ہوئے وہاں سے چلا گیا تھا۔۔۔

زویا نے آگے بڑھ کر شہیر کے گلے میں بازو ڈالے تھے۔۔۔۔

اور شہیر اس کا نقاب اتار چکا تھا

دونوں کے چہروں پر ایک مسکراہٹ تھی۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بولو کروں گرفتار تمھیں

زویا نے کہا تھا۔۔۔

شہیر نے اس کی کمر پر ہاتھ رکھ کر اسے خود سے قریب کیا تھا

وہ تو پہلے ہی کر چکی ہو۔۔۔۔۔۔

شہیر اس پر جھکتا ہوا بولا تھا۔۔۔۔۔۔

شہیر دور رہوں۔۔۔۔

زویا فور آ بولی تھی

نوشہیر نے بھی دوبدو جواب دیا تھا۔۔۔۔۔۔

اور اس کے ہونٹوں پر جھکا تھا۔۔۔۔۔۔

زویا نے اس کی شرٹ کو مضبوطی سے پکڑا تھا۔۔۔۔۔۔

اور شہیر شدت سے اس پر جھکا ہوا تھا۔۔۔۔۔۔

زویا نے مزاحمت کی تھی لیکن وہ اپنی من مانی کرتا ہوا پیچھے ہوا تھا۔۔۔۔۔

بہت برے ہو تم۔۔۔۔۔۔

زویا نے چھوٹتے ہی کہا تھا۔۔۔۔۔

ابھی بنا کہا ہوں برا۔۔۔۔

شہیر اس کے ڈمپل پر لب رکھتا ہوا بولا تھا۔۔۔۔

زویا کا چہرہ شرم سے لال ہوا تھا۔۔۔۔۔۔

شہیر نے اپنا ماتھا اس کے ماتھے کے ساتھ ٹکا دیا تھا دونوں کے ہونٹوں پر مسکراہٹ تھی

ایک پراسرار مسکراہٹ

یہ سب تو وہ دونوں ہی جانتے تھے۔۔۔۔۔۔دشمن انہیں جدا کرنا چاہتا تھا لیکن وہ پاس آئے تھے۔۔۔۔

اس میں کیا راز تھا۔۔۔ایس۔کے زویا کے ساتھ تھا یہ راز پراسرار تھا جو جلد ان کی جیت پر کھلنا تھا

پری ایک انسان کے ساتھ چل رہی تھی جب رومی کی گاڑی وہاں سے گزری تھی اس نے پری کو کسی لڑکے کہ ساتھ دیکھ کرنا گواری سی ہوئی تھی۔۔۔۔

کیسی کفیت تھی وہ خود انجان تھا۔۔۔۔۔

گاڑی سے باہر نکلا تھا۔۔اور ان کے قریب پہنچا تھا۔۔۔۔۔

ہائے۔۔۔

رومی نے پاس جاتے ہوئے کہا تھا اور پری نے اس کی جانب دیکھا تو مسکرا گئی تھی۔۔۔

ہیلو۔۔۔۔۔۔

حمزہ سے ملو یہ میرا کزن ہے پری نے رومی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

رومی نے بھی مسکرا کر ہوئے بولا تھا۔۔۔

تم زویا آپی کی طرف جا رہے ہو۔۔۔۔۔۔

مجھے بھی کرنا ہے لے چلو پلیز جان۔۔۔۔۔۔

رومی پری کی بات سن کر بھونچکا کھڑا دیکھ رہا تھا

اور یہی حال کزن کا بھی تھا۔۔۔۔۔۔

پلیز حمزہ یہ دیکھوں میرا شوہر میرا اس سے نکاح ہوا ہے اور میں امی کو جلد بتا دوں گی اور منا لے گے اسے سو پلیز کوئی غلطی نہ کرواؤ مجھ سے اور منع کر دوں خیر ابھی ہم لوگ چلتے ہے تم پلیز سوچنا۔۔۔۔

پری رومی کا ہاتھ پکڑے بغیر کچھ کہنے کا موقع دیے چلی گئی تھی

گاڑی میں بیٹھتے ہی رومی بولا تھا۔۔۔۔۔

بیوی جی یہ بتائے شادی کب ہوئی ہماری۔۔۔۔۔۔

دیکھو اس وقت مجھے ضرورت تھی تمھاری مجھے نہیں کرنی اس سے شادی اور وہ بھی ڈھیٹ ہی ہے منع نہیں کر رہا اس لیے یہ سب کرنا پڑا۔۔۔۔۔

پری نے خوشی سے اپنا کارنامہ بتایا تھا

پاگل ہی ہو تم۔۔۔۔۔۔

بلکل پری کے کہنے پر دونوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور ہنسنے لگے تھے

۔۔۔۔۔۔

گاڑی چلاؤ صبیح سے اپنی ہنسی کو روکتی وہ پھر سے بولی تھی۔۔۔۔

ویسے رومی جو ہمارے راڈ سے مارا تھا وہ سٹیل کی کتنی بھاری تھی میرا تو سر گھوم گیا تھا

۔۔۔۔۔۔۔

پاگل وہ سٹیل کی نہیں لوہے کی تھی۔۔۔۔۔

تمھیں کیسے پتا وہ لوہے کی تھی۔۔۔

اب ایک اور لڑائی۔۔۔۔۔

بس پتا ہے۔۔۔۔۔

ہاں تمھاری پیچھے دو آنکھیں اور تھی اسلیے۔۔۔۔۔۔

تم مجھ سے لڑتی رہا کرو۔۔۔۔۔۔۔

ہاں جیسے تم تو پیار کر رہے ہو نہ مجھ سے۔۔۔

پری نے جلدی میں بول دیا تھا اور اس کی بات پر رومی نے اس کی جانب دیکھا تو وہ باہر دیکھنے لگ گئی رومی مسکراتا ڈرائیو کرنے لگ چکا تھا۔۔۔۔۔۔

پیار

رومی زیر لب بڑبڑایا تھا اور پھر سر جھٹک کر ڈرائیو کرنے لگ پڑا تھا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

Past ....

مشی ٹریپ پر جا چکی تھی۔۔۔۔۔۔۔

زویا یونی سے آئی تو گھر میں کچھ مہمان نظر آئے تھے وہ اندر گئی تو چھوٹے ماموں بیٹھے تھے۔۔۔۔۔

اس نے چونک کر دیکھا تھا۔۔۔۔۔۔

ساتھ ہی وہ صبح والا لڑکا بھی بیٹھا تھا۔۔۔۔۔۔۔

بیٹا زویا جاؤ روم میں فریش ہو جاؤ حرا بیگم نے زویا سے بولا تھا تو وہ ایک نظر احمر پر ڈالتی وہاں سے چلی گئی تھی جبکہ احمر اسے دیکھ کر خوش ہو گیا تھا۔۔۔

امیر زادہ اپنی ضد جو پوری کرنے لگا تھا۔۔۔۔۔۔

اس دن ہی زویا کے بارے میں پتا کروایا تو معلوم ہوا تھا وہ اس کی کزن ہے جبکہ اپنے پاپا کو مشکل سے منا کر وہ وہاں لایا تھا۔۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

لیکن وہ کس قدر غلیظ تھا یہ شاید کوئی جانتا نہیں تھا۔۔۔۔۔۔

وہ لوگ چلے گے تو زویا کی ماں اس کے پاس آئی تھی

بیٹا تمھارے ماموں احمر کے لیے تمھارا رشتہِ لے کر آئے تھے اچھا لڑکا ہے اور میرا بھائی بھی دوبارہ مجھ سے مل رہا ہے۔۔۔۔۔

تو کیا ہاں کہہ دے۔۔۔۔

حرا بیگم نے پوچھا تھا

لیکن ماما مجھے شادی نہیں کرنی اس سے

پر بیٹا کیوں کوئی مسلہ ہے بیٹا اتنے دنوں بعد بھائی کچھ مانگنے آئے ہے۔۔۔۔۔

حرا بیگم کی آنکھوں میں آنسوں تھے

ماما مجھے پڑھنا ہے پلیز ابھی آپ جائے

زویا گویا اس دن احمر کی نظروں کو سمجھتے ہوئے بولی تھی جو اسے بلکل پسند نہ آئی تھی

۔۔۔۔۔۔۔

حرا بیگم چلی گئی تھی لیکن زویا اب سوچ میں تھی کیا کرے وہ ایسے مما دکھی ہو گی لیکن ایک موقع دینا چاہے لیکن۔۔۔۔

وہ عجیب کشمکش میں تھی۔۔۔۔۔۔

اور آخر کار حرا بیگم کے دس دن تک ایمو شنل بلیک میل سے زویا نے ہاں کر دی تھی اور حرا بیگم خوش ہو گئی تھی پر یہ نہیں جانتی تھی یہی سب سے بڑی غلطی تھی ان کی جو زندگیاں بدل دے گی

مھیں پتہ ہے نہ کہ ایک سال سے ہم لوگ ریلیشن میں ہے واحد یہ بات میں نے آپی کو

نہیں بتائی ہم کب شادی کرے گے۔۔۔۔۔۔🤔

مشی فون پر کسی سے بولی تھی۔۔۔۔۔

بے بی جلد ہی میں اب تم سے شادی کروں گا میں خود نہیں رہنا چاہتا تمھارے بغیر

۔۔۔۔۔🥰

مقابل نے پیار سے کہا تھا۔۔۔۔

اور مشی کے چہرے پر شرم سے مسکراہٹ آئی تھی 😊🙈۔

ٹھیک ہے اب میں فون رکھتی ہوں پلیز جلدی کرنا تمھیں۔پتا میں بہت آگے جا چکی ہوں تمھارے بغیر رہنے کا تصور بھی موت ہے۔۔۔۔۔بہت محبت کرتی ہوں میں تم سے۔۔۔۔۔😍

مشی بے بی یو نو نہ

❤️I love you so much

مقابل نے پیار بھرے لہجے میں کہا تھا چلو اب سو جاؤ بے بی صبح تمھیں۔گھومنے جانا ہو گا۔۔۔۔۔۔۔

یہ کہتے ساتھ ہی مشی نے اس کی بات مانی اور فون رکھ دیا تھا۔۔۔۔۔۔

_____ 😍😍 _____

Past .....

وہ ایک کافی شاپ میں بیٹھے تھے۔۔۔۔۔

دیکھیں زویا جو بھی اس دن ہوا اس کے لیے میں دل سے معافی چاہتا ہوں مجھے آپ سے محبت ہو گئی ہے اس دل میں ہمیشہ آپ کا خیال رہتا ہے آپ کو اپنی زندگی میں لانا چاہتا ہوں آپ آئے گے میری زندگی میں۔۔۔ ❤️ ۔۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

احمر نے امید سے اس کی طرف دیکھا تھا اور اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ دیا تھا۔۔۔۔

زویا نے حجل سا ہو کر ادھر ادھر دیکھا تھا مما کی ضد کی وجہ سے شادی تو اس سے ہی کرنی تھی کہ والدین نے کہا تھا۔۔۔۔۔ پھر کیوں نہ وہ اسے ایک چانس دے ہی دے 🤔.....

زویا اثبات میں سر ہلایا تھا اور مسکرائی جس سے اس کی آنکھ کہ نزدیک ڈمپل نمایاں ہوا تھا 😊 ۔۔۔۔۔۔۔

احمر تو خوشی سے جھوم اٹھا تھا اور اس کے ڈمپل پر نظریں گاڑ چکا تھا۔۔۔۔۔۔۔😍

زویا نے نظریں جھکالی تھی۔۔۔۔۔۔

اور تھوڑی دیر بیٹھ کر وہ لوگ وہاں سے چلے گے تھے زویا کو حمد اچھا لگا تھا۔۔۔۔۔۔۔

»»»

چلو اب سو جاؤ تم۔۔۔۔

I really love you 😘.....

احمر نے کہتے کال کاٹ دی جبکہ زویا بھی بیڈ پر لیٹ چکی تھی اور تھوڑی دیر میں خوشی خوشی وہ بھی سو گئی تھی۔۔۔۔۔۔۔

»»»

تمھیں پتا ہے مشی بہت محبت کرتی ہوں میں اس سے پتا نہیں کب اس نے مجھے اپنا عادی بنالیا پہلے مجھے مما پاپا کے فیصلے پر غصہ تھا پر اب میں بہت خوش ہوں بہت زیادہ ------🤗🤗-------

زویا اسے بتا رہی تھی-----

اوہو وووووواہ بھئی کیا بات ہے------

مشی نے اسے چھیڑا تھا جس سے زویا نے اسے ہلکا سا تھپڑ مارا تھا------

ظالم-------مشی نے منہ بسور کر کہا تھا☹️-------

اور پھر دونوں ہی ہنس دی😂--------

وہ لوگ مطلوبہ جگہ پر پہنچ چکے تھے لیکن اندر کا منظر دیکھتے ہی ایک حیرت کا پہاڑ ٹوٹا تھا ان پر جیسے پورا آسمان ان پر گر گیا تھا-------😱😱😱-----

احمر------

اس سے پہلے کہ زویا اسے مخاطب کرتی مشی نے گھٹی ہوئی آواز میں اسے بلایا تھا

😢--------

احمر جو صوفے پر کسی لڑکی کو گرائے نشے میں دھوت اس پر جھکا ہوا تھا پیچھے مڑ کر دیکھا

اور پھر لڑھکڑا کر چلتا ہوا ان تک آیا تھا 😐---------

بے بی تم یہاں------

احمر نے مشی کو چھوتے ہوئے کہا تھا-------

زویا نا سمجھی سے یہ سب دیکھ رہی تھی ہوش تو اس کے تب ہی اڑ گے تھے جب اس نے

احمر کو اس لڑکی پر جھکا پایا 😳--------

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مشی یہ سب------

زویا نے اب مشی کو آواز دی تھی------

آپی میں محبت کرتی ہوں احمر سے-------

مشی نے رندھے ہوئے لہجے میں کہا تھا 😟😟 پر آپی مجھے نہیں پتا تھا یہ میرے

ساتھ چیٹ کر رہا ہے کتنا چاہا تھا میں نے اسے مجھے نہیں پتا تھا آپ کی منگنی اس سے ہوئی

ہے----------

مشی اب باقاعدہ رونے لگی تھی 😭😭۔۔۔۔۔۔

بے بی گندے نالی کی بے بی تمھیں لگتا میں تم سے شادی کروں گا پتہ نہیں کس کا خون ہو کس خاندان سے ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

احمر حقارت سے بولا تھا 😉۔۔۔۔۔۔۔۔

مشی تو اس کی بات سے سن ہو چکی تھی کتنا بڑا دھوکا ایک سال سے وہ اس سے محبت کرتی تھی بلکل اپنی پوری سچائی سے اسے چاہا اور اس نے کیا کیا تھا اس کے ساتھ مشی تو پاگل ہونے کو تھی۔۔۔۔۔۔۔۔💔💔۔۔۔۔۔۔

تبھی زویا نے احمر کے منہ پر زور سے تھپڑ مارا تھا احمر جو نشے میں تھا اسے اپنا سر گھومتا ہوا محسوس ہوا تھا۔۔۔۔۔۔😵😵

فوراً ہی اس نے زویا کا ہاتھ پکڑا تھا۔۔۔۔۔

جاناں میں تم سے سچی محبت کرتا ہوں قسم سے بیت پیار کرتا ہوں تم سے۔۔۔۔۔۔۔

اور آج میں اپنے پیار کو پالوں گا۔۔۔۔۔۔

اس کی بات پر زویا نے حیرانی سے اسے دیکھا اسے شدت سے کچھ غلط ہونے کا احساس

ہوا تھا محبت تو وہ بھی کو بیٹھی تھی اس سے پر یہ انسان لائق ہی نہیں تھا محبت کہ

زویا کے چہرے پر پل بھر میں خوف آیا تھا 😰---

اوئے آج رات تو اس کے ساتھ رہے گا احمر نے پاس کھڑے اپنے آوارہ دوست سے کہا تھا اور مشی کی جانب اشارہ کیا-----

مشی بے بی آج رات یہ تمھارا خیال رکھے گا----

اس کی بات سے مشی کے حواس سلب ہوئے تھے زویا بے یقینی سے اسے دیکھا کیسے محبت کے دعوے کرتا تھا وہ شخص اسے نفرت ہونے لگی تھی سب سے آنکھوں سے جھٹ سے آنسوں بہہ نکلے تھے 😭---

نہ مماضد کرتی نہ یہ سب ہوتا نہ وہ اس سے محبت کرتی اور مشی کا بھی نہیں سوچا کیسے اسے معلوم نہ ہوا کہ وہ چاہتی ہے کسی کو----- 💔💔😭😭

احمر اسے پکڑتا ہوا صوفے تک لایا اور اسے گرا دیا تھا----

یہی عمل دوسرے لڑکے نے مشی کے ساتھ بھی کیا تھا وہ تو جیسے اس دنیا میں نہیں تھی

یاد تھی دماغ میں گھوم رہی تھی تو بس اس کی باتیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جب وہ لڑکا مشی پر جھکا تو مشی نے دھاڑے مار مار کر رونا شروع کر دیا تھا

😭😭😭😭😭

احمر جو زویا پر جھک رہا تھا اور زویا کی آنکھوں میں آنسوں تھے۔۔۔۔

اس نے مشی کی جانب دیکھا تھا تبھی زویا نے پاس پڑا واس اٹھا کر احمر کے سر پر دے مارا

وہ درد سے بلبلا اٹھا تھا۔۔۔۔خون اس کے سر سے رواں ہو چکا تھا۔۔۔۔۔۔

پر زویا نے اسے دھکا دیا اور جلدی سے اس لڑکے کہ سر پر بھی مارا اور مشی کو ہلایا جو

تقریباً پاگل ہونے کو تھی۔۔۔۔

پر زویا کو ہمت نہیں ہاری تھی اگر وہ اس وقت یہاں تھوڑی دیر بھی رک گئی تو پتہ نہیں

کیا ہو اس کی ساتھ۔۔۔۔۔۔

اس نے جیسے تیسے مشی کو گاڑی تک لایا اور بیٹھا کر گاڑی سٹارٹ کر دی اس کی خود کی

حالت بہت خراب تھی دل کر رہا تھا روئے خوب روئے پر وہ ایسا کر نہیں سکتی تھی

۔۔۔۔۔

مشی میری جان میں ہوں نہ یار۔۔۔۔۔۔

وہ مسلسل مشی کو دیکھتے ہوئے کہہ رہی تھی جیسے چپ لگ چکی تھی۔۔۔۔

اور پھر اچانک مشی نے کچھ بولنا شروع کیا۔۔۔۔۔

نہیں دور رہوں مجھ سے پاس نہ آؤ میرے۔۔۔۔۔۔

میں محبت کرتی ہوں تم سے۔۔۔۔۔۔۔

مشی کہتے ساتھ ہی اونچا اونچا رونے لگ چکی تھی

۔۔۔۔۔۔۔😭😭😭😭😭😭

زویا اس کی حالت دیکھ کر رونے لگی تھی کوئی شک نہیں تھا مشی پاگل ہو گئی تھی جو کبھی خاموش ہو جاتی کبھی اونچا اونچا رونے لگتی تھی۔۔۔۔۔۔

اور پھر وہ بے ہوش ہو گئیں تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

زویا نے پاس ایک ہاسپٹل کی طرف گاڑی موڑی جو شاید مینٹل ہاسپٹل تھا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ اندر سے نرس کی مدد سے اسے لے کر اندر گئی تھی۔۔۔۔۔

اب وہ ڈاکٹر کے آفس میں بیٹھی تھی۔۔۔۔۔۔

دیکھے پیشنٹ کے ساتھ بہت برا ہوا ہے لگتا انہی۔ صدمہ لگا کسی بات کا وہ مینٹلی ڈسٹرب ہو چکی ہے۔۔۔۔ آپ میرا مشورہ مانے تو انہی۔ یہی اڈمیٹ کروا دے ورنہ وہ زیادہ پاگل ہو جائے گی اور انہیں کسی بھی چیز سے نکالنا مشکل ترین ہو جائے گا

۔۔۔۔۔۔۔۔

زویا ڈاکٹر کی بات پر تڑپ ہی تو گئی تھی آنکھوں۔۔سے آنسوں جاری تھے۔۔۔۔۔۔۔

اس نے آنکھیں۔ بند کی اور پھر کھولیں تھی ایک آنسوں ٹوٹ کر اس کے رخسار پر بہا تھا۔۔۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔۔۔۔

زویا یہ کہتی ہاسپٹل سے باہر چلی گئی جبکہ پیچھے سے مشی روتے ہوئے اسے پکارنے لگی تھی۔۔۔۔۔۔۔

لیکن۔ زویا کو اب پتھر کا ہونا تھا نہ وہ اسے لے کر جاتی نہ یہ سب ہوتا۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ گاڑی میں بیٹھی گھر پہنچی تھی۔۔۔۔۔۔

گھر جا کر وہ لاؤنج میں آئی جہاں۔سب بیٹھے تھے۔۔۔۔۔۔۔

اس سے پہلے کوئی اس سے کچھ پوچھتا زویا خود ہی بول پڑی تھی۔۔۔۔

اور ایک ایک لفظ ان کو بتا دیا جسے سن کر سب حیران کھڑے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔

اور اب رو رہے تھے۔۔۔۔۔۔

آج کے بعد میں یہاں مشی کا ذکر نہ سنو۔۔۔۔۔۔۔۔

زویا کا چہرہ ضبط سے سرخ ہو چکا تھا مگر اب اسے رونا نہیں تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

اس سے پہلے حرا بیگم آگے آتی زویا نے انہی روک دیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

میں نے آپ کی ضد پوری کی اب مہربانی آپ لوگ ذرا فاصلے رکھے مجھ سے۔۔۔۔۔۔

زویا کہتی ہوئی اوپر چلی گئی پیچھے سے میرب حرا بیگم کے ساتھ لپٹ کر رونے لگی حافظ صاحب کی آنکھیں بھیگی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

اور چانک حرا بیگم زمین بوس ہو گئی تھی راحب چلاتا ہوا ان تک پہنچا تھا۔۔۔۔۔۔۔

اس بات کو تقریباً دو ماہ گزر چکے تھے زویا یونی میں ہی رہتی تھی لاہور اور وہاں ہوسٹل

میں۔۔۔۔۔۔

حرا بیگم اور باقی سب نے اس سے مشی کے بارے میں پوچھنے کی کوشش کی تو وہ ان سب کو ایسے دیکھتی کہ اب خاموش ہو جاتے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

شوخی کی جگہ اب سفاکت نے لے لی تھی اور شرارتیں اب سنجیدگی میں بدل چکی تھی

۔۔۔۔۔۔

چہرے کو کور کر لیتی اس لیے کہ کہ اس کے بہت دشمن تھے وہ نہی۔چاہتی تھی کہ اس کا چہرہ کوئی دیکھے پھر اس کی فیملی کو نشانہ بنائے۔۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ان دو ماہ میں وہ ایک بار ہی یہاں آئی تھی اپنی کسی گائک کے سلسلے میں اور رات رکی میرب کے کہنے پر جس نے منتیں کی تھی اس کی۔۔۔۔۔۔۔

پتا نہیں بغیر کچھ جانے ہم نے یہ سب کیسے کر دیا۔۔۔۔۔

حرا بیگم رونے لگی تھی تب حافظ صاحب نے آگے بڑھ کر انہیں تھاما تھا۔۔۔۔۔

وہ ابھی غصے میں ہے بیٹی تو ہماری ہے سنبھل جائے گی آپ پریشان نہیں ہو وہ انہیں خود سے لگا کر بولے تھے خود بھی تو ان کی آنکھیں نم تھی اپنی لاڈلیاں جو کھوئی تھی انہوں۔

نے لیکن انہیں یقین تھا جلد سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔۔۔۔۔

»»»»»»»»»»»»»»»»»»»»»»»» 💔 «««««««««««««««««««««

Present.... 😘

مرحا نے کھانا سائیڈ ٹیبل پر رکھا اور خود صوفے پر جا کر بیٹھ چکی تھی۔۔۔۔۔۔

شان جواب ٹھیک ہو چکا تھا بیڈ پر نیم دراز تھا اٹھ کر سیدھا ہو کر بیٹھا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

اور سامنے دیکھا جہاں وہ صوفے پر بیٹھی تھی۔۔۔۔۔۔۔

یہ کھانا کون کھلائے گا مجھے۔۔۔۔۔۔

شان آنکھوں۔میں محبت لیے بولا تھا۔۔۔۔۔۔۔

اب آپ ٹھیک ہے خود کھا لیجئے۔۔۔۔۔۔۔۔مرحا نے جھجھکتے ہوئے کہا تھا

۔۔۔۔۔۔۔۔

جب وہ بیمار تھا مرحا ہی اسے کھانا کھلاتی تھی اور وہ اسے ایسے نظروں کے حصار میں رکھتا جس سے مرحا نروس ہو جاتی تھی۔۔۔۔۔۔

تم کھانا کھلا رہی ہو کہ میں تمھیں کھاؤ۔۔۔۔۔۔۔۔

شان نے شرارت سے کہا تھا اور مرحا اس کے بے باک جملے پر خود میں سمٹی تھی

۔۔۔۔۔۔

۔ تبھی چلتی ہوئی اس تک آئی تھی۔۔۔۔۔۔

بہت بے شرم ہے آپ۔۔۔۔۔۔۔۔

مرحا اسے کھانا کھلاتے ہوئے بولی تھی

پتا ہے جانم اور ابھی تو بے شرمی کی ہی نہیں کوئی میں نے۔۔۔۔۔۔

شان مزید خود لہجے میں بولا تھا اور مرحا کا چہرہ شرم سے سرخ ہو یا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

اچھا ذرا رکے۔۔۔۔۔۔۔

مرحا نے ٹرے واپس رکھی۔۔۔۔۔۔۔

شان اس کی کاروائی دیکھ رہا تھا کہ کیا کرنے والی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مرحا اس سے دور جا کھڑی ہوئی دروازے کے بلکل پاس۔۔۔۔

اپ اول درجے کے بے شرم ہے سچی اور یہ کھانا اب آپ خود کھائے۔۔۔۔۔

مرحا کہہ کر خود بھاگ گئی اور دوسرے روم میں جا کر دروازہ لاک کیا۔۔۔۔۔۔۔

شرم سے چہرہ جھکا لیا۔۔۔۔۔۔

شان اس کی حرکت پر گہرا مسکرایا تھا۔۔۔۔۔۔۔

کچھ کرنا پڑے گا۔۔۔۔۔۔

وہ دوبارہ کھانا کھاتے سوچنے لگ تھا۔۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com

>>>

تبھی فوراً چلانا شروع کیا۔۔۔۔۔۔

بچاؤ بچاؤ ڈوب جاؤ گی میں۔۔۔۔۔۔۔۔

زویا چلا رہی تھی شہیر کو کچھ سمجھ میں نہ آیا یعنی زویا شاہ کو سوئمنگ نہیں آتی تھی

۔۔۔۔۔۔۔

اور یہ کیا کر دیا تھا اس نے اسے سوئمنگ نہیں آتی شہیر یک دم پریشان ہوا اور خود بھی

پانی میں چھلانگ لگا دی۔۔۔۔۔۔۔۔

اور زویا بڑی پھرتی سے پول سے باہر نکلی دوسری سائیڈ سے۔۔۔۔۔۔۔۔

شہیر بیچارہ کچھ سمجھ نہیں پا رہا تھا یعنی پھر اسے پھنسا گئی تھی۔۔۔۔۔۔۔اس کی جان

چچچچچچچچچچ۔۔۔۔۔۔۔۔۔

🤓S.k the intelligent....

مجھ سے الو بن گیا ہو وووو یہ کیا ہوا۔۔۔۔۔

اب کی زویا ہنسی تھی 😂😂😂

شہیر اس کی چالاکی کو دیکھ کر رہ گیا تھا۔۔۔۔۔

ہنسے سے اس کا ڈمپل نمایاں ہوا تھا اور شہیر تو اسی میں کھو گیا تھا۔۔۔۔۔

ہاتھ دو یار باہر نکالو مجھے یہاں سے جان۔۔۔۔۔۔

شہیر نے اس کی جانب ہاتھ بڑھایا تھا۔۔۔۔

اور تمھیں لگتا میں پاگل ہوں جو تمھیں ہاتھ دوں گی وہ باہر راستہ نکلو وہاں سے جان کے جانو۔۔۔۔۔

زویا کہتے ساتھ آگے بڑھی ہی تھی کہ شہیر نے اس کے پاؤں سے پکڑ کر اسے گرایا تھا

۔۔۔۔۔۔

گرنے کے بعد تو زویا کو کچھ سمجھ نہ آیا تھا۔۔۔۔۔۔

ہاں تو کیا کہہ رہی تھی جانو کی جان۔۔۔۔۔۔

۔شہیر اس کا نقاب اتارتا ہوا بولا اور جھک کر اس کے گال پر اپنے لب رکھ دیے تھے

۔۔۔۔۔۔۔۔

زویا کا چہرہ پل میں لال ہوا تھا۔۔۔۔۔

تبھی اس نے اپنا سر شہیر کے سینے سے ٹکا دیا اور شہیر نے بھی اس کے گرد بازو پھیلا دیے تھے۔۔۔۔۔

میرب ذیشان کے کپڑے نکال رہی تھی جب پیچھے سے ذیشان نے اس کی کمر کے گرد اپنے بازو لپیٹے اور اس کی کندھے پر اپنا سر رکھا تھا۔۔۔۔۔

میرب کا چہرہ پل میں سرخ ہوا تھا۔۔۔۔۔

ذیشان۔۔۔۔۔

میرب نے خجل سا ہو کر اسے پکارا تھا جو اس کے چہرے پر پیار کے رنگ دیکھ رہا تھا

۔۔۔۔

جی جاناں۔۔۔۔

ذیشان نے پیار سے کہہ کر اسے کے کندھے پر اپنے لب رکھے تھے۔۔۔۔

ہم کالج کب جائے گے۔۔۔۔۔

میرب نے اس کی گرفت سے نکلتے ہوئے کہا جو مشکل تھا بدلے میں ذیشان نے اپنی گرفت اور مضبوط کر لی تھی۔۔۔۔۔۔

جاناں جب میرا دل بھرے گا۔۔۔۔۔

ذیشان نے اس کا رخ اپنی جانب کر کے اس کے لال ہوتے رخسار پر اپنے ہونٹ رکھے تھے۔۔۔۔۔

میرب اس کی جسارت پر مزید سرخ ہوئی تھی۔۔۔۔۔

اور آپ کا دل کب بھرے گا۔۔۔۔۔

میرب نے آنکھیں اوپر کر کے معصومیت سے سوال کیا تھا۔۔۔۔۔۔

افففففف جاناں ایک تمھاری معصومیت۔۔۔۔۔۔۔۔

ذیشان نے جھک کر اس کی پیشانی پر اپنا لمس چھوڑا تھا۔۔۔۔۔۔

کبھی نہیں بھرے گا دل تو۔۔۔۔

ذیشان نے اسے خود سے کھاتے ہوئے کہا تھا اور اس کی بات پر میرب کے اندر ایک انجانی خوشی ہوئی تھی کتنا چاہتا تھا وہ اسے۔۔۔۔۔۔۔

اس کا مطلب میں کالج نہیں جاؤ گی۔۔۔۔۔۔

میرب اس سے الگ ہوتے بولی تھی۔۔۔۔۔۔۔

مطلب تو یہی ہے چھوڑو پڑھائی۔۔۔۔۔۔۔

ذیشان نے اسے تنگ کرنے کے لیے بولا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

ایسے کیسے مجھے جانا کالج۔۔۔۔۔

میرب انکھوں میں آنسو لاتی بولی تھی۔۔۔۔۔

ارے یار جاناں اج ہی جاؤ گی آپ کالج چلو آپ میرے کپڑے نکالو اور خود بھی تیار ہو جاؤ۔۔۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ذیشان نے اس کی آنکھوں۔میں آنسو دیکھے تو فوراً بولا تھا۔۔۔۔۔۔

اس کی بات پر میرب خوش ہو گئی تھی۔۔۔۔۔۔

ذیشان اس کے گال پر اپنا ہاتھ رکھتا روم سے باہر چلا گیا تو وہ بھی اپنے کام میں لگ گئی تھی

۔۔۔۔۔۔۔

»»»»»»»»»»»»»»»»»»»»»»» 🤗 🤗 «««««««««««««««««««««««««

ماہ نور یار چلو بھی۔۔۔۔۔۔۔

رفی چل تو رہے ہے اب کیا بھاگ لے۔۔۔۔۔۔

نور نے بھی تنگ کر جواب دیا تھا۔۔۔۔

ایک تو وہ اسے لے کر شوپنگ پر گیا تھا نور خوش تھی رفی اس کا بہت خیال رکھتا تھا پر وہاں جا کر کیا ہوا تھا۔۔۔۔۔

رفی نے پاس ہی ایک لڑکی کو دیکھا جو اپنی بیٹی کے ساتھ تھی لیکن جب اس کی بیٹی تھوڑی آگے ہوئی تو رفی کا دھیان اس لڑکی پر گیا تھا۔۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بس نور نے وہاں اسے دیکھ لیا۔۔۔۔۔۔

ادھر کیا دیکھ رہے ہے تبھی تنک کر بولی تھی۔۔۔۔۔

کیا دیکھ رہا ہوں میں یار۔۔۔۔۔

رفی نے نور کی جلن صاف محسوس کی تھی پھر تو بس اسے بہانہ مل چکا تھا نور کو جلانے کا

۔۔۔۔۔

بار بار وہ اس لڑکی کی طرف دیکھتا اور مسکرا جاتا تبھی نور غصے سے مال سے باہر نکل گئی اور

عارف بھی اس کے پیچھے ہی اگیا باہر نکلتے ہی نور آہستہ آہستہ چل رہی تھی جس پر رفی نے اسے بولا تو اب اس نے تنگ کر جواب دیا تھا۔۔۔۔۔۔

گاڑی میں بیٹھتے بھی اس کا موڈ خراب تھا۔۔۔۔۔

یار کیا ہو گیا ہے یوں کیوں موڈ آف کر رہی ہو۔۔۔۔۔۔۔

عارف نے شرارت سے کہا تھا۔۔۔۔

جیسے آپ کو تو فرصت مل گئی ہے میرے موڈ آف کو دیکھنے کی۔۔۔۔۔۔

نور نے تپ کر جواب دیا تھا۔۔۔۔۔

تمھیں ہی تو دیکھتا ہوں دن رات۔۔۔۔۔۔

دیکھیں غصہ نہ دلائے مجھے اور گاڑی بھائی کے گھر کی طرف کرے۔۔۔۔۔

اس کی بات سن کر عارف کے ماتھے پر بل آئے تھے

کس خوشی میں۔۔۔۔۔

مجھے بھائی کی یاد آ رہی ہے اور میں وہی دو چار دن وہی رہنا چاہتی ہوں۔۔۔۔۔

ایسا کچھ نہیں ہو گا اگر ملنا ہے تو ملو پر تم وہاں نہیں رہو گی۔۔۔۔۔

کیوں نہیں رہوں گی میں وہاں۔۔۔۔

نور کو اس کی بات غصہ دلا گئی تھی

کیوں کہ میرا دل نہیں لگتا تمھارے بغیر۔۔۔۔۔

عارف نے محبت سے کہا تھا نور نے چہرہ پھیر لیا تھا۔۔۔۔۔

دیکھوں نور یار اگر ناراض ہو رہی ہو تو ہو جاؤ میں پھر بھی اجازت نہیں دوں گا رہنا تمھیں میرے ساتھ ہی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ہاں اگر ملنا ہے تو بتا دوں ابھی کے چلتا ہوں۔۔۔۔۔

عارف نے اس کے بگڑے موڈ کو نظر انداز کر کے کہا تھا۔۔۔۔

لیکن نور نے کوئی جواب نہیں دیا۔۔۔۔۔

تمھیں تو میں گھر جا کر بتاتا ہوں ذرا۔۔۔۔۔

عارف شوخی سے بول کر دوبارہ ڈرائنگ کرنے لگا تھا۔۔۔

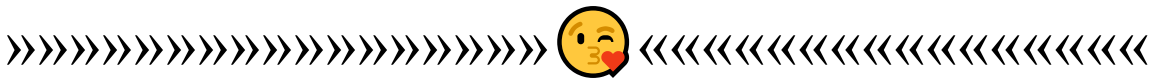

مما میری بات تو سنو۔۔۔۔۔۔

پلیز۔۔۔

پری روتے ہوئے بول رہی تھی حمزہ نے سیدھا اکر گھر دو چار اور لگا کر پری کی ماں کو بتایا تھا تبھی انہوں نے وہی سے پری کو گھر آنے کا بولا تھا ساتھ رومان بھی تھا۔۔۔۔

اور کیا سننا ہے پتہ کتنی باتیں کر کہ گے ہے کیا تم مجھے نہیں بتا سکتی تھی دشمن ہوں میں تمھاری میں خود ہی نکاح کروا دیتی اس کے ساتھ کتنے ارمان تھے میرے ایک تو بیٹی تھی میری لیکن تم نے سب کے سامنے مجھے ذلیل کر دیا پریشے۔۔۔۔۔۔

پری کی مما نے روتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔۔۔

واقع انہیں بہت باتیں سننے کو ملی تھی۔۔۔۔۔۔

اب اور اسی وقت تم میرے سامنے نکاح کرو گی تاکہ آس پڑوس کو پتا چلے کہ میری بیٹی نے میرے سامنے نکاح کیا ہے وہ سب جھوٹ ہے۔۔۔۔

پری کی مما نے اٹل لہجے میں کہا تھا۔۔۔۔۔۔

بٹ مما پریشے اور رومان نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا تھا۔۔۔۔۔

اب یہ کیا نئی مصبت تھی۔۔۔۔۔۔

کیا پر کیا اب بھی کوئی کسر رہ گئی ہے۔۔۔۔۔۔

جاؤ فیض جا کر قاضی کو لے کر آؤ اور تم سمینہ جا کر محلے کے عورتوں کو بلاؤ۔۔۔۔۔۔

مما پر ہمارا نکاح تو ہو چکا ہے پھر ان سب کی کیا ضرورت ہے۔۔۔۔۔۔۔

پری تو حواس بختہ ہوئی تھی اور یہی حال رومان کا بھی تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

ہو چکا ہے جو کارنامہ تم نے انجام دیا ہے سب کی باتیں سنی ہے میں نے کہ بیٹی کا باپ نہیں ہے تو کیسے کیسے کام کیے ہے۔۔۔۔۔

اب میں انہیں بتانا چاہیے ہوں کہ وہ لوگ اور حمزہ بکواس کر کہ گے ہے اسی میں عافیت ہے ورنہ تمھیں پتہ نہیں ہے معاشرہ وقتہ طور پر بھول جاتا ہے لیکن باتیں بہت کرتا ہے تمھارے ابو نے جو کیا وہ میں ابھی تک سن رہی ہوں۔۔۔۔۔

ذکیہ بیگم نے روتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔۔۔

اور پھر ناچار ایک غلطی کی وجہ سے تھوڑی دیر تک پریشے رومان ایک بندھن میں۔

بندھ چکے تھے۔۔۔۔۔

دونوں ہی اپنی جگہ کنفیوژ تھے اور پری تو غلطی بھی اپنی مانتی تھی۔۔۔۔۔

رومان کو پری کا کزن بتایا گیا تھا دور پرے کا اور شاید اس کے دوسرے ملک شفٹ ہونے کی وجہ سے جلد شادی کا بہانہ بنایا گیا تھا ویسے بھی انہیں کون سا اس شہیر میں رہنا تھا۔۔۔۔۔۔۔

پری اپنی مما سے مل کر گاڑی میں بیٹھ کر جا چکی تھی سب کچھ اتنی جلدی ہوا تھا کہ کچھ سوچنے سمجھنے کو وقت نہ ملا تھا۔۔۔۔۔۔

رومان۔۔۔۔۔

پریشے کی آواز پر ڈرائنگ کرتے رومان نے اسے دیکھا جا کی آنکھوں اور لہجے میں شرارت رہتی تھی آج شرمندگی تھی۔۔۔۔۔۔۔

لیکن وہ تو اسے خوش دیکھنا چاہتا تھا نجانے کس جزبے کی وجہ سے۔۔۔۔۔۔

میں تھوڑے دنوں تک آپ سے طلاق لے لوں گی اگر آپ چاہے تو ابھی دے دے

بس تھوڑا وقت اس لیے مانگ رہی ہو کے مما تھوڑا سٹیبل ہو جائے پھر میں خود آپ کی لائف سے چلی جاؤ گی اور پلیز ایم سوری میری ایک چھوٹی سی غلطی کی وجہ سے یہ سب ہوا۔۔۔۔۔۔

پری نے شرمندگی سے سر کو جھکا کر کہا تھا۔۔۔۔۔

رومی کو اس کی بات سے الگ سی تکلیف ہوئی تھی۔۔۔۔

ٹھیک ہے جیسا تم مناسب سمجھو۔۔۔۔۔

رومی نے ضبط سے کہا تھا۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اور پری کو شاید اس سے اس جواب کی توقع نہیں تھی تبھی سر اٹھا کر اسے دیکھا تھا

۔۔۔۔۔

جو سامنے دیکھتے ڈرائنگ کر رہا تھا۔۔۔۔۔

پری نے سر دوسری جانب کیا اور ونڈو کے باہر دیکھنے لگی۔۔۔۔۔۔

آنسو ٹوٹ کر اس کی گال پر بہا تھا۔۔۔۔۔۔

دونوں کے دل کی کیفیت عجیب تھی شاید دونوں ماننے سے انکاری تھے جو ان کا دل کہہ

رہا تھا۔۔۔۔۔

دونوں بد گمان ہو چکے تھے یا ناراض یا یہ قسمت کا کھیل تھا جو بہت جلد یا تو ان کو ملائے گا یا جدا کرے گا۔۔۔

پری اور رومان گھر پہنچ چکے تھے اور سب اس وقت ایک روم میں بیٹھے تھے جس پر ہمیشہ کی طرح ایک طرف سربراہی کرسی پر زویا بیٹھی تھی جبکہ دوسری طرف ایس۔کے بیٹھا ہوا تھا۔۔۔۔۔

پر اس وقت وہ کوئی قانون کا مسلہ یا دشمن کو لے کر نہیں بیٹھے تھے بلکہ اس وقت وہ سارے پری اور رومی کی اس سیچوئشن کے لیے بیٹھے تھے ان کے چہرے کے تاثرات نرم تھے۔۔۔۔

جبکہ پری اور رومی ایک دوسرے کو دیکھنے سے گریز کر رہے تھے لیکن اندر ہی اندر دونوں کے دلوں میں ایک دھڑکا تھا الگ ہونے کا جو وہ ماننے کو تیار نہ تھے۔۔۔۔۔

جبکہ باقی سب ان کی کفیت کو جانتے تھے لیکن یہ دونوں پاگل مانے تب نہ۔۔۔۔۔

ہاں تو تم دونوں ساتھ نہیں رہنا چاہے او کے سمپل کل ہی پری کا کسی اور سے نکاح کروا

دیتے ہے۔۔۔۔۔

زویا نے دونوں کی جانب باری باری دیکھتے ہوئے کہا شاید کچھ ڈھونڈنا چاہا جو مل بھی چکا تھا۔۔۔۔

پری اور رومی نے جھٹکے کی کفیت سے ایک دوسرے کو دیکھا تھا۔۔۔۔۔

دونوں یہ تو نہیں چاہتے تھے بے چینی ان کے چہروں پر صاف واضح تھی۔۔۔۔

باقی سب خاموش بیٹھے تھے۔۔۔۔

ہاں زویا ٹھیک کہہ رہی ہے ویسے بھی ایک انچاہے بندھن میں بندھ کر تم دونوں خود کو تکلیف دو گے۔۔۔۔

ایس۔کے نے بھی زویا کی بات سے متفق ہوتے کہا تھا۔۔۔۔

اور سب نے ہاں میں سر ہلایا گویا پری اور رومی کے ساتھ سب تھے۔۔۔

پری اپنے لب کاٹ کے رہ گئی اس نے خود کہا تھا الگ ہونے کا پھر کیوں وہ بے چین تھی ویسے بھی رومی تو اسے تنگ کرتا ہے نہ پھر کیوں اس سے دور جانا اچھا محسوس نہیں ہو رہا تھا۔۔۔۔۔

نہیں جب اس نے بھی علیدہ ہونے کا فیصلہ کر لیا تھا جب اسے کوئی فکر نہیں ہے جب وہ مجھے اپنی لائف میں نہیں چاہتا پھر میں زبردستی نہیں جا سکتی اس کی زندگی میں۔۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے آپی آپ کو ہمیشہ میں نے آپی مانا ہے آپ جو کہے مناسب ہے میں تیار ہوں ۔۔۔۔۔۔

پری کی طرح رومان کی بھی کچھ یہی کفیت تھی وہ پری سے دور نہیں جانا چاہتا تھا پر اگر پری جانا چاہتی ہے تو اس کی لائف ٹھیک ہے۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اوکے۔۔۔

I have no issue ....

رومی نے بھی جیسے دکھی دل سے اجازت دے دی ضبط سے اس کی آنکھیں سرخ ہونے کو تھی لیکن۔وہ کسی پر ظاہر نہیں کر رہا تھا۔۔۔۔

آپ لوگ جائے پھر تیاری کرے لڑکا بھی آتا ہو گا۔۔۔۔

زویا نے سب کو دیکھتے کہا تھا سب لوگ اٹھ گے تھے۔۔۔۔۔

پری کی آنکھ میں آنسو آیا جیسے اس نے سب سے چھپ کر صاف کیا لیکن نور کی نظروں سے بچ نہ سکا تھا۔۔۔۔

سب لوگ چلے گے تھے تب زیب کو کچھ یاد آیا تو وہ زویا کے پاس رک گیا تھا۔۔۔

Mam can I ask you some questions if you don't mind...

زیب نے ہچکچاتے ہوئے پوچھا تھا۔۔۔

---Yes sure zaib

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

زویا نے مسکرا کر اس کا حوصلہ بڑھایا تھا۔۔۔

زویا وہ مشی کے ساتھ کیا ہوا تھا دیکھے برا نہیں مانے میں آپ کا دکھ سمجھ سکتا ہوں لیکن میں جاننا چاہتا ہوں پتہ نہیں کیوں پر مجھے اپنی جانب کھینچتی ہے وہ کون ہے مجھ سے اس کا درد دیکھا نہیں جاتا۔۔۔۔

زیب نے زویا کی آنکھوں میں پل میں غصہ سفاکت اور درد دیکھا تھا۔۔۔

زویا نے آنکھیں بند کر کے کھولی تھی۔۔۔

اور مشی والا حصہ زیب کو بتا دیا اپنی بات نکال کے۔۔۔۔۔

بتاتے ہوئے اس کی آنکھیں آنسو ضبط کرنے کے چکر میں لال ہو چکی تھی۔۔۔۔۔

گرے آنکھوں میں سرخی اس کی آنکھوں کو مزید سحر انگیز بنا رہی تھی۔۔۔۔۔

میم اگر آپ برا نہ مانے تو کیا میں مشی کے ساتھ رہ سکتا ہوں میرا مطلب ملنے جا سکتا ہوں۔۔۔۔میں اسے ہرٹ نہیں کروں گا پلیز۔۔۔۔۔

زیب کے لہجے میں التجا دیکھ کر زویا نے کچھ سوچتے ہوئے ہاں میں گردن ہلا دی اور زیب خوش ہوتا ہوا وہاں سے چلا گیا تھا۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

زویا کی آنکھیں ضبط سے لال ہوئی تھی وہ روم میں آئی جہاں ایس۔کے پہلے سے ہی بیڈ پر نیم دراز تھا۔۔۔۔

زویا صوفے پر جانے لگی تھی جب ایس کے نے اسے پکارا۔۔۔

تمھیں نہیں لگتا جان اب تمھیں میرے پاس لیٹنا چاہیے اکر۔۔۔۔۔

ایس۔کے نے ایک ابرو آچکا کر پوچھا تھا۔۔۔۔

زویا جانتی تھی اگر وہ اس کے پاس گئی تو شہیر اس کی آنکھوں سے اسے پڑھ لے گا اور شاید ایک ڈر تھا اس کے اندر اگر وہ اسے کھول کر بیان ہو گی تو کہی پھر سے اس کے ساتھ ہی۔۔۔۔۔

اس سوچ کے آتے ہی وہ صوفے کی طرف گئی تھی لیکن اب شہیر اس سے یوں سوال کر کہ اسے مشکل میں ڈال رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔

زویا نے آنکھیں اٹھا کر شہیر کو دیکھا تھا اور شہیر تو اس کی لال ہوتی آنکھیں دیکھ کر حیران رہ گیا تھا وہ آنکھیں تھی خوبصورت پر تھی تکلیف میں۔۔۔۔۔

ہزاروں ان پر قتل ہوئے۔۔۔۔۔۔۔😘

خدا کے بندے سمبھال آنکھیں۔۔۔۔۔۔😍❤️

شہیر کو ایک درد سا محسوس ہوا تھا وہ چلتا ہوا صوفے کے پاس گیا اور زویا کو وہاں سے بیڈ تک لایا تھا۔۔۔۔

کیا ہوا میری جان کو بتاؤ یہ آنکھوں کو کیا حال کیا ہے کچھ ہوا ہے ابھی تک تو تم ٹھیک تھی نہ جان۔۔۔۔

شہیر نے انتہائی فکر مندی سے کہا جیسے بچوں کو ٹریٹ کیا جاتا ہے۔۔۔۔۔۔

زویا اس کی فکر پر جی جان سے مسکرائی تھی۔۔۔۔

نواب اتار کر سائیڈ پر رکھا تھا۔۔۔۔

میں ٹھیک ہوں جانو۔۔۔۔۔

زویا نے مسکرا کر کہا تھا۔۔۔

تم چھپالو جانتی ہو نہ تمھاری نس نس سے واقف ہوں میں خون طرح دوڑتی ہوں تم میرے اندر اگر تم ابھی نہیں بتانا چاہتی تو ٹھیک ہے جان لیکن یاد رکھنا تمھارا ہر درد مجھ سے ہو کر گزرے گا۔۔۔۔۔

شہیر نے انتہائی محبت سے کہتے اس کے سر اپنے لب رکھے تھے۔۔۔۔

ہاں بس تمھیں رومانس سوجھ جائے۔۔۔۔

زویا نے اس کا موڈ ٹھیک کرنے کو بولا تھا۔۔۔۔۔

ہاں تو اپنی بیوی سے کر رہا ہوں مسلہ نہیں ہونا چاہیے۔۔۔۔۔

شہیر نے کہتے ہی زویا کی کمر پر ہاتھ ڈال کر اسے خود سے قریب کیا۔۔۔

دونوں کی دھڑکنیں یک دم تیز ہوئی تھی۔۔۔

شہیر نے جھکتے ہوئے اس کی لبوں پر اپنے ہونٹ رکھ دیے۔۔۔۔۔۔۔

زویا نے ساتھ ہی مزاحمت کی تھی جس کی وجہ سے شہیر نے اس کی کمر پر اپنے ہاتھ مضبوط کیے تھے۔۔۔۔

آخر اپنی من مانی کر تا وہ زویا سے دور ہوتا غصے اور شرم سے لال ہوتے اس کے گلابی گالوں پر جھکا تھا اور شدت سے اس پر اپنے لب رکھے تھے۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

زویا نے تڑپ کر اسے خود سے دور کیا تھا۔۔۔۔۔

ورلڈ بیسٹ بے شرم ہو تم۔۔۔۔۔

زویا نے اپنے سانس درست کرتے ہوئے اسے ایک نیا خطاب دیا تھا۔۔۔۔۔

اور تمھیں میری بے شرمی سہنی پڑے گی جان۔۔۔۔

ڈھٹائی سے آگے سے جواب دیا گیا تھا۔۔۔۔۔

پری کا کل نکاح ہے اس لیے سب تیاری کر لو ویسے بھی پری جب چاہتی ہے تو ٹھیک ہے

۔۔۔۔

زویا نے اپنی شرم کو بھلانے کے لیے بات بدل تھی اور وہ اس کی چالاکی پر مسکرا کر رہ گیا

تھا۔۔۔۔

اور دروازے میں کھڑا رومی جو ابھی ابھی زویا سے بات کرنے آیا تھا وہی سے پلٹ گیا

تھا۔۔۔۔۔

ویسے بھی پری یہی چاہتی ہے۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

زویا کے الفاظ سے اسے درد ہو رہا تھا۔۔۔۔

نہیں وہ جو مرضی کرے یہ شادی زبردستی ہوئی ہے وہ مجھ تھوڑی محبت کرتی ہے۔۔۔۔

ہاں اور میں۔۔۔میں بھی نہیں کرتا اس سے محبت پھر میری بلا سے جو مرضی کرے

اچھا ہو رہا ہے۔۔۔۔

زونی نے خود کو سنبھالتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔۔

»»»

کیا تھا کہہ ہی سکتا تھا نہ کہ بیوی ہے میری ایسے کیسے کسی اور سے نکاح لیکن۔اسے کیا مجھ سے وہ کیوں روکے گا مجھے۔۔۔۔

نہ چاہتے ہوئے بھی پری کے آنکھ سے آنسو گرا تھا۔۔۔

کب سے وہ بے چین دل کے ساتھ خود کو سمجھا رہی تھی لیکن بے چینی کم ہی نہیں ہو رہی تھی۔۔۔۔

تبھی نور کمرے میں آئی تھی۔۔۔۔

پری نے جلدی سے آنسو صاف کیے تھے۔۔۔

پری کیا تم خوش ہو۔۔۔

نور نے پری کے چہرے پر کچھ تلاشتے ہوئے کہا تھا جہاں درد کو چھپانے کی کوشش کی گئی تھی۔۔۔

ہاں میں ٹھیک ہوں مجھے کیا ہونا ہے۔۔۔۔

پری نے خود کو ریلکس کرتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

کیا واقعی۔۔۔۔۔

نور نے اچنبھے سے اسے دیکھا تھا۔۔۔

ہاں میں ٹھیک ہوں اور اگر تمھارا اشارہ یہ شادی ہے تو میں خوش ہوں ویسے بھی شادی سے پہلے رومی سے طلاق لے کر مجھے معاذ کے ساتھ باندھ دیا جائے گا۔۔۔۔جو زویا کی پسند ہے اور یقیناً اچھا ہے

پری نے مشکل سے اپنی بات پوری کی تھی۔۔۔۔

ٹھیک ہے پھر چلو آگے ہے تمھارے معاذ۔۔۔۔

نور نے طنزاً کہا تھا پری اگنور کرتی خود کو کمپوز کرتی باہر چلی گئی تھی۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

_____ 😘😘 _____

یہ اچھا نہیں ہو رہا رفی نے بھی کچھ نہیں بولا دیکھ رہے ہے دونوں دکھ میں ہے صاف نظر آرہا ہے کہ نہیں رہ سکتے دونوں ایک دوسرے کے بغیر پھر بھی۔۔۔۔۔

نور نے غصے سے سوچتے ہوئے کہا ساتھ رفی کو بھی گھسیٹ لائی تھی۔۔۔۔

پھر اپنا سر جھٹکتی وہ بھی پری کے پیچھے باہر چلی آئی۔۔۔۔۔۔

لیکن۔یہ کیا باہر کا تو منظر ہی بدلہ ہوا تھا۔۔۔۔

پری جیسے ہی روم سے باہر نکلی وہ زویا سے کچھ کہنے کے لیے آگے بڑھی لیکن پاؤں بری طرح کسی چیز سے ٹکرایا اور وہ بری طرح لڑکھڑا کر ابھی زمین بوس ہوتی کہ کسی کے مضبوط بازوں نے اسے تھام لیا۔۔۔۔

باقی سب بھی معاذ کا ویلکم کرنے اس سے ملنے روم سے باہر آئے رومی بھی بے دلی سے باہر آیا تھا۔۔۔

لیکن۔سامنے کا منظر اسے اشتعال دلا گیا تھا۔۔۔

کیوں کہ پری میڈم آنکھیں بند کیے معاذ کے بازوں میں تھی۔۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اور یہ دیکھتے ہی رومی کو غصہ آیا تھا پہلے ہی زویا نے کہا تھا پری بھی یہ چاہتی ہے اس بات پر وہ غصہ تھا اوپر سے اس کی بیوی کے ساتھ کوئی اس طرح کھڑا تھا۔۔۔

اس نے غصے سے آگے کو قدم بڑھائے تھے اور پری جو آنکھیں۔بند کیے ہوئے تھی خود کو محفوظ پا کر آہستہ سے آنکھیں کھولیں اور سامنے اجنبی شخص کو دیکھ کر حیران ہو شرمندہ ہوئی تھی۔۔۔

جبکہ معاذ کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ تھی جو جلتی پر تیل کا کام کر گئی تھی اور رومی

کو مزید غصہ دلا گئی تھی

رومی آگے بڑھتا ہوا ان تک پہنچا تھا۔۔۔۔۔

اور غصے سے ایک نظر مسکراتے ہوئے معاذ پر ڈالی اور پری کو اس سے الگ کیا تھا۔۔۔۔

اپنی کفیت سے وہ خود بھی انجان تھا۔۔۔۔۔

اس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتا کہ معاذ بول پڑا تھا۔۔۔

Let me guess I think you are romi.. right

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Services

معاذ نے مسکراتے ہوئے کہا تھا

زویا میم نے مجھے سب کے بارے میں بتایا تھا تم پری کے اچھے دوست ہو کیا تم رومی ہی ہو نہ۔۔۔۔۔

معاذ نے بتا کر اس سے سوال کیا تھا۔۔۔۔

ہمممم رومی نے صرف اتنا کہا تھا با مشکل اپنا غصہ ضبط کیا۔۔۔۔۔

زویا نے آگے بڑھ کر معاذ اور پری کو ساتھ لیا اور باہر لان کی طرف نکل گئی اور باقی بھی

پیچھے ہی آ گے تھے۔۔۔۔۔

کل ہی تو نکاح ہے۔۔۔۔

جی زویا۔۔۔۔

معاذ نے کہا تھا سب نے ایک نظر رومی جو دیکھا تھا۔۔۔۔

اتنی جلدی تیاری۔۔۔۔

رومان نے پہلو بدلتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

پری نے امید بھری نظروں سے اسے دیکھا تھا۔۔۔۔۔

کوئی بات نہیں رومی تیاری دیکھ لے گے ہم بلکہ ہو چکی ہے تقریباً۔۔۔۔۔۔

عارف نے کہا تھا۔۔۔۔۔

نور نے کن انکھیوں سے عارف کو دیکھا تھا۔۔۔۔۔

پری کا چہرہ ایک دم سے بجھا تھا۔۔۔۔ پھر ادھر ادھر کی باتیں کر کہ وہ لوگ اٹھ گے

جبکہ ہر بات پر رومی اور پریشے پہلو بدل رہے تھے۔۔۔۔۔۔

Hello miss how are you ?? And what are you doing here is everything ok ???

میرب گراؤنڈ میں کھڑی تھی آج اس کا پہلا دن تھا یہاں تھوڑی گھبراہٹ بھی ہو رہی تھی جب اچانک ایک لڑکے نے اسے مخاطب کیا تھا۔۔۔۔

ج۔۔جی۔۔۔۔

میرب نے اٹکتے ہوئے جواب دیا تھا۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیا آپ کو کوئی مدد چاہیے میرے خیال سے آپ نیو ہے ادھر۔۔۔۔۔

لڑکے نے عجیب نظروں سے میرب کا سر تا پا جائزہ لے کر کہا تھا۔۔۔۔۔۔

نہیں۔۔۔۔

یک لفظی جواب دے کر وہ گزرنے لگی تھی جب اس لڑکے نے میرب کا ہاتھ پکڑا تھا

۔۔۔۔۔۔

ابھی وہ کچھ کہتا کہ اس کے منہ پر زوردار گھنسہ پڑا تھا۔۔۔۔۔۔۔

اور مارنے والے کو دیکھ کر میرب کو حالت خراب ہوئی تھی جو آنکھوں میں غصہ لیے اب لڑکے کو مار رہا تھا۔۔۔۔

ذیشان ہٹ جائے پلیز نہ کرے یہاں یہ سب۔۔۔۔

میرب نے ڈرتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

تبھی پاس سے سٹوڈنٹ نے اکر ذیشان کو اس لڑکے سے الگ کیا تھا اور یہ سب دیکھتے کچھ ٹیچر بھی وہی جمع ہو گے تھے۔۔۔۔۔

جبکہ پرنسپل ذیشان کے ساتھ ہی یہاں سے گزر رہا تھا ذیشان میرب کو چھوڑ کہ جب آفس آیا تو اس کے پاپا نے ڈونیشن کا کہا تھا جس کے لیے وہ واپس آیا تھا اور اس کی نظر میرو پر پڑی اس کے تو تن بدن میں آگ سی لگ گئی تھی۔۔۔۔۔۔

سب لڑکیاں بھی وہاں جمع ہو گئی تھی اور ذیشان کی پرسنلٹی کو سراہ رہی تھی جبکہ وہ ان سب کو اگنور کرتا میرو تک گیا اور اس کا ہاتھ تھاما تھا۔۔۔۔۔

یہ میری ذیشان آفندی کی وائف ہے اگر یہاں اس کے ساتھ کچھ ہوا تو آپ جانتے ہی ہے کہ میں کیا کرو گا آپ کے انسٹیٹیوٹ کا حال۔۔۔۔۔

ذیشان نے انتہائی سرد لہجے میں کہا پرنسپل بھی جانتا تھا کہ پھر تو سمجھو بند ہی گیا اس کا انسٹیٹوٹ۔۔۔۔

ذیشان کسی کی پرواہ کیے بغیر اس کا ہاتھ تھامتا ہوا باہر لے آیا اور وہ بھی کسی گڑیا کی طرح اس کے ساتھ چل رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔

اسے ذیشان سے بھی خوف محسوس ہو رہا تھا جس کا غصہ آج پھر شادی کے پہلی ملاقات والا ہو گیا تھا۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

زیب مشی کے روم میں تھا اور اس کی آنکھوں سے مشی سہم سی گئی تھی۔۔۔۔

وہ جو کرنے جا رہا تھا اگر کچھ الٹا ہو گیا تو کبھی نہ خود کو معاف کر پاتا نہ ہی زویا نے اسے کرنا تھا۔۔۔۔۔

زیب نے دروازہ لگایا۔۔۔۔

اور آہستہ آہستہ مشی کی جانب بڑھنے لگا تھا۔۔۔۔۔

مشی سہم کر پیچھے ہو رہی تھی تبھی زیب نے ایک جست میں اسے پکڑا اور صوفے پر

پھینکا تھا۔۔۔۔۔

مشی کو گھبراہٹ سے چلانا شروع کیا تھا وہ ڈر رہی تھی اور کافی حد تک زیب اسے ڈرا چکا تھا۔۔۔

زیب اس پر جھکا ہوا تھا۔۔۔۔۔

جب مشی نے اور زور سے چیخنا شروع کیا۔۔۔۔

اور ساتھ ہی اپنی گردن ناں میں ہلائی جبکہ زیب پتھر دل کرتا تھوڑا اور پاس آیا تھا

۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

زویا بچاؤ۔۔۔۔آہہہہہہ۔۔۔۔۔۔۔۔

ایک زوردار چیخ سے مشی بے ہوش ہو چکی تھی جبکہ زیب کو الگ فکر تھی اس نے جلدی سے مشی کو سیدھا کیا اور بیڈ پر لٹا دیا پتا نہیں یہ چھوٹی سی لڑکی کیسے اس کے حواس پر قابض گئی تھی۔۔۔۔

ہاں وہ زویا کو پسند کرتا تھا لیکن اس لڑکی نے اسے سب کچھ بلا دیا تھا اور زیب نے کافی ریسرچ کر کہ جو حاصل کیا تھا اس پر ڈرتے ہوئے عمل کر لیا جس کا نتیجہ اب بتا نہیں کیا

نکلنا تھا۔۔۔۔۔

_____»»»»»»»»»»»»»»»»»»»»😍😍«««««««««««««««««_____

آخر نکاح کا دن بھی آ گیا جب جب پری معاذ کے پاس ہوتی رومی کا دماغ گھوم جاتا لیکن۔

وہ یہ ماننے سے انکاری تھا کہ وہ محبت کرتا ہے پری سے۔۔۔۔۔

تھوڑی دیر تک ان کا نکاح تھا اور رومی ضبط کی آخری حد پر تھا۔۔۔ جیسے مانو دنیا ہی نہیں ہو گی اگر پری نہ ملی تو۔۔۔۔۔۔

اور یہی حال پری کا تھا ہر چیز سے دل اُچاٹ ہو چکا تھا لیکن ماننے کو وہ بھی تیار نہیں تھی

۔۔۔۔۔۔

ماننا پڑے گا جان اکڑ دونوں میں ہی برابر ہے بلکل تم جیسے ہے۔۔۔۔

شہیر نے زویا کو چھیڑتے ہوئے کہا جو آج بہت ہی خوبصورت لگ رہی تھی۔۔۔۔۔

کیا مطلب۔۔۔۔۔زویا نے ابرو آچکا کر پوچھا تھا

مطلب جیسے تم میرے پاس نہیں آتی ضدی ہو بلکل ویسے ہی وہ ہے

ہائے ئے ئے ئے ئے۔۔۔۔

شہیر نے دل کے مقام پر ہاتھ رکھ کر کہا تھا

بے شرم ہی ہو تم۔۔۔۔۔۔

زویا نے ادھر ادھر دیکھ کر کہا تھا تبھی شہیر نے جھک کر اس کی کان کی لو کو اپنے ہونٹوں سے چھوا تھا۔۔۔۔۔۔

زویا سٹپٹا کر اس سے دور ہوئی تھی۔۔۔۔۔

ابھی تو بے شرمی کی نہیں ہے۔۔۔۔

شہیر اس کی حالت سے محضوظ ہوتا بولا تھا۔۔۔

بد تمیز نہ ہو تو ذرا جو کسی کا خیال کر لو۔۔۔۔۔

زویا نے تپ کر کہا تھا

تمھارا اور خود کا کر رہا ہوں کافی ہے۔۔۔۔۔

شہیر کہتا ہوا عارف کی طرف چلا گیا جہاں وہ اسے بلا رہا تھا شان کے ساتھ۔۔۔۔۔

_____ 🥰🥰 _____

اچانک ہی وہ اندر کی جانب کینچھی تھی۔۔۔۔

اس سے پہلے کہ وہ شور کرتی اس پر ہونٹ رکھ کر کوئی اس کی سانسوں کو قید کر چکا تھا

۔۔۔۔۔

وہ بری طرح سٹپاٹئ تھی۔۔۔۔۔

اور مزاحمت شروع لیکن مقابل کی گرفت اور شدت بڑھی تھی۔۔۔۔۔۔

جب اس کا سانس اسے سینے میں اٹکتا ہوا محسوس ہوا تو مقابل نے رحم کھاتے ہوئے

اسے چھوڑا تھا۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ لمبے لمبے سانس لیتی جب اپنا سرخ چہرہ اوپر کیا تو اسے دیکھا تھا جو بڑے محویت سے

اسے تک رہا تھا

آپ۔۔۔۔۔۔

مرحانے شان کی جانب دیکھتے پوچھا تھا۔۔۔۔۔

ہاں تو تمھیں کیا لگتا ہے میرے علاوہ کوئی تمھیں چھو سکتا ہے جاناں۔۔۔۔۔

شان نے اس کا نچلا ہونٹ سہلاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔۔

مرحا کی جی جان سے کانپی تھی۔۔

آج تو جاناں نے بہکا دیا ہے مجھے۔۔۔۔۔

شان نے گھمبیر لہجے میں کہا تھا جس سے مرحا کو اپنی جان جاتی محسوس ہوئی تھی۔۔۔۔

تبھی مرحا نے شان کو دھکا دیا اور بھاگتی ہوئی باہر چلی گئی اور پیچھے سے شان معنی خیزی سے مسکرایا تھا۔۔۔۔

_____ ❤️😍🥰 _____ ❤️❤️😍 _____

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

رومی نکاح بس شروع ہونے والا ہے میرے خیال میں اب تم بھی پری کو طلاق دے دو

۔۔۔۔

زویا نے رومی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔۔

جس پر جیسے پورا گھر گر چکا ہوں۔۔۔۔۔

اس نے آخری بار پری کی طرف دیکھا تھا جو سر نیچے کیے بیٹھی تھی۔۔۔۔۔آنکھوں میں آنسو تھے جو سر نیچا ہونے کی وجہ سے نظر نہیں آرہے تھے۔۔۔۔۔

رومی کی بھی آنکھیں لال تھی۔۔۔

جی رومی اور آپ کا بہت شکریہ جو پری جی کو چھوڑ رہے ہے میرے لیے مجھے خوشی ہے پری جی میری شریک حیات بنے گی۔۔۔۔۔

معاذ نے پری کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا تھا اور رومی تو بس اسے پری کا ہاتھ پکڑتے ہوئے دیکھتے ہی غصے سے پاگل ہوا تھا۔۔۔۔

You shut up .... She is my wife ...

دور رہوں اس سے وہ تقریباً دھاڑا تھا اور وہاں موجود سب نے اس کی حالت کو انجوائے کیا تھا اور معاذ بیچارے کو اتنی سردی میں بھی پسینہ آیا تھا۔۔۔۔۔

یہ کہا پھنسا دیا زویا نے۔۔۔۔۔

معاذ نے دل میں سوچا تھا۔۔۔۔۔

کوئی طلاق نہیں دے رہا میں اسے دفع ہو جاؤ کہی نہیں جائے گی وہ تمھارے ساتھ سمجھے بیوی ہے وہ میری۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اور محبت کرتا ہوں میں اس سے۔۔۔۔

رومی نے انتہائی غصے سے کہا تھا۔۔۔۔۔

سب اسے شاک سے دیکھ رہے تھے جو آج گرج رہا تھا۔۔۔

پری کی اپنی حالت خراب ہو چکی تھی۔۔۔

رومی آگے بڑھتا ہوا پری تک آیا تھا۔۔۔۔۔

اور تم تم یہاں منہ بند کر کے بیٹھی ہو بول نہیں سکتی کچھ جب ہاتھ پکڑ رہا تھا تمھارا اب بھی میرے نکاح میں ہو ویسے تو تمھاری زبان بہت چلتی ہے تمھیں۔اب میں بتاتا ہوں۔۔۔۔۔

رومی نے پری کا ہاتھ پکڑا اور اسے اپنے ساتھ گھر سے باہر لے گیا جبکہ عارف نے روکنا چاہا تو شہیر نے اسے منع کر دیا تھا۔۔۔۔

اس کے جاتے ہی پورے گھر میں سب کا قہقہہ گونجا تھا۔۔۔۔۔۔۔

ویل دن معاذ۔۔۔۔

زویا نے مسکراتے ہوئے معاذ سے کہا تھا جس نے سر خم کر کہ گویا تعریف وصول کی تھی۔۔۔۔

آج تو واقعی کوئی اور رومی لگا تھا سب کو شرارتیں کرنے وال آج کس قدر سنجیدہ تھا۔

ذیشان۔۔۔۔۔۔۔۔

میرب نے ڈرتے ہوئے اسے پکارا تھا جو اس وقت انتہائی غصے میں تھا۔۔۔۔

ذیشان می۔میری بات سنے نہ۔۔۔۔

میرو نے پھر سے اسے پکارا تھا جو چہرہ سڑک پر جمائے ڈرائیو کر رہا تھا۔۔۔

ذیشان نے آنکھیں گھما کر اسے دیکھا تھا۔۔۔۔

ذیشان آپ کو ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا مجھے پتہ ہے میں بیوی ہوں آپ کی سب کو بتانے کی کیا ضرورت تھی اور اوپر سے آپ نے کتنا ہنگامہ کیا وہاں پہلے ہی دن۔۔۔۔۔۔

میرو نے ہمت کر کہ بولنا شروع کیا تھا اسے وہاں ہوا ہنگامہ زرا پسند نہیں آیا تھا۔۔۔

ذیشان کے ماتھے پر بل پڑے تھے اس کی بات پر پہلے ہی غصے میں تھا جبڑے مزید بینچ لیے تھے۔۔۔۔

تو تمھارا کیا خیال ہے مجھے کیا کرنا چاہے تھا۔۔۔۔

ذیشان نے نروٹھے لہجے میں کہا تھا۔۔۔

وہ آپ بات کر کہ بھی تو حل کر سکتے تھے نہ۔۔۔۔۔۔

میرو نے پھر ڈرتے ہو کہا تھا۔۔۔۔

ہمم وہ انسان میری بیوی کا ہاتھ پکڑ رہا ہے اور تم کہہ رہی ہو میں اس سے بات کرتا اور وہ بیچارہ ہے واہ۔۔۔۔۔

ذیشان نے دبے دبے غصے سے طنزیہ کہا تھا۔۔۔۔۔

جس سے میرو کی آنکھوں میں آنسو آ گے اور وہ اپنا رخ موڑ گئی۔۔۔۔۔

لیکن اس بار ذیشان نے بھی اسے چپ نہیں کروایا تھا وہ بھی ویسے ہی گاڑی چلاتا رہا

۔۔۔۔۔۔۔۔

روتے ہوئے ہی میرو سو چکی تھی اسے نہیں پتا تھا گاڑی کہا جا رہی ہے۔۔۔۔۔۔۔

ذیشان نے اس سوئی ہوئی اپنی جان کو دیکھا تھا تو چہرے پر بے ساختہ مسکراہٹ آ گئی۔۔۔۔۔۔

تیکھی مرچی کو میرے علاوہ سارے بیچارے لگتے ہے۔۔۔۔۔

ذیشان نے جھک کر اس کے ماتھے پر لب رکھے تھے۔۔۔۔۔

اپنی منزل پر پہنچ کر وہ باہر آیا اور ساتھ ہی دوسری طرف اکر میرب کو اپنی باہوں میں اٹھا کر اندر کی جانب چلا گیا تھا۔۔۔۔۔۔

اندر کا تو سماں ہی الگ تھا۔۔۔۔۔

وہ باہر سے عام گھروں جیسا تھا بڑا سا بنگلا جبکہ اندر سے۔۔۔۔۔۔ہر چیز شیشے کی تھی

۔۔۔۔۔

گلاس وال کو دھکیلتا وہ اندر داخل ہوا جہاں سامنے ہی زمین پر سرخ گلاب بچے ہوئے تھے۔۔۔دوسری سائیڈ پر ایک چھوٹا سا واٹر فال تھا۔۔۔اور نیچے ایک گول چھوٹا سا تلاب واٹر فال کی پانی تلاب میں گر رہا تھا۔۔۔۔۔۔

دوسری سائڈ پر دو روم تھے۔۔۔۔۔

اور سامنے ہی ایک الگ سائڈ پر ایک سوئمنگ پول تھا جس کے سائیڈ پر بھی پھول بکھرے ہوئے تھے۔۔۔۔۔۔

غرض سب بہت خوبصورت لگ رہا تھا۔۔۔۔۔

وہ میرو کو لے کر ایک کمرے میں گیا جس کا سماں باہر سے بھی زیادہ خوبصورت تھا

۔۔۔۔۔

اس نے میرو کو بیڈ پر لٹا دیا اور خود جا کر صوفے پر بیٹھ کر اس کے اٹھنے کا انتظار کرنے لگا تھا۔۔۔۔۔

_____ 🥳🥳 _____

رومی واپس آؤ۔۔۔۔۔

زویا نے رومی کو فون کیا تھا۔۔۔انہیں ایک ضروری کام تھا۔۔۔۔۔۔۔

میم کل کا دن خاص ہے اور آج کا بھی میں اور پری کل ہی آئے گے۔۔۔۔۔۔

رومی نے کہہ کر زویا کے بولنے کا انتظار کیا تھا۔۔۔

اوکے کل ٹائم پر آنا۔۔۔۔۔

زویا نے کہتے ہی فون رکھ دیا تھا۔۔۔۔۔

ہاں جی تو مسز پریشے رومان۔۔۔۔۔بتائیں گی ذرا کچھ یوں خاموشی سے کسی اور سے جڑنے جا رہی تھی کیا میں اتنا برا ہوں۔۔۔۔۔

رومی نے پری کو دیکھتے ہوئے کہا تھا جو ایک روم میں ایک صوفے پر بیٹھی تھی صوفہ تھوڑا بڑا تھا مشکل سے ہی دو افراد آجاتے۔۔۔۔۔

اور پری یہاں جب سے آئی تھی یہی سوچ رہی تھی کہ اس کمرے کا بیڈ کہا پر ہے کیوں کہ وہاں بیڈ نہیں تھا۔۔۔۔۔۔

تم نے۔۔۔ب۔۔ بھی۔۔۔ت۔تو کچھ۔۔۔۔ نہیں کہا۔۔۔۔۔

پری نے اسے اپنے پاس بیٹھتے دیکھا تو زبان لڑکھڑا گئی تھی۔۔۔۔۔۔

رومی اس کی لڑکھڑاہٹ سمجھتا محضوظ ہوا تھا۔۔۔۔

یعنی کہ تم میرے بولنے کا انتظار کر رہی تھی۔۔۔۔۔

ہمممم تو پریشے ادھر دیکھو۔۔۔۔۔۔

رومی نے اس سجی سنوری پریشے کو کہا تھا جو آج اس کا دل دھڑکا رہی تھی۔۔۔۔اور خود پر بندھ باندھ کر بیٹھا تھا۔۔۔۔۔۔۔

پریشے نے بامشکل نظریں اٹھا کر اس کی طرف دیکھا جس کی آنکھوں۔میں محبت کا ایک جہاں آباد تھا۔۔۔۔۔

میری دھڑکن سانس روح میں بسی ہو تم میں محبت کرتا ہوں تم سے پری بہت زیادہ میں ساتھ چاہتا ہوں تمھارا میری زندگی میں کیا تم دوں گی۔۔۔۔۔۔

رومی نے مان بھری نظروں سے اسے دیکھ کر کہا تھا اور پری اندر تک سرشاری ہوئی تھی اس کی بات سن کر جہاں اس کے چہرے پر محبت ہی محبت تھی۔۔۔اور وہ خود بھی تو اسے چاہتی تھی پھر کیوں ہاں نہ کرتی تبھی اپنا سر اس کے سینے سے ٹکا لیا تھا۔۔۔۔۔

اور رومی نے بھی اسے اپنی باہوں کے حصار میں کیا تھا۔۔۔۔۔۔۔

رومی کو لگ رہا تھا کہ اب پری اپنی محبت کا اظہار کرے گی لیکن اس کی بات سن کر رومی اپنی مسکراہٹ دبا گیا۔۔۔۔

رومی یہاں بیڈ کیوں نہیں ہے ہم کہاں سوئے گے۔۔۔۔۔

پری نے معصومیت کے سارے ریکارڈ توڑتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

کس نے کہا ہم سوئے گے۔۔۔۔

رومی نے معنی خیزی سے کہا تو پری نے اس سے دور کرنا چاہا۔۔۔۔

لیکن رومی نے اسے مزید خود میں سمیٹا تھا۔۔۔

پری ڈارلنگ یہ دیکھو۔ہم اس پر سوئے گے۔۔۔۔۔

رومی نے صوفے کی طرف دیکھ کر کہا تھا۔۔۔۔۔۔

جہاں اگر کوئی لیٹتا اور دوسرا انسان تو آدھا نیچے ہی ہوتا۔۔۔۔

پری نے نا سمجھی سے رومی کو دیکھا تھا لیکن اس کے اگلے عمل سے وہ سرخ ہو چکی تھی

جہاں رومی خود لیٹ کر کھینچ کر پری کو اپنے اوپر لٹا چکا تھا۔۔۔۔۔

مجھے بیڈ پہ سونا ہے۔۔۔۔

پری رومی کی نظروں سے خائف ہوتے ہوئے بولی تھی۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اچھا چلو ٹھیک ہے رومی نے اس کی گال پر اپنے لب رکھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

اور اسے باہوں میں بھر کر دوسرے کمرے میں کے آیا جہاں ضرورت کی ہر شے

موجود تھی۔۔۔۔۔

اسے بیڈ پر لٹا کر خود بھی دوسری سائیڈ پر لیٹ چکا تھا۔۔۔۔۔۔

لمپ آف کرتا ہوا وہ پری کو کھینچ کر اپنی باہوں میں لایا۔۔۔۔۔

رومی مجھے سونا ہے۔۔۔۔

پری نے اپنی خشک ہوتے ہونٹوں پر زبان پھیر کر کہا تھا۔۔۔۔

جبکہ رومی اپنا چہرہ پری کی گردن میں دیے بیٹھا تھا اور پری اس کا لمس اپنی گردن پر محسوس کرتی خود میں سمٹی تھی۔۔۔۔

رومی پری کے اوپر جھکتا اس کے لبوں پر اپنے لب رکھ چکا تھا۔۔۔۔نرمی سے وہ اس کی سانسوں کو اپنے اندر منتقلی کر رہا تھا۔۔۔۔

پری نے مزاحمت کے طور پر اس کے بازو پر مکے برسانے شروع کیے تھے تو وہ تھوڑی دیر تک پری سے دور ہوا تھا۔۔۔۔۔۔۔

لیکن پھر وہ پری کی گردن پر جھکا تھا۔۔۔۔

چاندی رات میں دو پیار کرنے والے مل چکے تھے لیکن انہیں علم نہیں تھا کہ انہیں شاید زندگی کہ کسی موڑ پر الگ ہونا پڑے۔۔۔۔۔

_____ 😍😍 _____

شہیر۔۔۔۔۔

زویا نے محبت سے اسے بلایا تھا اور وہ جی جان سے اس کے اس طرح بولنے پر حاضر ہوا تھا۔۔۔۔۔

دونوں سوئمنگ پول میں پیر ڈالے بیٹھے تھے زویا کا سر شہیر کے کندھے پر تھا۔۔۔۔

جی شہیر کی جان۔۔۔۔

شہیر نے بھی محبت سے اسے کہا تھا۔۔۔۔۔

کیا ہوا تھا آپ کے ساتھ جو آپ اتنی سفاکیت سے لوگوں کو مارتے ہے مانتی ہوں وہ لوگ اچھے انسان نہیں۔ ہوتے پھر بھی۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

زویا نے اس کی جانب دیکھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔۔

اور تم کیوں ایسی ہو۔۔۔۔۔

شہیر نے گویا سوال کے بدلے سوال کر ڈالا تھا۔۔۔۔

زویا نے ایک لمبا سانس کھینچا تھا وہ فیصلہ کر چکی تھی وہ شہیر کو سب بتا دے گی پھر چاہے جو ہو پرواہ نہیں۔۔۔۔۔۔۔

اور ایسا ہی ہوا زویا نے سب کچھ شہیر کو بتا دیا تھا آنسو ٹوٹ کر اس کی آنکھوں سے نکلے

تھے جیسے شہیر نے نیچے گرنے سے پہلے اپنی پوروں پر سمیٹا تھا۔۔۔

ادھر دیکھوں جان میں کبھی تمھیں نہیں چھوڑوں گا تم چاہوں گی نہ تب بھی نہیں۔

۔۔۔۔۔

شہیر نے اس کے سر پر اپنے لب رکھ کر اسے مان بخشا تھا۔۔۔۔۔۔۔

زویا میں چھوٹا سا تھا جب میرے والدین کی ڈیتھ ہو گئی بس بہن ہی تھی ایک حالات خراب تھے لیکن پھر سہی بھی ہو گے بہن نے مجھے بھی سنبھالا اور خود کو بھی

۔۔۔۔۔۔۔۔ہم لوگ ہنسی خوشی رہ رہے تھے۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

پھر وہ دن میری زندگی میں آیا میری زندگی کا سب سے بھیانک دن۔۔۔۔۔

میں روم میں تھا۔۔۔

جب میرا دوست گھر آیا آپی کچن میں کام کر رہی تھی اس نے آپی کو دیکھا تھا کچن میرے روم سے تھوڑا فاصلے پر تھا میرے رومی کی کھڑکی سے ہم کچن کا جائزہ لے سکتے تھے۔۔۔۔۔۔۔

وہ شروع سے دوست تھا مجھ نہیں پتہ تھا وہ اس طرح کرے گا میرے ساتھ۔۔۔

میری دنیا برباد کرے گا۔۔۔پہلے وہ میرے روم میں آیا باہر سے روم لاک کر دیا

۔۔۔۔۔

یہ سب بتاتے ہوئے شہیر کے چہرے پر ایک کرب تھا اور نیلی آنکھیں سرخ ہو گئی تھی

وہ ضبط کے آخری مراحل میں تھا۔۔۔۔۔۔

وہ آپی کے پاس گیا ان سے زبردستی کی میں نے شور سن کر کھڑکی سے دیکھا تھا۔۔۔۔۔

میں باہر بھاگا لیکن قسمت دروازہ بند تھا میں واپس کھڑکی کے پاس آیا بہت چیخا چلایا

میری آپی مدد مانگتی رہی لیکن میں اتنا بے بس تھا کہ مدد بھی نہ کر سکا ان کی حالت مجھ

سے دیکھی نہیں جاتی۔۔ تھی وہ انسان بھیڑیا تھا جو اپنی ہوس پوری کر رہا تھا۔۔۔۔

میں نے دروازہ توڑنے کو کوشش کی اور کرتا رہا۔۔۔۔

آخر وہ ٹوٹ گیا لیکن تب جب میرا سب کچھ لٹ گیا کیری بہن مجھے چھوڑ کر چلی گئی اور

وہ شخص بھی چلا گیا۔۔۔۔۔۔۔

میں بہت رویا تڑپا۔۔۔پھر ایک دن مجھے بڑے ایک آفیسر ملے۔۔۔انہوں نے مجھے اگر

کیا ایجنٹ کا اور کہا ایسے تم اپنا بدلا لے سکتے ہو اس لیے میں نے یہ جوئن کیا لیکن الگ

طریقے سے۔۔۔۔۔۔

میں پہلے ہی گینگ کے طور پر سامنے آیا۔۔۔ مضبوط آدمی اکھٹا کیے اور ٹیم بنائی لیکن اب یہاں مسلہ ہے کہ کوئی وہاں ہماری انفارمیشن دے رہا ہے جو بھی آسیا کرتا تھا میں نے سب کو موت دی۔۔۔ لیکن یہ شخص کافی تیز ہے۔۔۔۔۔۔

اس لیے مجھے ادھر آنا پڑا۔۔۔ لیکن میری بیوی کم چالاک نہیں۔ ہے آخر اس نے ڈھونڈ ہی لیا آخر بس کل کا انتظار ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

یہ سب اس لیے بتایا کہ پتا نہیں کل کے بعد ہم لوگ ہو نہ ہو۔۔۔۔۔۔

شہیر نے آخر میں اسے غم سے باہر نکالنے کے لیے ہلکے پھلکے انداز میں کہا تھا۔۔۔۔

وہ رویا نہیں تھا لیکن زویا کو اندازہ تھا کتنا ضبط کیے بیٹھا ہے اگر وہ اس کا پورا ساتھ دے رہا تھا تو وہ بھی ضرور دے گی۔۔۔۔۔

زویا تمھیں پتا ہے وہ دوست کون تھا۔۔۔

شہیر نے عام سے لہجے میں کہا تھا۔۔۔ زویا نے ناسمجھی سے اسے دیکھا تھا۔۔۔۔۔

چما جو اس وقت ہمارا دشمن ہے اور کل اس کی موت ہے۔۔۔۔۔۔۔

شہیر نے سرسری لہجے میں۔کہا تھا۔۔۔۔۔

زویا نے شہیر کا چہرہ تھاما تھا۔۔۔تم مجھے اپنے ہر قدم میں اپنے ساتھ پاؤ گے ہمیشہ۔۔۔۔۔

زویا نے کہتے ہوئے اپنے ہونٹ شہیر کی پیشانی پر رکھے تھے۔۔۔۔۔

اور وہ آنکھیں بند کیے سکون سے اسے محسوس کر رہا تھا۔۔۔۔۔

مشی کو ہوش آیا تھا اس کا سر گھومتا ہوا محسوس ہوا تھا۔۔۔۔۔اس نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن پر بیڈ پر ہی بیٹھ گئی تھی۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کل رات کا منظر کسی فلم کی طرح اس کی ذہن کی سکرین پر چل رہا تھا۔۔۔اسے اپنی بے بسی پر رونا آیا تھا اور وہ رونے لگی تھی بے آواز۔۔۔۔۔

اچانک اس کی نظر صوفے پر پڑی تھی جہاں زیب سویا تھا۔۔۔۔۔ مشی نے ہمت جمع کر کہ پاس پڑا الارم کلاک اٹھا لیا تھا اور اس کی جانب قدم بڑھائے تھے لیکن اس کے ساتھ ہی وہ پھر سر کو پکڑے بیڈ پر بیٹھ گئی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

لیکن ہمت کرتی اٹھی اور زیب کی جانب قدم بڑھائے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ساتھ ہی وہ اس کو غور سے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

اچانک اس کے پاس پہنچ کر اس نے اپنا ہاتھ ہوا میں بلند کیا لیکن اس سے پہلے کہ وہ مارتی زیب نے اچانک آنکھیں کھولیں تھی جس سے مشی ڈر کر فورا پیچھے کو ہوئی تھی اور ساتھ ہی ہڑبڑا کر زیب کے اوپر آ گری۔۔۔۔۔

الارم زمین پر گر چکا تھا۔۔۔۔

مشی کے چہرے پر رونے سے لکیریں بن چکی تھی جہاں اب ہلکی شرمندگی بھی تھی ۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تم نے میرے ساتھ کل رات۔۔۔۔۔

مشی نے یہ کہہ کر بات اُدھوری چھوڑ دی تھی۔۔۔

آنکھوں سے۔آنسوں جاری تھے۔۔۔۔

تبھی زیب اس کی جانب دیکھ رہا تھا چہرے پر سکون کے علاوہ کوئی تاثر نہ تھا۔۔۔۔

تم ٹھیک ہو۔۔۔۔۔

زیب نے سوال کیا تو مشی نے روتے ہوئے سر اوپر کو اٹھایا تھا جیسے کہہ رہی ہو اس

سوال کا جواز کیا بنتا ہے اب۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

زیب اس کی امیدوں کا مطلب سمجھتا اس سے الگ ہوا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

اور بیڈ کی جانب قدم بڑھائے جہاں سے مطلوبہ چیز کا کر مشی کو تھما دی۔۔۔۔

مشی نے سمجھی سے زیبی اور پھر ہاتھ میں پکڑی چیز کو دیکھا تھا۔۔۔۔۔

دیکھوں اسے۔۔۔۔

زیب نے کہا تو مشی ویڈو دیکھنے لگ گئی تھی۔۔۔۔۔

جہاں وہ زیب کو گلے لگائے ہوئے ہے اور کل رات کی ویڈو تھی۔۔۔۔۔۔۔

اس دن کی وڈیو بھی زیب نے گھر میں لگے کیمرے سے حاصل کی تھی۔۔۔۔

زیب نے چیزیں سمٹے ہوئے اسے کہا تھا۔۔۔۔

تم پاک تھی اور اب بھی ہو۔۔۔۔۔

زیب نے بس اتنا کہا اور جانے لگا تھا جب مشی نے اسے پکارا تھا۔۔۔۔

تم نے یہ سب۔۔۔

میرا مطلب کیوں کیسے پتہ۔۔۔۔۔۔

مشی کو سمجھ نہیں ارہا تھا وہ کیا کہے تبھی اٹکتے ہوئے لہجے میں شرمندہ ہو کر کہا تھا

۔۔۔۔۔

مجھے یہ سب زویا نے بتایا ہے اور رہا سوال کیوں کیا تو جن سے محبت ہو ان کو تکلیف میں نہیں دیکھا جا سکتا۔۔۔۔۔ورنہ خود کو درد ہوتا ہے۔۔۔۔۔

زیب کہہ کر پلٹا تھا کہ مشی نے پھر روک لیا۔۔۔۔

تمھیں۔کوئی فرق۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نہیں مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا کیوں کہ تمھارے ساتھ کچھ نہیں ہوا اور اگر ایسا کچھ ہوا ہوتا تو اس میں تمھاری غلطی نہیں تھی۔۔۔۔۔

زیب نے اس کی بات کاٹ کر کہا تھا۔۔۔۔۔۔

اوکے اب میں چلتا ہوا کام ہے مجھے۔۔۔۔۔

محبت کرتے ہوتے تو یوں چھوڑ کہ نہ جا رہے ہوتے باقی سب کی طرح ہی ہو تم بھی مجھ بد کردار سمجھتے ہو۔۔۔۔

مشی نے روتے ہوتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

زیب نے تڑپ کر فوراً اس کی جانب قدم بڑھائے تھے۔۔۔۔

شادی جلد کروں گا زویا کو بتا کر اور میرے لیے تم سے پاک اس دنیا میں کوئی نہیں ہے مشی۔۔۔۔

اب زیادہ سوال نہیں۔زویا تم سے خود مل لے گی تب تک تم آرام کرو جلد لوٹوں گا ۔۔۔۔۔

زیب اس کی گال پر اپنا ہاتھ رکھتا ہوا بولا تھا۔۔۔۔

اور ساتھ ہی اس کی آنکھوں میں مچلتے سوال کا جواب بھی دے ڈالا تھا کہ زویا بھی مل لے گی۔۔۔۔۔۔

اور وہاں سے چلا گیا مشی کو کتنے سوالوں کے درمیان چھوڑ کر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

بہت سی الجھیں بڑھا کر۔۔۔۔

لیکن کیا پتا یہ الجھیں الجھنیں تھی یا نہیں۔۔۔۔۔

یہ کہاں لے کر جا رہے ہو مجھے اس طرح۔۔۔۔

مرحا نے پٹی پر ہاتھ لگاتے ہوئے کہا تھا جو شان نے تھوڑی دیر پہلے اس کی آنکھوں۔پر باندھی تھی اور اب بغیر بتائے نجانے اسے کہاں لے کر جا رہا تھا۔۔۔۔۔

کب سے بول رہی ہو جانم بہ بھی کر جاؤ۔۔۔۔۔

شان نے اس کی جانب دیکھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

لیکن۔ایسے کیسے بت۔۔۔۔۔۔

ابھی وہ کچھ بولتی کہ شان نے اس کے گال پر اپنے لب رکھے تھے اور شدت سے چھو کر اسے پیچھے ہوا تھا

۔۔۔

اگر تم اب بولی نہ جانم تو پھر میں خود اچھے سے تمھیں چپ کرواؤ گا۔۔۔۔۔۔

شان نے گویا دھمکی دی تھی۔۔۔۔

تو مرحا نے خفگی سے چہرہ موڑ لیا اور شان کی مسکراہٹ گہری ہوئی تھی۔۔۔۔

جانم کیوں تنگ کرتی ہو اپنے معصوم شوہر کو زرا صبر کر لو نہ لو دیکھو ہم پہنچ گے

۔۔۔۔۔۔

شان نے اسے پیار سے کہا تھا اور گاڑی روک دی۔۔۔۔

آپ پاگل ہے میں میں کیسے دیکھو۔کہ ہم پہنچ گے۔۔۔۔۔

مرحا نے۔۔۔۔ خفگی سے کہا تھا۔۔۔۔۔

تو شان مسکرا اٹھا تھا۔۔۔۔۔

یار میری آنکھوں سے دیکھ لو۔۔۔سب کچھ تمھارا ہی ہے۔۔۔۔۔

شان نے جھک کر کہا اور ساتھ ہی اس کی کان کی لو کو اپنے ہونٹوں سے چوما تھا۔۔۔۔۔

جس سے مرحا سرخ ہوئی تھی۔۔۔۔۔۔

وہ اس کے چہرے کو اپنے دل میں اتارتا باہر آیا اور اسے بھی باہر لے آیا۔۔۔۔۔

پھر تھوڑی دیر بعد مرحا کی پٹی کھولی تھی سامنے اپنی فیملی کو دیکھ کر مرحا کی خوشی کا تو کوئی ٹھکانہ نہ تھا۔۔۔۔۔۔

بیٹا شان نے ہمیں سب بتایا تم خوش ہو یہی بہت ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مرحا نے پاپا نے کہا تھا۔۔۔تو مرحا مسکرا اٹھی تھی۔۔۔۔۔

تھینکس بڈی۔۔۔۔

شان نے جھک کر صارم کو کہا تھا۔۔۔۔

مینشن ناٹ۔۔۔۔

صارم نے ایک ادا سے کہا تو شان کا قہقہہ گونجا سب نے شان کی جانب دیکھا تو وہ خجل ہوا تھا پھر اس ہی کھل کر مسکرا اٹھے۔۔۔۔۔

پاپا مجھے مرحا سے بات کرنی ہے پھر جانا ہے مجھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

شان نے زید صاحب سے جازت کی تھی۔۔۔۔۔۔۔

تو انہوں نے مرحا کو اس کے ساتھ بھیج دیا تھا۔۔۔۔۔

شکریہ۔۔۔

مرحا نے محبت سے کہا تھا۔۔۔۔۔

تم خوش ہو جانم بس اور کہا چاہیے۔۔۔۔۔

شان نے اس کے ماتھے پر لب رکھ کر کہا تھا۔۔۔۔۔

شکریہ میرے پاپا کو عزت دینے کے لیے۔۔۔۔

مرحا نے محبت سے اس کے سینے پر اپنا سر رکھ کر کہا تھا۔۔۔۔۔۔۔

انہوں۔۔نے بھی تو بیٹے کا مان دیا ہے۔۔۔۔

شان نے بھی اس کے گرد گھیرا تنگ کرتے کہا تھا۔۔۔۔

مرحا کو واقعی خوشی تھی شان کا یو پاپا کہنا اور عزت دینا۔۔۔۔۔

اچھا اب مجھے جانا ہے جلد لوٹوں گا تم اپنا خیال رکھنا جانم میرے۔۔۔۔۔

شان نے اس کے گال پر اپنے لب رکھ کر کہا تو مرحا بلش کر گئی تھی۔۔۔۔۔

شان نے اس کے چہرے پر یہ رنگ فرصت سے دیکھے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔

مگر آپ کہا۔۔۔۔۔

ابھی وہ کچھ کہتی کہ شان نے اس کے لبوں پر اپنے لب رکھ کر اسے خاموش کروا دیا

۔۔۔۔۔۔

پر شدت لمس کے بعد وہ اس سے الگ ہوا تھا جس کے چہرے پر کئی رنگ بکھیرے تھے

۔۔۔۔

جانم سوال نہیں۔بس اپنا خیال رکھنا جلد لوٹوں گا۔۔۔۔۔

شان کہہ کر چلا گیا جبکہ مرحا اس کا لمس محسوس کرتی اسے جاتا ہوا دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

_____ 😻😻😻 _____

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جاناں اٹھ جاؤ میری تیکھی مرچی۔۔۔۔

ذیشان نے اسے اٹھاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

میرب کو اٹھا کر وہ باہر گیا تھا لیکن اس کے آنے تک وہ سو رہی تھی۔۔۔۔۔

اوکے فائن۔۔۔۔

جب وہ نہیں اٹھی تو ذیشان نے جھک کر اس کے ماتھے پر اپنے لب رکھے تھے اور باری باری اس کے چہرے کا ہر نقوش اپنے لبوں سے چھوا تھا۔۔۔۔۔۔

تبھی میرب ہڑبڑا کر اٹھی تھی اور سامنے ذیشان کو دیکھ کر بولی تھی۔۔۔۔۔

تھوڑا اور سونے دے پلیز۔۔۔۔

میرب نے آنکھوں میں نیند لیے کہا۔تھا۔۔۔

لیکن ذیشان نے اسے اٹھایا اور اب واشروم کی جانب کیا تھا۔۔۔۔۔

بس بہت ہو گیا جاناں آپ اک یہاں گھومنے آئے ہے آپ سو رہی ہے۔۔۔۔چلے فریش ہو جائے۔۔۔۔۔

ذیشان نے اسے کہا تو۔۔۔۔

تو میرو برا منہ بنا کر واشروم میں گھس گئ۔۔۔۔

اور ذیشان اس کا صوفے پر انتظار کرنے لگا۔۔۔۔

اور یہ انتظار انتظار ہی رہا آخر آدھا گھنٹہ گزر گیا لیکن۔میرو باہر نہیں۔آئی۔۔۔۔

اب ذیشان کو فکر ستانے لگی تھی۔۔۔۔

تھک ہار کر اس نے واشروم کا دروازہ بجایا تو اندر سے کوئی نہ بولا۔۔۔۔

کہی اسے بخار تو نہیں تھا۔۔۔میں دھیان ہی نہیں دیا۔۔۔۔

ذیشان نے فکر مندی سے کہااور پھر واشروم کا دروازہ کھول دیا۔۔۔

لیکن سامنے کا منظر دیکھ کر اس کا منہ پورا کھل گیا تھا۔۔۔۔۔۔

میرب میڈم دیوار کے ساتھ لگی سو رہی تھی۔۔۔۔

ذیشان نے حیرت سے اسے دیکھا تھا کوئی بندہ اتنا سوتا ہے بھلا۔۔۔

پھر آگے بڑھ کر اس نے شاور ان کیا تو پانی پڑنے پر میروہڑ بڑا کر اٹھی۔۔۔

لیکن سامنے ذیشان کو دیکھ کر نظریں چرا گئی۔۔۔

سوری۔۔۔۔

میروں نے آہستہ آواز میں کہا تھا۔۔۔ذیشان بامشکل سن پایا۔۔۔۔۔۔۔

تبھی ذیشان کا قہقہہ گونجا تو میرو نے اسے دیکھا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

چلو اٹھو ابھی جاناں ڈرامہ ہو تم۔۔۔۔

پھر اسے کپڑے پکڑا کر چینج کرنے کو بولا تھا۔۔۔۔

لیکن یہ پینٹ شرٹ کیسے۔۔۔۔

ضد نہیں کرو بہت لیٹ ہو گے ہے گھومنے جائے گے تو لے لینا یہاں تمھارا کوئی ڈریس نہیں ہے۔۔۔۔

ذیشان نے پیار سے کہا تو وہ مان گئی تھی۔۔۔۔۔

تھوڑی دیر بعد وہ باہر آئی تو تقریباً سے دور ذیشان کے کپڑے اسے پورے اگے تھے 😂😂۔۔۔۔۔

ذیشان نے اس کا گہری نظروں سے مکمل جائزہ لیا تھا۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جاناں کیوٹ لگ رہی ہو۔۔۔۔۔

ذیشان نے اس کے گرد اپنا حصار کرتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔۔

تو میرب خود میں سمٹی تھی۔۔۔۔

جاناں گھومنے نہیں جاتے۔۔۔۔۔۔۔

ذیشان نے اس کے گال پر اپنے لب رکھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔۔

ذی۔۔شان۔۔۔۔۔۔

میرب نے اٹکتے ہوئے کہا تھا

۔۔

جی جاناں۔۔۔۔

ذیشان نے اس کی گردن میں منہ چھپایا تھا۔۔۔۔

مجھے گھومنے جانا ہے اور تیار بھی ہونا ہے۔۔۔۔

ہمممم او کے رات کو بات کرے گے۔۔۔تب تک گھوم لیتے ہے۔۔۔۔۔

ذیشان نے معنی خیزی سے کہا تو میرو مزید سرخ ہوئی تھی۔۔۔۔۔۔

ذیشان اسے چھوڑتا واپس صوفے پر بیٹھ گیا۔۔۔۔

تھوڑی دیر تک میرو تیار تھی اور اسے لے کر باہر آیا

۔۔۔۔لیکن باہر کا منظر دیکھ کر مرحا کو حیرانی ہوئی تھی۔۔۔ تبھی کہہ اٹھی کہ پہلے یہ گھوم لیتے ہے۔۔۔۔

لیکن ذیشان کی بات پر میر وایک بار پھر بلج کر گئی تھی۔۔۔۔

جاناں کہانہ رات کو بات کرے گے ابھی چلو۔۔۔۔۔

ذیشان سر گوشی کرتا اسے اپنے ساتھ لے گیا تھا

اندر داخل ہوتے ہی انہیں یہ تو اندازہ ہو چکا تھا کہ دشمن بھی اپنی پوری تاک لگا کر بیٹھا ہوا ہے لہذا انہیں جو بھی قدم اٹھانا تھا وہ سوچ سمجھ کر اٹھانا تھا۔۔۔۔

ان کی ذرا سی کی گئی غلطی انہیں بہت بڑے نقصان سے دوچار کر سکتی تھی۔۔۔۔۔

لیکن وہ اپنے ملک کے لیے کچھ بھی کر سکتے تھے کچھ بھی۔۔۔اس لیے تو اتنا رسکی پلین بنایا تھا انہوں نے۔۔۔۔۔۔

پر دیکھنا یہ تھا کہ وہ کامیاب ہوتے ہیں کہ نہیں کیونکہ جتنا رسکی پلین تھا اگر ایک بھی چوک ہوتی تو دشمن انہیں گولیوں سے بھوننے میں دیر نہ لگاتا۔۔۔۔۔۔

اتنی لمبی راہداری تھی جس کے دونوں طرف آدمی اسلحے سے لیس کھڑے تھے۔۔۔

اور سامنے ایک روم تھا شاید اس میں ہی ان کے دشمن چھپے ہو سکتے تھے۔۔۔۔۔

اس روم کے دائیں جانب ایک چھوٹی سی راہداری تھی اور پھر کمرے ایک ساتھ تین

بنے ہوئے تھے۔۔۔۔۔

جس پر آدمی تین ہی پہرہ دے رہے تھے۔۔۔

ایک گہرا سانس لے کر وہ لوگ اندر داخل ہوئے۔۔۔۔

اور ان آدمیوں کے سامنے کھڑے ہو گئے تھے۔۔۔۔

آدمی ان کو یوں دیکھ کر چونکے کہ ان کا خیال تھا وہ بھرپور فائرنگ یا کچھ بھی ایسا کریں گے لیکن وہ تو سیدھا یہیں چلے آئے تھے۔۔۔۔۔

ان میں سے ایک آدمی چلتا ہوا ان تک آیا تھا۔۔۔آنکھوں میں سوال لیے۔۔۔۔

جمشید ڈان سے کہو ٹیم زی۔کے (zee-k) آئی ہے ملنے۔۔۔۔

زویا نے اس آدمی کی طرف دیکھتے سپاٹ لہجے میں کہا تھا۔۔۔۔

وہ آدمی پلٹا اور ایک اور آدمی کو ان پر نظر رکھنے کا اشارہ کرتا سامنے موجود روم میں گیا۔۔۔۔۔

چند پل بعد ہی وہ باہر آیا تھا۔۔۔۔

باس کہہ رہے ہیں صرف زویا ہی ان سے مل سکتی ہے اب تم میں سے زویا کون ہے۔۔۔۔

آدمی نے پری۔۔ماہ نور۔۔۔اور زویا کو دیکھتے کہا تھا۔۔۔۔۔۔

میں ہوں۔۔۔

نقاب لگی گرے آنکھوں نے اپنی وحشت چھپاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔۔۔

اپنے باس سے کہوا گر وہ مجھ اکیلی سے ملنا چاہتے ہیں تو میں بھی صرف ان سے ملوں گی۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

زویا نے سامنے دروازے پر نظریں مرکوز کر کے کہا تھا۔۔۔۔۔۔۔

بدلے میں وہ انسان چونکا ضرور تھا۔۔کہ ان کا باس خطرناک تھا اور یہ لڑکی اس سے اکیلے میں ملنے کا کہہ رہی ہے۔۔۔

اپنا سر جھٹکتا وہ واپس چلا گیا۔۔۔۔

یہ کیا کہہ رہی ہو تم۔۔۔۔

اس کے جاتے ہی شہیر نے آہستہ مگر غصے سے زویا سے پوچھا تھا۔۔۔

وہاں اکیلی نہیں جاؤ گی میں بھی جاؤ نگا۔۔۔وہ خطرناک ہے کچھ بھی ہو سکتا ہے۔۔۔۔

نو کچھ نہیں ہو گا اور اگر تم میرے ساتھ جاؤ گے تو پیچھے سے ہمارا مین کام کون کرے گا۔۔۔۔

تم یہیں رکو گے ہاں چما کو مارنے کا حق تمہارا ہے اسے بھی پتہ چلے ایس۔کے کی دہشت کا اور قانون کا جو جرم کر کے سکون سے بیٹھا ہے۔۔۔۔

چما کے نام پر ایس۔کے کی رگیں فوراً تنی تھیں۔۔۔۔

او کے پر میرے پاس تم صحیح سلامت واپس آنی چاہیئے ہو ورنہ یہاں کچھ نہیں چھوڑوں گا میں۔۔۔۔

سامنے سے آتے آدمی کو دیکھ کر شہیر پھر خاموش ہوا تھا۔۔۔۔۔

چلیں میرے ساتھ۔۔۔۔

اس آدمی نے کہا تو زویا اس کے ساتھ ہو لی پتہ نہیں اب کون سا طوفان ان کی زندگی میں آنا باقی تھا۔۔۔۔۔

»»»»»»»

آؤ آؤ مس بیوٹی بہت سنا ہے تمہارے بارے میں لیکن یہ آنکھیں تمہاری افففف واللہ واقعی قاتل ہیں۔۔۔۔

زویا کے آتے ہی ڈان نے خباثت سے اس کا جائزہ لگاتے کہا تھا۔۔۔۔۔۔۔

زویا نے ادھر ادھر نظریں مرکوز کی تھی۔۔۔تو سامنے ہی اسے وہ انسان کھڑا نظر آیا تھا جس کی وہ یہاں شاید ہی توقع بالکل نہیں کر رہی تھی۔۔۔۔۔

آنکھوں میں پہلے حیرت اور پھر غصہ در آیا تھا تو مطلب ان کا شک صحیح ثابت ہوا تھا۔

کیا ہوا ہونے والی بیوی مجھے دیکھ کر حیران ہو۔۔۔۔

حنان نے اسے دیکھتے کہا تھا چہرے پر شاطر مسکراہٹ تھی۔۔۔۔۔۔

جی بالکل بھی نہیں مرنے والے دولہا صاحب۔۔۔

زویا نے آرام سے کہا تھا اور صوفے پر بیٹھ گئی تھی اور وہ دونوں اس کے اس اطمینان پر چونکے تھے۔۔۔۔۔

پر ہاں افسوس ہے اس بات پر کہ سر نے تمہیں اپنے بیٹوں جیسا رکھا اور جسے انہوں نے

میرے لیے چنا اس نے ہی انہیں دھوکا دیا۔۔۔۔۔

زویا نے افسوس سے دائیں بائیں گردن ہلا کر کہا تھا۔۔۔۔

اووووو تو مس زویا افسوس تو اب تمہیں بھی ہو گا یہاں آنے پر۔۔۔۔

حنان جو زویا کو جلانا چاہتا تھا لیکن اس کا یوں سکون دیکھ کر خود جل چکا تھا۔۔ہر بار وہ سر جبران کے پاس رہ کر ان کی انفارمیشن دشمنوں کو دیتا جس سے اسے وہ لوگ اچھا خاصا پیسہ دیتے اور وہ اسے اپنے بزنس میں لگا دیتا اس کا بزنس بڑھتا گیا لیکن اس کے اندر کا لالچی انسان نہ مر سکا۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حنان نے فوراً گن نکالتے اس کا رخ زویا کی طرف کیا تھا۔۔۔۔۔

بس بہت ہو گیا بہت نقصان کیا ہے تم نے ہمارا ہر ہو بہت خوبصورت دل تو بہت کچھ کہہ رہا ہے لیکن تمہیں یوں زندہ نہیں چھوڑ سکتا۔۔۔۔۔

حنان نے خباثت سے کہتے گن زویا کی طرف ہی رکھی تھی۔۔۔۔

اوئے یہ مجھے زندہ چاہیے چھوڑا سے۔۔۔۔

ڈان نے حنان کی طرف دیکھتے غصے سے کہا تھا۔۔۔۔۔

چپ کر جاؤ ہمیشہ تمہاری مانتا پھروں آج تو تم دونوں مرو گے۔۔۔۔

اگر تو چاہتا ہے کہ تو بعد میں مرے تو زبان بند رکھ۔۔۔۔

حنان نے گن کا رخ ڈان کی جانب کرتے کہا تھا۔۔۔

ہاتھ میں گن ہونے کی وجہ سے وہ پل میں بدلا تھا دل میں لالچ نے سر اٹھایا تھا اگر ڈان کو مار دیا جائے تو اس کے پاس دولت کے ساتھ ساتھ طاقت بھی آ جائے گی۔۔۔۔۔۔۔۔

تو مجھے مارے گا۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ڈان نے غصے سے غراتے ہوئے کہا تھا میرے پھینکی ہوئی کھانے والا آج مجھے مارے گا۔۔

ڈان اس سے پہلے کہ ڈرا میں سے گن نکال کر فائر کرتا ایک تیز ہوا سے باتیں کرتی چیرتی ہوئی گولی ڈان کے سینے سے پیوست ہوئی تھی۔۔۔

سب اتنی اچانک ہوا کہ کچھ پتہ بھی نہ لگ سکا تھا۔۔۔۔

زویا نے حیرانی سے حنان کی طرف دیکھا جو خود حیران تھا یا شاید وہ یہ سب پہلی بار ہی کر

رہا تھا۔۔۔۔۔۔

اپنے ہوش سنبھالتے زویا نے پھرتی سے اپنی گن سے حنان کی ٹانگ پر فائر کیا اور ساتھ ہی گن سر پر مخصوص جگہ مار کر اسے بے ہوش کیا تھا۔۔۔

چھوڑوں گا نہیں تمہیں۔۔۔۔۔۔۔۔

سر کو پکڑتے زمین بوس ہوتے حنان نے غصے سے اسے دیکھتے کہا اور پھر وہیں گر گیا تھا۔۔۔

تم جیسوں کا یہی انجام ہونا چاہیے۔۔۔۔میرا کام تم نے آسان کر دیا بس یہی ایک کام ٹھیک کیا تم نے۔۔۔۔۔۔

زویا اسے کہتی کمرے کا جائزہ لینے لگ گئی تھی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شہیر ان لوگوں کو اشارہ کر چکا تھا سب اپنا اپنا کام یاد رکھتے آگے بڑھے اور اپنے کپڑوں میں چھپے مختلف ہتھیار نکالے تھے۔۔۔۔۔

اور اچانک ان آدمیوں پر حملہ کیا تھا جو شاید حملے کے لیے تیار نہ تھے۔۔۔۔

تبھی ان لوگوں نے بھی جواباً فائز کیا تھا۔۔۔لیکن سب ایک دوسرے کی ڈھال بنے کھڑے تھے یہ ایک اوپن مشن تھا۔۔۔۔۔۔

بس جو سامنے دشمن آئے اسے مارنے کا جنون تھا سب میں اور وہ لوگ ویسے ہی کر رہے تھے۔۔۔۔

تھوڑی ہی دیر میں وہاں لاشوں کے ڈھیر لگ چکے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔

اور باری تھی چماکی جسے تو دردناک موت آنی تھی۔۔۔۔۔۔

شہیر دھڑام سے دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا تھا۔۔۔۔۔۔

سامنے چماٹانگ پر ٹانگ چڑھائے شراب پینے میں محو تھا۔۔۔

کون ہو تم گارڈز اوئے۔۔۔۔

چماکی زبان میں ہلکی سی لڑکھڑاہٹ تھی۔۔

اتنی جلدی بھول گئے۔۔۔۔۔

شہیر نے غصے سے بھری آنکھیں لیے کہا تھا۔۔۔۔۔

چما اس کی آواز سن کر حیران ہوا تھا۔۔۔اسے نہیں پتہ تھا شہیر اس تک پہنچ جائے گا۔۔۔۔۔۔

تم تم۔۔۔۔ شہیر نے اپنے چہرے سے کپڑا ہٹایا تھا۔۔۔۔

ہاں چما میں ایس۔کے کو تو جانتے ہو نہ کتنا بے دل ہے وہ تو سنو وہ تمہارا پیارا دوست ہی ہے۔۔۔۔

جواب تمہیں بتائے گا وار کسے کہتے ہیں۔۔۔۔۔۔

شہیر کی رگیں تن چکی تھیں چہرے پر صاف وحشت اور غصہ تھا۔۔۔۔۔

نہیں۔۔نہ۔۔۔۔۔

ابھی وہ کچھ کہتا کہ شہیر نے اپنا مخصوص چاقو نکالا تھا۔۔۔۔۔

شراب کی وجہ سے اس قدر لڑکھڑاہٹ ہو رہی تھی کہ چما بھاگ بھی نہیں سکتا تھا۔۔۔۔۔۔

باقی سب لوگ بھی اندر داخل ہوئے تھے لیکن جب انہوں نے چاقو دیکھا تو سمجھ گئے تھے شہیر اس کا کتنا برا حال کرے گا۔۔۔۔

اور وہ سب لوگ باہر نکل چکے تھے کیونکہ شہیر پر خون سوار تھا اور کسی میں اتنی بھی ہمت نہیں تھی کہ شہیر کا یہ روپ وہ وہاں بیٹھ کر دیکھے۔۔۔۔۔

شہیر نے چما کی ساری انگلیاں کاٹ دی تھی۔۔۔ساتھ ہی چاقو سے اس کی آنکھیں نکال چکا تھا۔۔۔۔۔

اس کی دلخراش چیخیں گونجی تھی۔۔۔۔۔

اس سے پہلے وہ کچھ بولتا ایس۔کے نے اس کی زبان کاٹ دی تھی۔۔۔۔

تمہیں پتہ ہے تم مجھے ڈسٹرب کر رہے ہو۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ایس۔کے نے کہتے ہی اپنی گن چما کے منہ میں دی اور اکٹھے چار فائر کیے تھے۔۔۔۔۔

ہر طرف خون ہی خون پھیل چکا تھا لیکن اس کے چہرے پر ایک سکون تھا۔۔۔۔

کوئی دکھ نہیں تھا کیونکہ اگر وہ اپنی دشمنی میں نہ بھی کرتا تب بھی چما کو ملک سے غداری پر مرنا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

کیوں کہ ان جیسے لوگ ہمارے ملک میں رہ نہیں سکتے بلکہ کہیں بھی رہ نہیں سکتے۔۔۔۔جو معصوم لوگوں کا فائدہ اٹھاتے ہیں۔۔۔۔

فائر کی آواز سن کر وہ لوگ اندر آئے تھے۔۔۔لیکن سامنے کا منظر دیکھ کر سب ساکت ہوئے جہاں ایک نظر چما پر پڑی تو سب نے نظریں پھیر لی تھی۔۔۔۔

اور دوسری طرف شہیر نے اپنا ہاتھ ہوا میں بلند کر کے اپنے پیٹ پر فائر کیا تھا۔۔۔

سب کی آنکھیں حیرت سے پھیلی تھی۔۔۔۔

شہیر۔۔۔۔

ایس۔کے۔۔۔۔

سب چیختے ہوئے اس تک گئے تھے۔۔۔۔

یہ کیا شہیر یہ سب۔۔۔۔

سب حواس باختہ ہوئے تھے بھلا اب کیوں شہیر نے خود پر فائر کیا تھا۔۔۔

زویا۔۔۔۔

شہیر نے بکھرے سے انداز میں کہا تھا۔۔۔

تبھی رومان بھاگتا ہوا زویا تک گیا تھا۔۔۔

اور سب بتا دیا تھا۔۔۔۔۔۔

زویا نے حیرانی سے اس کی جانب دیکھا تھا جیسے سب کچھ کسی نے چھین لیا ہو۔۔۔

بکواس بند کرو اپنی پاگل انسان۔۔۔۔۔۔

زویا نے چیخ کر کہا تھا۔۔۔۔

میم آپ چل کر دیکھ لیں وہ وہیں بے ہوش ہے یا شاید مر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

رومان نے اداسی اور ضبط سے صرف اتنا کہا تھا جب زویا چیخ اٹھی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

شٹ اپ رومی۔۔۔

زویا نے غراتے ہوئے کہا تھا اور اس جانب بھاگی تھی۔۔۔

سامنے ہی اس کا بے جان وجود پڑا تھا۔۔۔

زویا بھاگتے ہوئے اس کے پاس گئی اور اس کا سر اپنی گود میں رکھا تھا۔۔۔

شہیر اٹھو پلیز۔۔۔۔۔

کیوں کیا تم نے ایسا۔۔۔۔

شہیر اٹھو زویا نے روتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

تبھی اس نے تھوڑی سی آنکھیں کھولیں تھی۔۔۔۔

Say you love me...

شہیر نے درد سے صرف اتنا کہا تھا۔۔۔

نو شہیر تم نے کہا تھا تم مجھے چھوڑ کر نہیں جاؤ گے وعدہ کیا تھا نہ تم نے پھر کیوں۔۔۔۔۔

زویا کے آنسو شہیر کے بالوں میں جذب ہو رہے تھے اس نے شہیر کو اپنے ساتھ لگا لیا تھا شاید اب اس کی سانسیں ختم ہو رہی تھیں۔۔۔۔

سب کی آنکھیں نم تھیں اب تو سب ٹھیک تھا پھر کیوں ایسا ہوا تھا زویا کو تو بس اپنی جان نکلتی محسوس ہوئی۔۔۔۔۔ جیسے وہ جا رہا تھا تو وہ زندہ نہیں جی پائے گی۔۔۔۔۔

I love you s.k

please open ❤️ ❤️I love you Shaher

your eyes please....

زویا نے روتے ہوئے کہا تھا اسے وہاں موجود کسی کی پرواہ نہیں تھی فکر تھی تو بس شہیر

کی جو اس سے دور نہ چلا جائے۔۔۔۔

او کے اگر تم نہیں رہ سکتے میرے پاس تو مجھے بھی تمہارے بغیر نہیں رہنا۔۔۔۔

زویا نے کہتے ساتھ ہی گن کا رخ اپنے سر کی طرف کیا تھا۔۔۔۔

سب نے شاک کے عالم میں زویا کو دیکھا تھا میم۔۔۔۔زویا۔۔۔زوئی یہ۔یہ سب کیا ہے رکھو نیچے اسے۔۔۔۔

سب نے چیختے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔۔

نو کوئی میرے پاس نہ آئے۔۔۔

اس سے پہلے زویا فائر کرتی اس کا ہاتھ کسی کی مضبوط گرفت میں تھا۔۔۔۔۔

زویا نے دیکھا تو شہیر اسے غصے سے گھور رہا تھا۔۔۔۔۔

جان تم ایسا کرو گی اب میرے ساتھ۔۔۔۔

شہیر نے اسے دیکھتے کہا تھا سب نے نا سمجھی سے شہیر کو دیکھا تھا۔۔۔۔

وہ نہ اتنا ہاتھ بلند کر کے فائر کیا اور نیچے بلٹ پروف جیکٹ پہنی تھی۔۔۔اتنا سب کیا کہ

تم مجھے کچھ اچھا سا پیار اسا بول دو اور اب یہ سب کر رہی ہو۔۔۔۔

لگتا تمہارا دماغ ٹھکانے پر نہیں ہے۔۔۔۔۔

شہیر اٹھا اور زویا کو اپنی بانہوں میں بھر اتھا اتنا سب اچانک کسی کو خاک سمجھ نہیں آ رہی تھی۔۔۔۔

زویا خود سکتے میں تھی۔۔۔۔۔

تھوڑا بہت تو کرنا پڑتا ہے اپنی اپنی بیویوں کو لو اور نکلو یہاں سے۔۔۔۔

شہیر کہتا انہیں حیرت میں چھوڑتا وہاں سے جا چکا تھا۔۔۔۔

پیچھے سے سب کا قہقہہ بلند ہوا تو شہیر نے بھی اپنی ہنسی دبانے کے لیے دانتوں تلے لب لیے تھے۔۔۔

پر زویا اپنا منہ نیچے کیے ہوئے تھی۔۔۔۔

_____ 🥰🥰 _____

ذی۔۔۔شان۔۔۔مجھے سردی لگ رہی ہے۔۔۔

میرب نے ذیشان کی جانب دیکھتے ہوئے کہا تھا سردیوں میں مری کا منظر اور خوبصورت لگ رہا تھا برفباری ہونے کی وجہ سے میرب کو سردی لگ رہی تھی۔۔۔۔

ذیشان نے اس کے گرد اپنی بانہوں کا گھیرا مضبوط کیا تھا۔۔۔۔۔

جاناں آپ سردی کو نہ محسوس کریں آپ مجھے محسوس کریں ان لمحوں کو محسوس کریں جو اس قدر خوبصورت ہے۔

ذیشان نے جھک کر اس کے گال پر اپنے لب رکھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

اور اس کے لمس سے جی جان سے کانپی تھی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

گھر کے اوپر ہی وہ لوگ کھڑے انجوائے کر رہے تھے پر اب ذیشان کی بڑھتی جسارتوں سے میرب خائف ہو رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ذیشان اسے بازوؤں میں بھرتا نیچے لایا تھا پاؤں سے دروازہ بند بیڈ پر اتار چکا تھا۔۔۔۔۔

ذیشان۔۔۔۔۔

میرب آج اس کے تیور دیکھ کر ہی کانپ رہی تھی کچھ سردی کا زور تھا۔۔۔۔۔

جی جاناں۔۔۔۔۔

ذیشان نے اس کے گال پر لب رکھتے کہا تھا۔۔۔

وہ مجھے۔۔ نیند۔۔

دوبارہ مت بولنا یہ لفظ جب سے یہاں آئے ہیں تم سو رہی ہو یار۔۔۔۔

ذیشان کا موڈ سخت برا ہوا تھا اور میرب کو اپنی غلطی کا احساس ہوا تھا وہ واقعی تقریباً سوتی ہی رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تبھی اس کے کندھے پر سر رکھ دیا تھا۔۔۔

ایم سوری۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نظریں نیچے کرتے کہتے وہ ذیشان کو بہت پیاری لگی تھی۔۔۔

تبھی اس کے لبوں کو اپنی قید میں لیا تھا۔۔۔ میرب اس کی شدت پر جی جان سے کانپی تھی۔۔۔۔۔

تھوڑی دیر بعد ہی اس نے اسے آزاد کیا تھا۔۔۔۔

اور اسے بیڈ پر لٹاتا خود اس پر حاوی ہو گیا تھا میرب نے بھی خود سپردگی کر دی تھی۔۔۔ وہ خوش تھی اسے ایک اچھا چاہنے والا شوہر ملا تھا اور اس رات مری کی

خوبصورت رات میں دو محبت کرنے والے ملے تھے۔۔۔۔۔۔

_____ ❤️ ❤️ _____

زویا رخ موڑے بیٹھی تھی۔۔۔۔

اسے بہت غصہ تھا شہیر پر اب وہ غصے میں نہیں بلکہ اسے تنگ کرنے کے موڈ میں تھی۔۔۔۔

کب سے منا رہا ہوں جان لیکن تم ایسے نہیں مانو گی۔۔۔۔

شہیر نے کہتے ہی اسے بازو سے کھینچ کر اپنے ساتھ لگایا اور اپنے لب اس کے نازک ہونٹوں پر رکھ دیئے تھے لمس میں نرمی تھی۔۔۔۔

زویا نے مزاحمت کی تھی لیکن شہیر لگتا آج خود کو سیراب کرنے پر تلا تھا کافی دیر بعد جب زویا کو لگا وہ مر جائے گی تب شہیر نے اسے آزاد کیا تھا۔۔۔۔۔

زویا نے بے یقینی سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔

کیا جان بس تم بول نہیں رہی تھی اس لیے یہ سب کیا ورنہ وعدہ میرا وہی ہے تمہارے ساتھ ہی مروں گا۔۔۔۔

اور اگر کبھی ایسا موقع آیا تو تمہارے مرنے سے پہلے مر جاؤں گا۔۔۔۔

زویا نے تڑپ کر اسے دیکھا تھا اور اس کے گرد بازو سے گھیرا بنا کر سخت کیا تھا جیسے وہ ابھی چلا جائے گا۔۔۔۔۔۔۔۔

میری جان تو مجھ سے زیادہ پیار نہیں کرتی ہاں۔۔۔۔

اس کے کندھے پر لب رکھتا شہیر خمار سی آواز میں بولا تھا۔۔زویا کو اپنی جان جاتی محسوس ہوئی تھی۔۔۔۔

پھر کوئی مزاحمت کام نہیں آئی تھی شہیر نے زویا کو اپنے پاس اپنے قریب کر کے خود میں سمیٹ لیا تھا۔۔۔۔

نفرت ختم ہو کر مل گئی تھی۔۔۔

زویا کو بھی پتہ لگ گیا تھا ہر کوئی ایک جیسا نہیں ہوتا۔۔۔۔۔

_____ 😘😘 _____

رات کے اندھیرے میں وہ مرحا کے روم میں داخل ہوا تھا۔۔۔۔۔

اور آتے ہی اس کے ماتھے پر اپنے تشنہ لب رکھے تھے۔۔۔۔ نیند میں بھی مرحا

بے چین ہوئی تھی۔۔۔۔۔۔

کتنا یاد کیا میں نے تمہیں میری جان۔۔۔

شان نے کہتے اس کی دونوں گالوں پر باری باری لب رکھے تھے۔۔۔۔

مرحا نیند میں کسمسائی تھی۔۔۔۔۔

تبھی اپنے دل پر قابو نہ پاتے ہوئے شان اس کے لبوں پر جھکا تھا۔۔۔۔۔

شدت سے وہ اس کی سانسوں کو پی رہا تھا۔۔۔۔۔

مرحا کو لگا کہ شاید نیند میں ہی اس کا سانس بند ہو رہا تھا تبھی جھٹ سے آنکھیں کھولیں تھی لیکن کسی کو اپنے اوپر جھکا پا کر بوکھلا گئی تھی۔۔۔

شان تبھی پیچھے ہوا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

مرحا نے اپنی سانسیں درست کرتے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔۔

اور شان نے مرحا کو اپنے حصار میں لیا تھا۔۔۔۔

ایک آنسو ٹوٹ کر شان کی شرٹ میں جذب ہوا تھا۔۔۔ جسے محسوس کرتے شان نے

اس کے گرد گرفت مضبوط کی تھی۔۔۔۔

بس جانم آ گیا ہوں نہ بس اب کہیں نہیں جا رہا۔۔۔۔۔

شان نے کہتے اس کے سر پر اپنے لب رکھے تھے۔۔۔۔

سات سال بعد۔۔۔۔

شاہ ریز۔۔بیٹا رک جاؤ۔۔ بابا ادھر ہی آ رہے ہیں۔۔۔۔۔

چھ سالہ شاہ ریز بھاگتا ہوا شہیر کی طرف گیا اور جھٹ سے شہیر نے نیچے بیٹھ کر اسے بازوؤں میں بھر کر ہوا میں گھما دیا تھا۔۔۔۔۔

ہمارا بیٹا نرم دل انسان ہو گا کسی بھی بدلے سے پاک۔۔۔

اس لیے اس کا نام شہیر نے "شاہ ریز" رکھا تھا۔۔۔۔

جس کا مطلب تھا۔۔۔

"نرم دل انسان۔"

بابا مجھے نیچے اتاریں مجھے کھیلنا ہے۔۔۔اس نے شہیر کو کہا تو ایس۔ایس نے اسے نیچے اتار دیا تھا اور وہاں بھاگ گیا جہاں باقی کھیل رہے تھے۔۔۔۔

زویا اور شہیر نے مسکرا کر اپنی جان سے پیارے بیٹے کو دیکھا تھا۔۔۔۔

باقی سب بھی انہیں دیکھ کر ان کی طرف آ گئے تھے دشمن اندر تھا وہ لوگ اب بھی اپنے کام میں تھے اس کامیابی پر باقی ساری ٹیم نے ان کی ٹیم کو سراہا تھا سر بھی بہت خوش تھے آخر شہیر کامیاب ہوا تھا۔۔۔۔

ذیشان اور میرب بھی اب کافی گھل مل گئے تھے باقی سب کے ساتھ اور آج سب ایک بار پھر اکٹھے ہوئے تھے۔۔۔۔

حنان کو جیل کروادی تھی اور اسے عمر قید ہوئی تھی۔۔۔۔۔

میرب اور ذیشان اپنی چار سال کی بیٹی کے ساتھ آج زویا کے گھر آئے تھے۔۔۔۔

اور وہ سارے ایک ہی گھر میں رہتے تھے بس میرب اور ذیشان کہیں اور رہتے تھے پر شہیر ایک ہی تھا۔۔۔اور گھر بھی اتنا دور نہیں تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

عیبا.(eeba)

ذیشان اور میرب کی بیٹی بہت ہی کیوٹ تھی لیکن بہت ہی معصوم تھی۔۔۔۔

ان سات سالوں میں زیبی اور مشی کا معاملہ حل ہو چکا تھا۔۔۔اور ان کی بھی شادی کروادی گئی تھی۔

نور اور عارف کو بھی اللہ نے نعمت سے نوازا تھا۔۔۔۔

جس کا نام انہوں نے

"شاہ یار" رکھا تھا۔۔۔۔

کیوں کہ وہ چاہتے تھے جس طرح عارف شہیر کا جگری دوست ہے اس ٹیم لیڈر کا دوست تھا بالکل اسی طرح ان اک بیٹا بھی ہو۔۔۔۔

اور واقعی دونوں ہم عمر تھے تقریباً شاہ یار، شاہ ریز سے تقریباً تین ماہ بڑا تھا۔۔۔اور دونوں ابھی سے اچھے دوست تھے۔۔۔۔

شاہ یار (بادشاہ کا دوست) اور وہ واقعی ایک اچھا دوست تھا شاہ ریز کا۔۔۔۔

شاہ یار کو پیار سے ہی "یاری" کہتے تھے۔۔۔۔

عارف اور ماہ نور نے مل کر اس کا نام رکھا تھا۔۔۔۔

مرحا اور شان کو اللہ نے جڑواں بیٹوں سے نوازا تھا۔۔۔۔۔۔۔

جن کی آنکھیں ہی ان کا فرق کر سکتی تھی ایک کی آنکھیں کالی جبکہ دوسرے کی بھوری تھی اور دونوں بہت پیارے تھے۔۔۔۔۔۔

اریب (عقلمند) اور اسامہ جس کے نام کا مطلب (شیر) تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

پری کی بھی بیٹی ہوئی تھی جو بالکل شرارتی تھی ہر کسی کی ناک میں دم کرنے والی بہت ہی کیوٹ تھی۔۔۔

عبیرہ (گلاب)۔۔۔

مشی اور زیب کو بھی اللہ نے ایک نعمت اور ایک رحمت سے اکٹھے نوازا تھا دونوں بہن بھائی جڑواں تھے۔۔۔۔۔

سمامہ۔۔۔

اور تبریز۔۔۔۔

جبکہ زویا کے بھائی راحب کی شادی ڈیڑھ سال پہلے ہوئی تھی اور اس کی بیوی بھی امید سے تھی آٹھ ماہ۔۔۔۔۔۔

سب بہت خوش تھے اور آج ایک جگہ جمع ہوئے تھے اپنی اپنی زندگی میں سب اپنی اپنی ڈیوٹی ابھی بھی باخوبی نبھا رہے تھے۔۔۔۔۔

سب اندر سے باہر اپنے بچوں کی شرارتوں کو دیکھ کر مسکرا رہے تھے سب کے چہروں پر گہری مسکراہٹ تھی۔۔۔۔۔۔

اور سب لڑکوں نے جھک کر اپنی بیویوں کے کان میں سرگوشی کی تھی

عشق بے اختیار۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سب کی زندگی اچھی جا رہی تھی لیکن اس بات سے بے خبر کہ دشمن ابھی بھی فرار تھا۔۔نہ وہ جیل میں تھا نہ فی الوقت ملک میں لیکن وہ فرار تھا۔۔۔۔

ان لوگوں کی نظروں سے چھپا ہوا جو نجانے کیا قیامت لائے گا۔۔۔۔۔

جو ان کا سب چھین لے شاید۔۔۔۔وقت ایک بار پھر فیصلہ کرے گا۔۔۔۔

ابھی تو عشق اور جنگ شروع ہونا باقی ہے۔۔۔۔

ابھی کہاں کہانی اور زندگی مکمل ہوئی ہے ابھی تو بہت کچھ باقی ہے جس دشمن کو وہ لوگ

مار نہ سکے ابھی وہ ان کی خوشیاں نہ مار دے۔۔۔۔

کہانی ابھی شروع ہوئی تھی جنہیں لگ رہا تھا ختم ہوئی ہے ابھی تو تھوڑا باقی ہے۔۔۔۔

عشق بے اختیار کا دشمن۔۔۔۔

صبر و ہوش و قرار کا دشمن۔۔۔۔

عشق ان سے ہوا جب بھی ہوا بے پناہ ہوا۔۔۔۔۔

عشق پہ ہے کہاں کا اختیار۔۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جب بھی ہوا بے اختیار ہوا۔۔۔۔

وہ بسے ہیں میرے دل میں دھڑکن کی طرح۔۔۔۔

عشق ان سے جب بھی ہوا دل و جان سے ہوا۔۔۔۔

وہ حاصل ہے میرے زیست کا میرے ہجر کا۔۔۔۔

اور میرا زیست بھی میرا ہجر بھی بے مثال ہوا۔۔۔۔

وہ شامل ہے میری تنہائی میں میری ذات کی طرح۔۔۔

میری ذات کا ان کی ذات میں بسنا بے اختیار ہوا۔۔۔۔

دھڑک اٹھتی ہے میری دھڑکن انہیں دیکھ کر۔۔۔۔

نظر ہی ان سے عشق جو ہوا بے اختیار ہوا۔۔

****

❤️ختم شدہ❤️

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین